تمت

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

الحمد للعزیز العلام کہ رسالہ قامع الشرک والبدعت ماحی الشیاطین المسمیٰ



حسب فرمایش شیخ محی الدین صاحب تاجر کتب شہر لاہور بازار کشمیری

در مطبع محمدی واقع لاہور مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہزار ہا شکر اُس خداوند واحد کا جس نے محمد رسول اللہ کیواسطے و وسیلے سے ہمکو لا الہ الا اللہ کے
مضمون سے آگاہ کرکے کفر و شرک کے ظلمات سے بچایا اور توحید کی سیدھی راہ پر چلایا اور درود و سلام
اُس رسولون کے سردار پر جنہوں نے محمد رسول اللہ کا مضمون ہمین تعلیم فرما کر دیوتی بناوٹی آبائی مذہب
و رسموں سے نکال کر پاک سنی بنایا اور اُنکے آل و اصحاب پر اور جمیع احباب پر جنکے کوشش سے
سنت و ہدایت کی بنا مضبوط ہوئی اور بدعت و ضلالت کی بیخ و بنیاد کھد گئی **اما بعد**
خدمت مین اہل انصاف و یقین و تحقیق کرنیوالے مسائل دین کے بندہ گنہگار خاکپائے نعلین تابعان رسول الثقلین
قاضی محمد حسین ساکن اچھرا ضلع مالوان عفی اللہ عنہ کے التماس یہہ ہے کہ اس سال مین
جو سنہ [illegible] ہجری ہے احمد نگر مین وعظ کا بڑا چرچا ہوا اکثر لوگ راہ راست کیطرف رجوع ہونے لگے تھے
سو بعضے حق پوش گندم نما جو فروش نے مانع الخیر بنکر وعظ موقوف کرنے کے لئے بڑا زور و شور مچایا
وہانکی خبرین مختلف سُننے مین آتے تھین مگر جب خود حضرت پیر و مرشد رہبر و راہنما حضرت
مولوی نور الہدی صاحب کے تحریر سے تحقیق ہوا تو معلوم ہوا کہ مخالفون نے ایک سچ مین
دس جھوٹھ ملاکر مسلمانون کے دلونکو وحشت زدہ و پریشان کر رکھا تھا اور اسی اثنا مین فسخ کے
نعار چیون سے کئے سوال و جواب تحریر و تقریر سے ہوئی چاہا کہ ان سبکو قلمبند کر رکھی تا کہ مسلمانونکا
رفع ہو اور تہمت و افترا جھوٹھونکا دفع ہو جب اصل من فساد کا بیچ اد یکھا تو مسئلہ **ما اہل**

لِغَیْرِ اللّٰہِ بِہٖ وَنذر لِغَیْرِ اللّٰہِ وزیارت قبور وغیرہ کا اس عاصی نے حضرت ممدوح سے اُن
مسائل کو لیکر اسمین شامل کیا اور اسکا نام **منجی المومنین من کید الحاسدین** اور جواب
وسوال کا رسالہ جدا اُسکا نام **دفع البہتان فی رد وسواس الشیطان** رکہا الحق یہہ
دونو نسخے عجیب رافع وشک وبہتان کے واقع ہین اہل توحید وسنت کے لئی مشارق الانوار و
وبدعتیون کے حق مین حارق الاشرار ہین اِس طوفان کے تیمہری مین اسکا مطالعہ وسیلہ نجات
اور ایسی وقت پر آفت مین اسکا پاس رکہنا تعوید دفع اتہامات ہی جو مسلمان اسکو نظر تحقیق سے
دیکہیگا اُسکا شک وشبہ بالکل دفع ہوگا اور مکار ونکا مکر اور حاسدونکا حسد ورحق پوشون کے
جعلسازی وفتنہ انگیزی وشرریزی سے بخوبی واقف ہوکر مسلمانون کی بدگمانی سی بچیگا اور
اپنا ایمان فریبیون کے ہاتہہ سے بچائیگا اسواسطے کہ آخری زمانہ ہی اسلام اور اہل اسلام
ضعیف ہین بدعتیون کے ہجوم ہی سنیون پر تہمتونکا ہجوم ہی وَاللّٰہُ یَہْدِیْ مَنْ یَّشَاءُ
اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ بات یہہ ہی کہ ان دنونمین چند نفسانی لوگون نے حقانیون پر کئی تہمتیں
باندہکر بیہمزن طریق ہدایت وپیشوائے راہ ضلالت کے ہوئی اور بعضے کو رباطنون نے واسطے
فریب دہی عوام کے اور تفرقہ ڈالنے درمیان دین اسلام کے رسالہ نویسی شروع کی اُسکا نام رد وہابیان
رکہا اسلئے کہ جعلساز خفاش منشون کو نور ہدایت سی تکلیف ہوتے ہی اور فسق وفجور کے ظلمت کے
رواج پانے سی مسرور اسواسطی نہایت پیچ وتاب کہاکے نور ہدایت کو بجہانے کے درپے ہوئے ہین اور
اُس ابلہ فریبی کو قابلیت سمجہکر نافہمون کے راہ مارتے ہین شاہ راہ سنت کی چہوڑکر بدعتیونکی تنگ
گلیون مین پہنساتے ہین بعضے ملحد صوفیون کے رد اس مین جلہ پرستی کے جواز کا رسالہ لکہتے ہین کتنے
جاہل عالم نما واقفونکو شبہ مین ڈالتے ہین اور شب روز ملت بیضا کے انوار کو بجہانے مین مصروف رہتی
ہین اگر کوئی سنی سنتون کے رواج دینی اور بدعتون کے مٹانے پر مستعد ہووی تو وی دین کے دشمن
شک وشبہ کے کانٹے راہ مین بچہاتے ہین کچ پیچ چند نہ وکاؤ وکاؤ وغوغا بنہ ناحق مچاتے ہین جیسا بوم
کو آبادی نہین بہاتی اسیطرح ان الوونکو دین کے آبادی خوش نہین آتے **نظم**

دیکھکر نائبان مہدی کو
بیٹھے جھک مارتے ہین مروانے

جل گئے وارثان سفیانے
دین کے دشمنونکا خانہ خراب

حق مین آل نبی کے منبر پر
جب لیے اسلام کے ہر ویرانے

بہ جگر گوشۂ رسول یہ اب
ہند کے رسم پر ہین تو بانے
اِنکے شادی ہی شرک و بدعت ملیز
دا ہین سب کفر و شرک پہانے
حق کی طاعت کو جانا دشوار
آپ کہلانا حاتم ثانے
شاہِ جیلان کے امر سے بیزار
نہین بہاتے ہی وضع ایمانے
خارجی کا سا سیدن سے بغض
رکہنا عشق کلام ربانے
ذکر اور فکر اس قدر کرنا
بے حجابانہ رہنا نورانے
سب کو مصحف سنانا اور حدیث
گہر سے لیکے تا بہ نصرانے
اور امرا جو دشمنِ اسلام
پائے جھکے بہادری جانے
گر یہی ہی جمال ملا سے

ظالمون کی ہی تیز دندانے
جمع ہو یہہ فریق تفرقہ کیش
پہر انہین کیا غم مسلمانے
نام عبد النبی غلام علی
غیر کو پوجنا آسانے
دین مین کوئی نہ پیچ ہو لو
نام کیا ہی غلام جیلانے
انکا سب قول و فعل اور تقریر
رافضی کیسی تہمتین لانے
ذکر اللہ پاک کا ہر دم
کہ ہو تحصیل حُبِّ ایمانے
شرک و بدعت کو توڑ کر ہر دم
خواہ ایرانے ہو کہ تورانے
سمجہا پیر و فقیر و ملا سے
دین کے گہر کے اُنسے ویرانے
اُن پہ مرتے ہین شیخ اور ملا
نیست ملا تو اور ملا نے

یہہ جگر خوار سید الشہدا
کے عجیب دین کے پریشانے
جنکو ہی ست لا الہ الا اللہ
کام دیکہو تو مار دین شیطانی
مال کرے صرف شرک بدعت ملیز
کہا لا تسرفوا انہ [illegible]
ہی نہین سنتِ رسول اللہ
ہی سراپا فریب شیطانے
ہی طریق اتباع مقصد انکو ہے
نقش دل کرنا وعظ قرآنے
پہاڑ کر ہر حجاب ظلمت کو
کرنے ترویج دین حقانے
دین پر کرنا خلق کے دعوت
کہ یہہ تینون ہین آفت جانے
انکی دولت مین ہر مخالف دین
کیا کہون انکی مرثیہ خوانے
جو علما کہ ہین بدعت پسند ان کے

مجتہد اور طرفدار ہین اور جو مشائخ و فقرا کہ اُنکے پیر و ولی ہین اِنکا حال انپر کہل گیا ہے
کہ کیسی کیسی جعلسازیان کرتے ہین اور اپنی مطلب کے وقت بلی کا پاؤن کتی پر اور نیم کی چہال گولر
پر چہاتا ہین کسی نے نواب کو منطق کے زور سے انگوری شراب کے سوا سب شرابین حلال کر دین ایک نے
حکم دیا کہ تم سے روزہ رکہا نہین جاتا تو روز دس روپیہ کفارہ دیا کرو اور روزہ مت رکہو ایک نے
کہا حج کے سفر مین بڑی زحمت ہی دو ہزار روپیہ کسیکو دیکر نیابتہً حج کروا لو ایک نے ایک جسیم امیر کو
بسبب موٹاپے کے روزہ نماز ادا نہونے کے سبب آٹھ دن کی نماز ایک دم پڑہنے کی اجازت

دیا ایک نے پیر دربار رنیا کلمہ لا الہ الا اللہ عظیم جاہ ظل اللہ پڑھا اور معاذ اللہ رسول اللہ کے معنے قلتبان
بتایا اور ایک نے شطر المسجد الحرام کے معنے شطرنج فقط مسجد مین حرام ہی کہا ایک صدر کوٹے
خیالی نے دل بہلانے کے لئے ورق الخیال کا شربت امیر امرا کے لئے مباح کہا ایک شترمرغ کے
خاصیت والے نے اِس ملک کو دار الحرب ٹھہرا کر سود مباح کہنے کا فتوی دیا ایک آدہے تیتر آدہے
بٹیر نے حاکمان زمان کی خوشامد سے مسٹر پلیٹ کے روبرو حضرت بی بی مریم کو لاکھ درجہ حضرت
فاطمہؓ سے افضل کہا اور پہر اُسی نے غلام علی رافضی کی خوشامد سے کہا کہ عیسیٰؑ اگر حسینؓ کے زمانے
مین ہوتے تو حسینؓ کی جوتیان بغل مین دابکر رکاب مین دوڑتے کسی قاضی عقل کے دشمن نے
امیر کے خوشامد سے جو اُسنے ایک عورت کماتنی کو بلا نکاح اپنے گہر مین کہا تہا کہا کہ کافرہ سے
زنا ثابت نہین ہوتا اور ایک مجتہد نے آدمی کے ہاتہ پاؤن کٹے ہوئے پر نماز جنازہ فرض
کہا کسی خضر الوقت نے پوچہا کیا حضرت خیار کے چمڑے پر بہی کہا ہان جی ہان اور پہر جو کی شراب
ہوتی ہے اسکو البیر کماء البیر کہا اور شتہ شوال کے روزے کو حرام کہا اور ایک نے بے شہود
نکاح کو درست بتایا ایک نے کہا ملا علی قاری جہک مارا جو نجوم کے معتقد کو کافر کہا ایک خارجی نے
کہا کہ حسین اپنی سرکشی سے آپ مارے گئے اور قیامت تک کا فساد چہوڑ گئے ایک نے شاہ عبد العزیز کو
جنکو عرب کے علما شمس الہند لکہتے ہین انکی تفسیر مین وما اہل لغیر اللہ کی تفسیر سے خفا ہو کر وہابی
کہہ بیٹہا ایک بڑے حضرت کے گہر جہٹے ہوئے سو کسی نے پوچہا یا حضرت کیا یہ رسم درست ہے جواب دیا
کہ درست تو نہین مگر جو عورتونکو منع کردن تو کلمہ کفر بکتی ہین ایک سلطان اولعلین نے میسو کے
راجا کے پاس سورہ بقر مین سے گانے کی فضیلت بیان کرکے دو ہزار روپیہ لیا ایک نے کسی امیر
کی بہن کی پنڈیون کو جو کسی پیر کی نیاز کی بنا کر مانتے تہے اُسکو حضرت کے فلاخن کے پتہر سے
نسبت دیکر جائز فرمایا اور راجا کے دربار مین کہا کہ گلال اُڑانا وما رمیت اذ رمیت سے ثابت
کردیتا ہون ایک حقہ پینے والے مولوی نے حقے کے پانی سے وضو درست کردیا ایک ناس لینے والے
سیتا ناس نے قل اعوذ برب الناس سے ناس لینا ثابت کردیا ایک نے لا تقربوا الصلوۃ کی آیت سے
نماز پڑہنی منع فرمایا ایک امام نے تین نمبرداردن کی خوشامد سے صحف ابراہیم و سلیمان و موسی پڑھا ایک
قادریہ طریقے والے پیر پرست نے حضرت پیران پیر کی تعریف مین ایسے اصل نقلین مرو اتہین تراش کر

آئی تو کہتے ہیں کہ حضرت پیران پیر نے ایک دن دیکھا کہ ایک گنہگار کی قبر پر لایا گیا تو وہاں عذاب
ہوا تو حضرت پیر نے عزرائیل کو طمانچہ مارا اور روحوں کی زنبیل چھین لی سب لاکھوں روحیں چھوٹ گئیں
عزرائیل نے خدا سے فریاد کی تو جواب ملا کہ تو نے غوث الثقلین کی دعا کیا ہو تو سب کو چھوڑ دیتا میں بھی کچھ
نہیں کہہ سکتا اور حضرت پیر ایک شیخ کے ... کی قبر پر گئے جواب پایا کہ اسکے نصیب
میں بچہ نہیں ہوتے ہیں ... تو کہیں کر فرمانے لگے کہ تو نہیں دیتا اپنی طرف سے سات بیٹے دیے تو ہی قادر
نہیں ہی قادر تو نے نہ دیا ... اور حضرت پیر نے ایک مرید پر قدا ... رہا تھا حضرت نے
منکر نکیر کو لاٹھی سے ہانک دیا ... تو حکم ہوا کہ دوزخ کے شعلے ...
جب شعلے آئے حضرت غوث کی نظر کی تو فرشتوں کے پیر جل گئے - ایک بار ... کیفیت ...
کیف سے نکالا ایک مشائخ موسی سہاگ کے فقیر نے آسمان کی طرف جوتا پھینکا کہ پانی برسانے کی روایت
معتبر ہے - ایک مشائخ سگ پرست کتی کے بچے کو سامنے رکھکر نماز پڑھتا اور لا صلوٰۃ الا بحضور القلب
کی سند لاتا - ایک انہوں کے پیر نے خرچی و ناچ کی مزدوری کو پاک و حلال کہا کہ یہ تو
یہ مائیاں اپنی آبرو بیچکر پیسہ لیتی ہیں اور ناچ تو محنت ہے اور شرع والے نہ مانا بولتی ہیں حرام و زنا
اور چیز ہے کسبی راضی خرچی دینیوالا راضی ... قبول ہے خرچی گویا مہر ہے اسکی گھر والے شاہد ہوئے
تو عند اللہ نکاح ہے حرام نہیں نعوذ باللہ من شر العلماء والاحبار والرهبان یہ علماء و فقراء جیسے
بدعت پسند و نگی مجتہد و پیر ہیں یہ حضرات بدعت پسندی کے سبب صلح کل کے مذہب کے باعث سنت ...
ہی ہے بلکہ انکی جمہور اتباع سے کوئی انکو شریعت کا منکر یا نبوت کا دعوی کرنیوالا یا پیغمبروں کی اہانت
کرنیوالا یا مسئلہ بدلنے والا یا حلال کو حرام اور حرام کو حلال کہنے کے سبب کافر یا رافضی یا خارجی یا
بدمذہب یا منکر ائمہ یا نیا مذہب بنانیوالا نہیں کہتا اور نہ کہیگا بلکہ یہ لوگ ہزاروں تاویلوں سے انکی عیب
ڈھانپتے ہی ہونگے اور توحید سنت پہ چلنے یا چلانیوالوں کو غیر مقلد وہابی نکر وہابی کہینگے آفرین
و شاباش برین تعصب حق ناشناسی ذرا تو ڈرین خدا سے شرما دین ہے دیندار ہے وسیلہ نہیں انکے
ولی احکم الحاکمین اور سید المرسلین ہیں انکے انتقام سے خوف کریں اور حضرت کی روح مبارک سے
شرما دین لوگ فقط جاہلوں کے عالم بنے کو مرتے ہیں اور پہاڑ کھود کر چوہا نکالتے ہیں ... کی کتاب بنا کر جاہلوں
کے سامنے پڑھتے ہیں یا ایہا التفرقۃ ... واحد ... فی مکان ... [illegible]

چہ خوش گفت ست سعدی در زلیخا * الا یا ایہا الساقی ادر کاسا وناولہا * یہ اہل بیچارے کیا جانین
ہین عیسی عبارت پڑہ پڑہ کی مورت پر غش ہین انکی اس قابلیت اور لیاقت پر انکو قاضی طلق قرار جانتی ہین
یہ جھگڑوں مین پڑہی تاثیر حدیث رسول اللہ و قرآن انکی کہسر پہسر سے حق کا باطل اور باطل کا حق ہو گا دیندار تو لوگون
کو خدا و رسول کیطرف بلاتے ہین دنیا دار انکو حاکمون کے پاس بلواتے ہین اگر تو اس شاہنشاہ عالیجاہ کے روبرو
کے سامنے جانیکے دنکو یاد کرین یہ تو جاہلانہ سمت ہی کہ اپنی بات پر دلیل نہین بتا سکتی تو کہسیانے ہو کر
حاکمون سے ذلیل کرواتے ہین دیندار تو اس ذلت کو عین عزت و وسیلہ نجات جانتی ہین دیندار خدا سی عزت
چاہتی ہین اور دنیادار بندون سی دیندار خدا کو رزاق جانتی ہین دنیادار امیر دنکو یہ خدا و رسول و صحابہ
و مجتہد دنکو بڑا جانتی ہین اور وہی باپ دادا دنکو یہ دنیا کی ذلت کو عزت جانتی ہین اور وہی دنیا ہی کی
عزت کو غنیمت سمجھتی ہین یہ خدا کی راہ مین جان و مال کو خس جانتی ہین یہ جان و مال کو اپنا سی عزیز تر سمجھتی
ہین یہ جان نثار مستعد ہی جان چراتے پہرتے ہین یہ جام شہادت کے طالب یہ عیش دنیا کیطرف راغب
انکا توکل خدا پر انکا گھمنڈ زر پر یہ اجماع امت کو جماعت جانتی ہین یہ بدعتیون کو اجماع سمجھتی ہین یہ تو احکم
الحاکمین تک رسائی کہتی ہین یہ فقط حاکمون تک پہنچتے ہین ان مظلومون کے آہ عرش کے پار ان ظالمون کے
دوڑ مجسٹریٹ کا دربار یہ رسول اللہ کے طریق پہ چلتی مرتے ہین یہ طریقہ محمدیہ کے نام سے کٹتے ہین یہ آخرت
کی رسوائی سے کانپتی ہین یہ دنیا کے بیعزتی سے بہاگتے ہین یہ عاشقان نامی کے شائق یہ بو الہوسان
نیکنامی کے عاشق یہ سنت رسول و اصحاب و تابعین کے تابعدار یہ بدعتی گڑہی لوگون کی خوشامد یہ طرفدار رکہنا
دین نبوی کا انکا دین آبوی انکا فرمانا خدا ہی من گفت انکا کہنا بابا ہی من گفت یہ کہتی ہین حدیث اکا حکم
رسول کی معرفت آیا وہ یہ بولتی ہین سچ تو ہی مگر مولوی خلیل کے گہر سی آیا انکا قول سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا انکا
سَمِعْنَا وَ عَصَيْنَا انکا عمل وَمَا آتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا پر انکا
عمل مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا پر انکا کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ انکا کلمہ لا الہ الا اللہ باپ
دادا رسول اللہ یہ کام کی سچے مسلمان یہ جہوٹی نام کی مسلمان انکا دستور العمل حدیث و قرآن انکا معلب
قلیدوان تابیعید الفقہا یہ عبد الدینار انکی سند فقہ و حدیث و آیات قرآن انکی دلیل ردو ہابیہ و رسالہ مولوی
خلیل الرحمن انکی شریعت رسول اللہ کا قول و فعل انکی شرع بزرگون کے رسوم ناسند و عمل یہ محمدی طریقہ
پر مرتے ہین وہ محمدی کے نام سی چڑتے ہین اس سبب سے یہ انکی پاس وہابی ٹہرے وہ انکی نزدیک

منجی المومنین از محمد حسین

ہوائی ہر مانی ہوئی قبروںکو پوجنے والے اور سجدہ کرنیوالے مُریدوں سے سجدہ لینے والے چلہ پوجنے والے کافرون کے مشابہت کام کرنیوالے ہاتھہ پر کنگن مُنہہ پر سہرا لٹکا رسوائی شہر ہونیوالے نہ ملحد نہ منکر رسول اللہ بدعتی بلکہ وے آپ اپنے کو بڑے مسلمان رسول اللہ کے بڑے معتقد یکے حنفی و سُنی جانتے ہین اور شرک و بدعت کی رسمونکو مین دینداری جانکر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہکر شتر بے مہار بفراغت تمام ہزارون کام کلمے کو باطل کرنیوالے کرکے اپنے مُنہہ سے میان مٹھو مسلمان بنتے ہین اُنکا حال اُن نمازیونکی بات کرنیکا جیسا ہے **نقل** ہے کہ چار نمازیون نے کسی سے سُنا کہ نماز مین بات کرنے سے نماز باطل ہوتی ہے یہہ سُنکر کسی مسجد مین جاکے ایکو امام بنا تین مقتدی تکبیر تحریمہ کے بعد ایک مقتدی نے کہا اپنے پاس لالٹین ہے کہ نماز مین بات کرنے سے نماز فاسد ہوتی ہے دوسرے نے کہا ہان تیسرے نے کہا چپ ہو امام صاحب فرمانے لگے مینے ابتک بات نہین کی اور چارون بہائی اپنے کو نماز مین جانتے تھے **نقل** ایک میان ہی تھا گوندہ رکھکر نماز پڑھنے لگا اتنے مین کتا آکر آٹا کہانے لگا میان ہی حیران رہا کہ نماز توڑتا ہون تو مشکل آتا کہانے دون تو مشکل سورۂ انا اعطینا پڑھ رہا تھا سو وانحر کے لفظ کو زور سے وانحصّ پڑھا کتا آواز سنتے ہی کتا چلا گیا میان ہی خوش ہوا کہ آٹا اور نماز دونو بچے

مثنوی رنگین

احمقی مین وہ ہوئے بیس تھا
لیجیے جسدن آپکو خوش پاؤنگا
گھر گیا ایک آشنا کے ہو سوار
نیند مین سائیس بے خود ہو گیا
لے گیا گھوڑے کو کوئی کھولکر
تب میان ہنسنے لگا دم توڑ توڑ
دستخط پھر کچھ اضافہ کیجیے

روز اول ہی ولیکن آ سنے یار
فردا صفائی کی سے ان لاؤنگا
تھی سرا اک جگہہ اُسکی دکان
سر کے نیچے ہاتھ دہر کر سو گیا
جاکے کوٹھی پر کہا کیون جی میان
بس کہا سائیس نے یہ ہاتھ جوڑ
حمق اچھی شی کچھ ہی رنگین ہیز

نوکر اک گھوڑے پہ اک سائیس تھا
یہہ کیا تھا اپنے آقا سے قرار
اتفاقاً اُسکا آقا ایکبار
اُسکے اوپر جاکے بیٹھا وہ جوان
اُسکو میزان خرد مین تولکر
چھوڑ کر گھوڑا ابھی آیا یہان
آپ پہلے خوب ہی ہنس لیجیے
دیکھہ تو اس حال مین مستا ہیز

جیسا انہون نے نماز مین بات کرکے اور اُسی واتہر کہکر اپنی نماز کو درست سمجھا اور اِس احمق نے گھوڑا کھوکے تنخواہ بڑھانے چاہا ایسے ہی لوگ بھی بیدینی کے کام کرکے اپنے کو خاصے دیندار سنی سمجھکر خدا کے مغفرت اور رسول کے شفاعت کے امیدوار ہین سبحان اللہ مسلمان ہون تو ایسے ہی ہون دنیا کے بیابان مین جہانگیر بعد منہہ زور بیان کرین سنو صاحبو محمد رسول اللہ اتنی طریقہ محمدی کا مخالف ہرگز نہوگا کیونکہ مسلمان کو

کتاب و سنت کی پیرو ہے ضرور ہے اور ظاہر ہے کہ صحابہ و تابعین و تبع تابعین و کل اولیاء اللہ کا
یہی طریقہ اور عقیدہ تھا اور اب بھی اکثر علماء عرب و ہند و سندھ و بخارا و کابل و قندھار وغیرہ کا
اجماع اسی بات پر ہے پر عجب ہے کہ بعضے لوگوں کو آیات و احادیث کی سند بتاؤ تو کہتے ہیں کہ فقہ کی
سند بتاؤ ہم کو قرآن و حدیث کی سمجھ نہیں ہے جب فقہ کی سند بتاؤ تو دلائل عقلی و تاویلات رکیکہ سے
اسکو باطل کیا چاہتے ہیں اب کوئی دوسری دلیل کہاں سے لاوے کہ انکو بتاوے انہوں نے علم منطق اسیواسطے
ازبر کیا ہے کہ منطقی تقریروں سے حق کو باطل اور باطل کو حق کریں غرض نفسانیت و حسد و بغض کے علاوہ
سے ہر صحیح بات کو باطل کرنا چاہتے ہیں غرض انکی یہہ ہے کہ اپنی بات نیچا دہی اور حقانی لوگوں کے
بات کو کوئی سچ نہ مانے لیکن یونہی نہ مانے تو مضایقہ نہیں پر وہابی ٹھہرا کر نہ ماننا ہی نقل کے مطابق ہے
نقل ایک بکری کا بچہ پیاسا ہو کر ندی پر گیا وہاں دیکھا کہ بھیڑیا پانی پی رہا ہے یہ غریب دور جا کر نیچے
کیطرف پانی پینے لگا بھیڑیے بدذات نے دیکھا سو اسے کہا جانیکا ارادہ کیا سو گھرک کر بولا کیوں تو نے
پانی گندلا کر ڈالا اسنے عاجزی سے کہا کہ آپکو دیکھکر میں نے اسلیے نیچے کیطرف آکر پانی پیا تا آپکا دل
اور پانی میلا نہو بھلا نیچے کیطرف سے میلا پانی اوپر کیطرف کسطرح جاویگا بولا چپ بے ادب منہہ زوری
کرتا ہے تو نے مجھکو گالیاں بھی دی ہیں اس مسکین نے پوچھا کب بولا چھہ مہینے ہوئے اسنے کہا خود عمر
میری چار مہینوں کی ہے تب بولا اسلیے پھر شوخی کرتا ہے ابے تو نہیں تیرے باپ نے دی ہونگی اسنے
کہا قبلہ کہا جاتا ہو تو یونہی کہا جاتا ہے الزام رکھکر کہنا کیا ضرور ہے **نقل** ایک بقال کی بکری کا بچہ
کتا لیگیا بنیئے نے پہچان اسکے پاس کھڑا ہوکر پوچھا کہ تیرا میرا کچھ دین لین نہیں تو نے کس حساب
سے میرا مال لیا کتے نے کہا ہتو بنیا بولا ہتو سے لاچار ہوں پر کہا تو نے بہی میں تیرا نام نہیں سو
ان گرگان معنوی کے ناحق بدنام کرنے سے اور سگان دنیوی کے ہتو ہتو سے لاچاری ہے نہیں تو انکے
پاس وہابی کہنے کی کوئی دلیل معقول نہیں ہے طرفہ تر یہہ ہے کہ جاہل تہ شو پرستوں ابلہ فریبوں
کے بطرو ہونے ہوں سے عجب و ہندی ہے کہ لنگڑی چوپٹے گونگے بولے نر ن مرید جنکو نہ مسئلہ پوچھنے
کی گت نہ تحریر کی قدرت نہ تقریر کی طاقت نہ سنی سمجھنے کی قوت نہ انکی قابلیت علما کی مجلس کی لیاقت
سو بے بھی وہی معتقدوں میں بے اختیار ہاتھہ پاؤں جھاڑنے لگے کان کان عو عو سے ناحق
مغز خراشی کرنے میں جو منہہ میں آتا ہے سو بکتے ہیں کوئی کہتا ہے کہ حضرت پیر پیرجان شدک

کوئی کہتا ہی شیخ شیدو کی تیاج وپیر کے گہر ہو تو ہی ہم جب کرینگی کوئی بولتا ہی پیر رودہ بیون نے تو بالکل شیخ تیاج بند کر دی تہی پر ہمارے حضرت نے فراج کہہ کر سب کو اپنا کوئی کہتا ہی دعا پہ پہنکے پہ نہین چلتی کوئی بولتا ہی کہ سقات کے منکر ہین کوئی کہتا ہی ساہ شریف کا بڑا کرڈپ کوئی کہتا ہی میان صاحب کا جی وہابی بنا ڈالا غرض خلل اندازون نے دین مین عجب طرح کا رخنہ ڈال کر شور مچا رکہا ہے ۔ اشعار

یون چلین جو خلیل پہ مردود
جو ان افعال بد کا مانع ہو
جہوٹے گذ رانین انکے اپنے شہود

کیا غضب ہے کہ پوجتے ہین قبور
کوئی سنی عاقبت محمود
مالدارون کو قبلہ جانتے ہین

راست گو حق پرست و اخدا
صاف کرتے وہان کہ سجود
نام اسکا وہابی رکہتے ہین
دینداروں کو بد کہین مردود

تمامی کتب اسلامیہ مین لکہا ہی کہ وہمی گمانی قرینون سے کسی مومن کے حق مین بدگمانی ثابت کیا چاہئے اور جبتک کسیکی کلام مین احتمال خیر کا ممکن ہو شر پر احتمال کرنا روا نہین **سوال** ایک ظاہر فاسق یعنی مسلمان علانیہ فسق و فجور کرنیوالا باپ دادون کی رسمون پہ چلنیوالا کسی مسلمان ظاہر العدالت پرہیزگار پر کلمۂ کفر و احتمال بدی کی تہمت بی بینۂ شرعیہ کرے باوجودیکہ وہ مسلمان کفر و بدکاری سے انکار کرتا ہو تو وہ تہمت لائق قبول کے ہی یا نہین **جواب** ایسا فاسق معلن مسلمان ظاہر العدالت پہ بے گواہ شرعی تہمت کرے تو مسلمانونکو باور نہ کرنا چاہئے تنویر الابصار مین ہی کہ گواہی دیوے کوئی کسی مسلمان پر مرتد ہی کے حالانکہ وہ منکر ہے تو اس مسلمان کا مزاحم نہو اچاہئے کیونکہ اسکا انکار صورت توبہ کی ہی **سوال** جن مسلمانون کے سامنے وہ تہمت ظاہر کرتا ہی اور دوسرے مسلمان اسکے منع پر قادر ہون تو ان مسلمانونکو کیا کہنا چاہئے **جواب** اس مسلمان ظاہر العدالت کی مدد کرنا اور اس فاسق کو مقدور بہر منع کرنا کہ حقوق اسلام ہی حضرت نے فرمایا ہے اگر مسلمان کی ذلت ہو کسیکے سامنے پس مقدور ہوتے جو اسکی مدد نہ کرے خوار و رسوا کریگا اسے خدا تعالے حاضران قیامت کے سامنے اور فرمایا علیہ السلام نے جو اپنے بہائی مسلمان کے آبرو نیچی دالنے سے مزاحم ہوگا اسکے غائبانہ تو اللہ تعالے اسکو دوزخ کی آگ سے نگاہ رکہیگا **سوال** ایسی تہمت دینیوالے کے حق مین کچہہ وعید ہی **جواب** حقتعالے نے سورۂ احزاب مین فرمایا ہی جو لوگ کہ ایذا پہونچاتے ہین مسلمان مرد و عورتونکو اس بات سے جو انہون نے نکئے وہ کاسر البتہ بوجہ بہتان اور بڑے ظاہر گناہ

سکا اُٹھاتے ہین اور فرمایا علیہ السلام نے جو شخص کہ ہو کر ہی مسلمان پر عیب یا کہ عیب دار کرے اُسکو ناحق تو عیب دار
کریگا اُسکو اللہ تعالیٰ اُسی عیب سے آتش دوزخ مین قیامت کے دن روایت کیا اِسکو بیہقی نے
شعب الایمان مین ابی ذر سے اور فرمایا علیہ السلام نے کہ جو کہے کسی مسلمان کے حق مین وہ چیز کہ
نہین ہے اُسمین تو ٹہراویگا اُسے اللہ تعالیٰ دوزخیونکی دہوونکی گرہی مین تمکو جاننا چاہیے کہ
اُن کے نزدیک خصم تو نادان ہین کہ سلف الونکی سنت ہم سی خود بخود ادا ہوتی
ہے دیکہو اگلے حاسدون نے بایزید بسطامی کو انکے رفیقون سمیت بستی سے نکالدیا - ذوالنون مصری کو
طوق وزنجیر کرکے بغداد کیطرف ہانکدیا ابوسعید خراز اور سہیل بن عبداللہ اور شبلی اور سید احمد
کبیر رفاعی اور امام ابوالقاسم اور بخاری اور عبدالحق اور امام محمد غزالی اور قاضی
عیاض اور ابوالحسن شاذلی اور عبداللہ بن زبیر اور حضرت امام اعظم اور حکیم الٰہی ثنائی اور شیخ
اکبر صوفی سرمد اور بہت سے علما و متقدا اور اولیا کو اسلام کے دعوے کرنیوالے حاسدون نے
کسیکو کافر کہا کسیکو ملحد ٹہرایا کسیکو زندیق کسیکو رافضی کسی پر کچھہ بہتان کرکے قتل وقید کرایا ایذا پہنچائین
پٹوائین قید مروائے شہر سے نکلوائے اور حضرت مجدد الف ثانی کے ساتھ بدعتیون نے کیسی کیسی شرارتین
کین کہ مکہ سے دیا دون ہبکے مفتیون نے تینتیس فتوے انکی کفر کے لکہوائے ان بزرگوارون کو اس سے کچھہ
ذلت نہوئی کیونکہ وے مجبور اور مظلوم تہے ؎ جور اس ورکا مہربانی ہے *
موت یہان عین زندگانی ہے * ہم لوگ بہی تمہاری بدولت ان بزرگون کے جیسے مجبور و مظلوم اور
انکی غلامون مین ہین اسلئے ہمین بہی قید و اخراج سے کچھہ ذلت نہین بلکہ عین عزت ہے قید مین
گرفتار ہونگے شرک و بدعت مین انشاءاللہ نہ پہنسینگے شہر سے نکالے جائینگے مگر سنت و جماعت سے
نکالینگے قید ہی ہونگے پر بدعتی نہونگے یہان کی طوق و بیڑی قبول ہے پر بیڑی ہنسلی طوق
نذر لغیر اللہ وغیرہ ہمکو نامقبول کیونکہ یہان کی قید و طوق بیڑی دو روزہ سہل و گذشتنی ہے انکی
قید وطوق و زنجیر ہمیشہ و سخت و ماندنی ہے اَعَاذَنَا اللّٰہُ مِنْ ذٰلِکَ یزیدیون نے بہت کیا
تو پانی حسینیون پر بند کر دیا حسینیون نے آب کوثر کی امید پر بدعتیونکے کہنے کو نہ مانکر جام شہادت
پی لیا انکی طمع ظاہر اُن کی حکومت پر انکی نظر عاقبت کی سلطنت پر تہی سنی حسینی ہین بدعتی یزیدی
ہین اور حقانی لوگونکا وعظ نفسانیون کو اسواسطے پسند نہین کہ حقانی کلام کی تاثیر سے غافل لوگ

ہوشیار ہو جاتے ہین اور بُری کامون سے باز آتے ہین نیک کامون کیطرف متوجہ ہوتے ہین یہہ گنگے علما
کو نام رکھتے ہین کہ انہون نے کبھی نیک کامونکی نصیحت نہ کی اور بُرے کامون کی مذمت نہین
سُنائی یہہ کہنا اُنکو دشوار و گران گذرتا ہی اپنی سرد بازاری کے ڈرسی رشک و حسد کے مارے خدا
فراموشونکو اُلٹے سمجھتے پڑھا کر اپنے ساتھ لئی تہمتین تراشتے پہرتے ہین اور ایذا رسانی کے درپے ہوتے
ہین تا ہیسے راہ پر آئے ہوئے ناصحون سے نفرت کرکے پہر ہمارے ہی مستند رہین اور جو حق گو کہ عوام کے
رسم و عادت کے خلاف بات تو انکو منع کرتے ہین یہہ لوگ ان لفظون کو کلمہ کفر ٹھہرا کر واہی تباہی بکتے
ہین تا حقانی لوگ ابن الغرض فسخ کے نقارچی دوستون اور دشمنون کے ہاتھ سے تنگ آ وین اور ہر
حاکمون کو وہابی کا معنے دنگی یا زفتوری سمجہا کر غیر واقعی باتونکی تہمت دھرین لگا کر فسادی ٹھہراتے
ہین تا کہ کہین ٹہرنے نپاوین سبحان اللہ ان بیر نابالغون نے سمجہ لیا ہین آیت شریفہ ارض اللہ
واسعۃ شاید ملا سی نہین پڑھا اسپر جاہلون کے خیر خواہ بہتان کرتے ہین یہہ وہابی قرآن کے
معنے اُلٹے کرتے ہین و تمکو بہکاتے ہین وے نادان اُنکے جبہ و دستار پر انکو سچ کہنے والے جانتے ہین
اور اُدہر ہی پہل پڑتے ہین خبر کیجئے لوگ ان نخاسون کے چکنے چپڑے طمعدار باتون پر فریب
کہا جاوین یا انکی دہمکیون سے ڈر یو کنے ہو کر انکی سے گانے لگین تو خدا اور رسول کا کیا بگڑا اور
نصیحت کرنیوالونکا کیا نقصان ہوا مرید و شاگرد اگر پھر گئے تو پیر استاد کا کیا بگڑا اسا لیا نہ ندرانہ
اور دل ہی نہ لیتے تھے جو مقرری نذرانہ مین خلل پڑ گیا حق پھر جائے اور حضرت سے کتنے منافق پھر گئے صحابہ
اور اہلبیت سے کتنے رافضی و خارجی پھر گئے اماموں دین سے کتنے بیدین بدل گئے لیکن خدانخواستہ ان
حضرات کو کچھ نقصان نہوا الٹا انہین کا نقصان ہوا سچی نصیحت نہ ماننا اور سچی نصیحت کرنیوالون سے
پھر جانا گویا قرآن حدیث و فقہ سی بلکہ خدا و رسول و فقہا سی پھر جانا ہی ایسے بن پیندون کے گروہ ز
کا پھر جانا ہی بہتر ہی خاشا کم جہان پاک ناصح نے کہا زہر مت کھاؤ پھر کسی نے ضد سی کھا لیا تو
نصیحت کرنیوالیکا کیا گیا **مثنوی** ایک نیا اُبلیا اندہی کا تہا یار

ربط تہا دونو مین باہم بے شمار
باری یکبار ہی ہیجو دی ہم سفر
کچھ سفر کٹنے کے تھی اسکے اثر
تہی یہ خواہش اسکی چندان گو اسے
ایک جا اٹکا ہو شب کو گذر
یکبیک ٹھور آگیا اسکا جو ٹوٹ
پہ لگا وہ ڈھونڈہنے ہر سو اُسے
تھی پرانی قمچی اُس اندہی کے پاس
ہاتھ سے قمچی گئی اندہی کے چھوٹ
ڈہونڈ ہتا اسکو جو وہ ہر جا گیا

سانپ ایک کے ہاتھہ مین ایک آگیا
اسنے اُس کیچلی کو اچھا جان کر
تب پڑی آنکھہ اُسپہ اک دانشور کی
کو بولا مین دغا کہتا نہین
یعنی مین دون پھینک اسکو تو اُٹھا
زہر کا رنگین اثر اُسکو ہوا
تا زبان پہنچے نہ کچھہ ای مہربان

خوب نرمی پر جو اُسکی غور کے
بولا ای دانا اُسکا مت مان کر
یکبیک گھبرا کے وہ اُٹھا پکار
ان دونون مین مطلقاً آتا نہین
کور تھا اس گفتگو کے درمیان
کاٹتے ہی اسکے وہ اندہا ہوا
دیکھہ اور جان لو جو کہ اندہا تہا

جی مین سمجھا ہی یہہ کیچلی اُور کے
روشنی اتنی مین ہوئی دور کی
مار تیرے ہاتھہ مین ہی اسکو تا
پا گیا ای دوست مین مطلب تیرا
سانپ کے کاٹا جھٹ اُسکی جان مین
تو بھی کالے سانپ کو کیچلی نہ جان
زہر کو تو مت سمجھہ کالے کا من

بعضے نا سمجھ بیعت شکن اپنی شرمندگی کی خجالت یہ کہکر مٹاتے ہین کہ انکی بدمذہبی دیکھکر ہم اُنسے پھر گئے سبحان اللہ عقل کے اندھے ہون سنکے بہوتون نے یہ کہاوت شاید نہین سنی کہ پیر کرنا پہچان کر ان ڈہل مل یقینون کی ایسی ہے عادت ہی کہ پہلے اندہی کیطرح گر پڑتے ہین پھر پچھتاتے ہین پہلی ہی سے جانکر حقانیون کے مرید یا شاگرد ہوتے تو کیون پچتانا پڑتا مگر حقیقت تو یہ ہی کہ یہ لوگ ابن الغرض ہین اور اچھی طرح سے بخوبی واقف ہین کہ یہ لوگ دیندار حق پرست سنی ہین مگر انکی طرف رہنے سے دنیا کا مزہ اور سب آرام چھوٹ جاتا ہی اور دوستون سے لڑنا جھگڑنا پڑتا ہی تیجے کے پلاؤ کے پانچ آنے توشہ کی روٹی شب برات کی تہولی چپاتی اور فاتحہ دینے کے پانچ پیسے اور بہوانی کا سلام بکرا کاٹنے کے دو پیسے اور کارن بنکا چھوٹ جاتا ہی عرس میلے مین جانا ناچ دیکھنا موقوف ہوتا ہی اور بڑے لوگ دنیا دار جو پیر استاد کے مخالف ہین انکی گہر کے رسم رسومات کے کہانے ہاتھ سے جاتے ہین سو بہت سوچ سانچکر شیطان نفس کے مشورے سے استاد و پیر کے عاق بنکر انکو وہابی کہنے لگے تا کہ لوگ جانین کہ یہ بڑے مسلمان ہین کہ پیر و استاد و دوستون کی مروت بھی نہین کی دین کے حرارت کے سبب پیر و استاد و دوستونکو بھی چھوڑ دیتے ہین یہ لوگ ظاہر پرستون کے پاس دیندار ٹھہرے مگر دل تو جانتا ہی اور دیندار تو انکی مکر سے واقف ہی ہین کیونکہ ملان بچے کو تنخواہ جلد نہ ملنے سے سبق یاد نہ کرنے کے بہانے سے مارتا ہی تو ملان اور بچہ مار کھانے کا سبب جان لیتے ہین ایسا ہی ان منکرون کا انکار دین کے سبب سے نہین یہ ستانے دنیا کے سبب سے ہی جو مذکور ہوا اور خدا کی پناہ خود اپنے ظہر کے کفر کے کام کرتے ہین اور مسلمان کے بال برابر عیب کو پہاڑ برابر سمجھکر مشہور کرتے ہین بلکہ

اسکے ہنر کو عیب لگا کر اپنی شرک و بدعت سو بہتر جانتی ہین چنانچہ **نقل** ہے کہ ایک مردود لوطی نے مسجد کو
خالی دیکھکر لواطت مین مشغول ہوا اتفاقاً کسی نمازی کا وہان گذر ہوا اس حرکت نامعقول کو دیکھکر
آخ تہو کر کے پیچھے پہرا وہ جو نیک کام مسجد مین کر رہا تہا مسجد کے بے ادبی سمجھکر حرارت اسلامی
و غیرت ایمانی سے جہنجلا کے کہنے لگا بہلا اے ملعون کیا کرون کام مین ہین نہین تو تو خدا کے گہر
مین تہوک کر میرے کام تہسے بچکر جاتا سو دیکہا ویسا ہی انکا حال ہے کہ اپنی شرک و کفر و بدعت اور
فسق و فجور کو نہین دیکھتے بلکہ اچہا جانتے ہین اور مسلمانون کی عیب جینی کرکے اپنی دینداری
اور سنتی پنا جتاتے ہین اور بعضے وہمی شک مین پڑے ہوئے ہین کہ خدا جانے حق کسکی طرف ہے یہی یا اہل
اسلام کا دعوی کرتے کرتے عمر گذر گئی مگر ایک دین کے تحقیقات کا اتفاق نہوا شک و شبہ مین مذہب
مین انکی ویسی کہاوت ہے جیسی **نقل** مشہور ہے کہ ایک عورت کا خصم مدت سے پردیس مین جاکر جورو کے
نان و نفقہ سے بالکل بے خبر ہو گیا تہا خط کے جواب تک بہی نہ دیتا تہا ایکبار جورو نے خط مین لکہا یا
کہ تیری جورو رانڈ ہو گئی تو جلد آ خصم نے یہ سنتے ہی پگڑی دے ماری اور زار زار رونے لگا لوگون نے
پوچہا خیر تو ہے کہا خیر کہان کی میرے گہر اجڑ گیا لوگون نے پوچہا کسطرح کہنے لگا میری جورو رانڈ ہو
گئی تک نہ سہی لگی تو کیسا ناہونے لگا لوگون نے کہا اے بیوقوف تو تو جیتا بیٹہا ہے جورو کیسی رانڈ ہو گئی تب
سوچکر کہنے لگا کہ تم بہی سچ کہتے ہو مگر گہر کا خط جہوٹا ہی کیونکر نہ اعتبار کیا جاوے اور ایک **نقل** ایسے
عجیب ہے کہ ایک مغل کا لڑکا طالبعلمی مین ایسا مستغرق تہا کہ دنیا و مافیہا سے بیخبر تہا رات بہر مطالعہ
سے کام رکہتا تہا جوان جورو کیطرف متخاطب نہین ہوتا تہا ایک روز شفیق باپ نے کہا کہ بابا من خلقت
مرد کی عورت کیواسطے اور عورت کی مرد کیواسطے ہے کہا کہ بہت سے بابا نے تعجب سے نابلد پایا تو کہا
کہ چند روز مطالعہ موقوف کر اور دوسری دو ورقی کتاب کے مطالعہ مین مشغول ہو کہا کس طرح بولا
کہ اپنی بی بی کی ناف پر کن انگلی رکہکر آپ جہان انگوٹہا لگے وہان دخول کر اس طویل القد نے
جو ناپا تو انگوٹہا کسی اور جا آ کر ٹہرا وہان بموجب وصیت باپکے دخول کرنے لگا بی بی نے کہا ہان ہان خدا
منع فرمودہ است اسنے کہا خاموش باش پدر من ہمچنین گفتہ است اسیطرح یہ شکی لوگ بہی یہی جواب دیتے
ہین کہ یہ چال باپ دادا سے چلی آتی ہے حدیہ لوگ عمل انکا بہی خوب جانتے ہین جنکو یہ لوگ ولی کہتے ہین مگر
پیر کیا کرین انکا کہا مانین تو لقمہ تر ہاتہ سے جاتا ہے بے علم بیچارے شیطانی وسوسہ ڈالنے والونکے

فریبی باتون سے فکر و اندیشی مین پڑتے ہین کہ خدا جانے کون سچا ہے یہ لوگ تو قرآن و حدیث بتاتے ہین
اور وہ بھی یہ سچ کہتے ہین کہ اگلی لوگ نادان تھے پھر کثرت کو دیکھتے ہین جسطرف کثرت ہو اسطرف
آنکھ بند کر کے گر پڑتے ہین اتنا جانتے نہین کہ اکثر جھوٹھ کیطرف لوگونکی رغبت ہوتی ہے اور سچے لوگ
کم ہوتے ہین نوح علیہ السلام کیطرف تھوڑی سی تعداد تھی اور بت پرست لوگ بہت ایسے ہی ہر انبیاء کیطرف
تھوڑے ہی لوگ ہوا کرتے تھے حضرت امام حسینؑ کیطرف بہتر آدمی تھے عبید اللہ بن زیاد کے ساتھ
چالیس ہزار اور جو لوگ کہ جان چکے ہین کہ یہ لوگ حقیقت مین سچے ہین مگر بڑے بڑے لوگ جو ان کے
طرف نہین ہین تو بڑے لوگونکی خوشامد سے اور انکی شرارت کے خوف سے جان بوجھکر باطل کیطرف
ہو جاتے ہین بعضے دونو طرف کو سنبھالتے ہین مولانا روم فرماتے ہین ع ہم خدا خواہی و ہم
دنیا و دون * اینخیال است و محال است و جنون

مثنوی

ایک صاحب کے قبیلے دو تھے جان

ایک تھی بوڑھی و دیگر نوجوان	بار ہی بار ہی تھی وہ ہر ایک نامہر	تا نہووے کوئی دونون سے اداس
وہ جو تھے دو جوروئین انکے بس بڑے	بال ڈاڑھی کے انہین بس بڑے	ساتھ ہر یک کے وہ سو جاتے جب
نیند مین غافل وہ انکو پاکے تب	بال ڈاڑھی مین جو انکی تھے سیاہ	انکو قینچی سے کترتی خواہ نخواہ
یعنی جب وہ جائینگے سارے سفید	ہو گئی جورو دوسری تب ناامید	جانکر بوڑھا اسے وہ ہو گئی تنگ
رات دن کرنے لگی اُس سے جنگ	کچھ غنیمت مجھکو تب جانیگا یہ	جو کھونگی مین اسے مانیگا یہ
جب وہ رہتے نوجوان جورو کے گھر	تب وہ غافل پاکے کرتی یہ ہنر	جتنی ڈاڑھی مین سفید انکی تھے بال
موچنے سے لیتی وہ انکو نکال	جی مین کہتی یہ سفید ہی جائیگی	سرت رہنین اسن بات کی جب آپکی
یعنی وہ ہے پیرن مین نوجوان	کیا غضب ہے مین کہان اور وہ کہان	الغرض وہ تو یہی کرتی تہین کام
ہو گئی اسکام مین ڈاڑھی تمام	دین اور دنیا کے جو ہین پائمال	یہ مثال انکے ہے رنگین سب حال

سوچ لے دونون سے ظالم ہاتھ اٹھا * دیکھ دونو مین سے ہو گرہ ایک کا

یا تو دنیا ہی کے سارے کام کر	ہین جو دنیادار انکین نام کر	کام کر یا دین کا ایسا کہ بس
گر دیا پہنچے نہ دنیا کے ہوس	اور جو تو دونو کا رکھیگا خیال	تو نہ ڈاڑھی کا بچیگا ایک بال

حقیقت یہ ہے کہ جبتک ایکطرف کا نہووے تبتک دیندار حنیفاً پکا مسلمان نہوگا منافق کہلاویگا
اور بعضے جاہل اپنے منہہ زور ہین کہ بیعہ شرک سمجھتے ہین اور کہتے ہین دونو مولوی ہم ہیشہ مین با دین

رونو جیسے بہت اُنکی سنتا نہ اُنکی مانتا ہے تقلیدی سمجھ کر پیچھے چلے جانا معاذ اللہ نفسانیت [illegible]

پہنچتے ہیں اور دن بہت افراط [illegible] دن کی بہا تیون [illegible] ہونے سے [illegible]

ہیں اور رات دن ایسی فکر میں ہیں کہ قرآن کا [illegible] ابوجہل کی طرح آئیا ایک

دنیا داروں کی [illegible] کرتے پہرتے ہیں [illegible] کہتے ہیں کہ [illegible]

باپ دادا کا دین بگڑ گیا ہے خدا کیو اسطے قرآن کا وعظ اسطرح نہ کرو تو تمہاری [illegible]

ہے غرض انکی یہ ہے کہ قرآن کا وعظ نہونے پاوے ایسے لوگ دونو جہان میں نامراد ہیں [illegible]

یہ نہیں کہ [illegible] اپنے ہی تیا ہی باتین بکتے ہیں کہ دین کے دائرے سے خارج ہو جاتے

ہیں نقل ہے کہ ایک بوڑھی کے پاس لوٹا ہوا لوٹا تہا اُس غریب پاس [illegible] سے فراغت پانے

[illegible] سبب پانی ٹپک جاتا تہا اُس بیوقوف نے سمجھا کہ لوٹا مجھ سے ضد کرتا ہے ایک دن

پہلے ہی بدست لیکر پاخانے کو بیٹھا اور لوٹے سے کہا کیون اب تو رہی ضد جیکا مور ہی نقل

ایک ہندو اور ایک مسلمان کہیں چلے جاتے تہے مسلمان نے بسبب نہونے پانی کے سند ہو رلگے ہوئے پتہرون سے

پاکی کر لیا ہندو نے کہا یہ کیسا حرامزادہ ہے کہ دہرم کی چیز کو حقیر جانکر پلید کیا پہر چپکے ہو گیا مسلمان نے پوچہا

کہ مسلمان تو راکھشی کون ہے مسلمان نے آٹا اور کانچ کی پہلی بتا کر کہا کہ یہ ہے ہندو نے ضد کے

مارے دس پانچ پہلیان لیکر زور سے تو دبدست لیا مگر کہجلاتے کہجلاتے حیران ہوا اور کہا کہ او

مسلمان تو راکھشی [illegible] جبر دست ہے حاصل یہ کہ ضد کا انجام بد ہے سبب ضد [illegible] اور رسول

شریعت سے کیا ضد انہیں بازی ہے [illegible] باہم بازی سوکن کے جلاپے سے خصم کو مارنا بیجا ہے جیسا

صاحبوان [illegible] پر [illegible] ہوتے سو تو کتاب میں دیکھو کسی فقیہ نے باب الجنائز میں بہی تیجا

دسوان چالیسوان برسی وغیرہ کی ترتیب نہیں لکہا روح کا لنا کہوٹ پہرنا عرفے کے دن میت

کو مردون میں ملانا اور ثواب پہونچانیکے دن تاریخ مقرر نہیں کیا اور لیپ پوت کر فاتحہ چہوٹی

پر دینا اور جنازے پر پہولون کی چادر سہاگن کے جنازے پر لال چادر کنواری کے کہاٹ کو

سہرا باندھنا جنازے کے [illegible] دو روٹیان قبر کا غلاف عرس کا میلا وغیرہ نہیں لکہا باب النکاح

میں ہلدی مہندی تیل بری ساچق ہری بیل تورن کنگنہ سہرا [illegible] چہڑنا [illegible] البتہ

میان کا خصم نادانون کو کہلانا گود کا ناریل شب گشت پیلے چاول دن کو کہانا

ساتویں بہت نے چہندری لگانا دو ابکے ہاتہہ توڑ کر سالیپنی تولے کہانا اُس دولہ کو لنگڑا سمجھکر دوسرے نے
جوہڑ سے پیر مٹہانا لال پہڑون سے جورو کہو نماز پڑہانا نماز پڑہانے والے نے پانچ پیسے لینا
اور پہر جمعہ کے بعد بی بی پیری کی نیاز دینا سو گنان کہانا چوک پہرنا سہیلیونکے
گلے مین جوتیان پہنانا چوبے کے پاس بیٹہ بہس وغیرہ پہرنا سہیلیونکو گالی دینا چوتہے دن
بنگن پیاز مارنا محرم مین دولہہ دولہن کو جدا رکہنا دولہہ کے ہاتہہ مین کٹار دینا اور گلے
مین مالا پہنانا جلوہ لوٹنے ٹوٹکے کا حال کسی کتاب مین نہین باب العقیقہ مین چہٹی چہلا اوتر
جانے منڈن سالگرہ گود بہرنے ستواسا کہیر کہلانے وغیرہ کا ذکر نہین باب النذر مین
کونڈا کہندوری دسترخوان رابعہ بصری کی کہچڑی بی بی کی صحنک ہذب بے باپ کا روٹ
امام ضامن کا پیسہ بیڑی بتہی شہلی طوق نعل چاندتارا تربت بی بی کے کہر چٹنے بی بی گرچ کا
ساگ روٹی بی بی اگٹ سمٹ کی گڑکی روڑی بی بی چٹاپٹ کے سیاریان پیر ملاؤ کے
روٹی پیر پہوسلے کی اُوجہری سید احمد کبیر کے گائے شیخ سدو کا بکرا شاہ راول کا مینڈا
زچیبا لار کا مرغ وغیرہ کا حال نہین لکہا اگر بڑے مرد ہو تو ان اماموں کو وہابی سمجھکر انپر
نفقہ کرو عوارف المعارف فواد الفواد طحطاوی درالمختار ۔ ہدایہ عنایہ ۔ نہایہ ۔ کفایہ ۔ مشکوۃ
بخاری مسلم وغیرہ کتابونکو پہاڑ ڈالو یہ بیچارے تو اپنے تابعدار ہین ان پر تمہارا غصہ
بیجا ہے اگر ان اگلوں کے مسلون پر راضی نہین تو اپنے آپ کو سنت جماعت امت محمدی مت
کہلاؤ شکنبہ پیر کے تابعدار یا اگلے بڑے جو شیخ زعفران مشہور تہے اُن کی امت کہلاؤ
اے یارو تمکو کیا شامت لگی کہ اگر نبوی طریقہ کو کوئی چہوڑ دے تو اُسکا ایک بال بہی
بیڑا نہین کر سکتے اور اگر کسی نے تمہارے ابو کی طریقہ مین ذرہ بہی کم و بیش یا تغیر و تبدل یا
تغافل و تساہل کیا تو اُسکے جان کے دشمن ہوتے ہین مخلوق پرستو تمہے ایک نیا ڈہب ایسا نکالا ہے کہ
جس سے بُری رسمین مٹتی نہ پاوین اور توحید و سنت مین خلل آجاوے بلکہ طریقہ سنت کو
نیا طریقہ سمجھکر چہوڑ دین شک مین پڑ جاوین اسیواسطے فریبی لوگ حدیث بہتر قرون
کے عوام کو سنا کر کہتے ہین کہ یہ وہابی بہتر فرقون مین ہین اور ہمارا طریقہ سنت وجماعت
والے وہی ہم جنتی ہین اسکا جواب یہ ہے کہ حضرت نے جنتی فرقے کا نشان آپ ہی

فرما دیا ہی تاکہ شبہ نرہی کہ جو میرے اور میرے صحابہ کی چال پر چلیگا وہ جنتی ہی اور اس فرقے کے اکابر ونکا پتا بھی بتا دیا کہ جو دین کی راہ درست کرینگے اور میرے طریقے کے فساد کو جو میرے بعد ہوگا اصلاح کرینگے آپ یہان انصاف کیجئے کہ دینداروں کا ارادہ اور کوشش یہی ہی کہ توحید الہی اور رسالت پناہی جاری ہی اور خلق پیسہ اتے کو رات دن یہی خیال ہی کہ کسی حیلہ سے باپ دادا کی رسموں مین خلل نہ پڑے انکا شدید وزاہی دلیل کے تلاش ہی کہ کہین سے کوئی سند یا کوئی حیلہ شرع کا بدعت کے کرنیکے واسطے ہوا پا دیتا

دستاویز کے طور پر ملاجامی نے نظم

قول حسن خبر د آیہ ناسخ ست	نیز آیات و حدیث محکم ست	دستاویز کے طور پر ملاجامی نے نظم
قول علما آنچہ نیکو راست ست	آنکہ با ان عمل بر ہم انشنند	ہم روایات قوی و محکم ست
اینکسا نراحق ہدایت کردہ است	راہ جنت در جہان ...	روز محشر پیش حق رسوا شوند
رہنمای بندگان ذو الجلال	و آنکہ بر آیات منسوخ عاملند	اینکسانند صاحب عقل و کمال
بر حدیث نسخ و متشابہ روند	عمل بر اضعف روایتہا کنند	عمل بر آیات متشابہ کنند
کہ ہوائی نفس را تابع شوند	مال مردم از رہ باطل خورند	آنکسان بے عقل و مجنون جاہلند
بہر آن اضعف روایتہا دہند	بہر جاہ و زر خوشامدہا کنند	بہر زر احکام حق پنہان کنند

جب ناجی فرقہ اہل سنت وجماعت کا حضرت کے فرمانے سے وہی ٹھہرا جو حضرت اور صحابہ کے طریق پر مستقیم ہین اب اہل انصاف سے داد خواہی ہی کہ اسوقت حضرت اور اُنکے یارون کے طریق پر کون چلتا ہی اور اس طریقہ پر لوگون کو کون بلاتے ہین اور سنت کے رواج مین اور بدعت کے مٹانے مین کون کوشش کرتے ہین اور بدعتیون کے طعنے وایذا کون سہتی ہین اور بری رسمون کے مٹانے مین ذلتین کون اُٹہاتے ہین امر معروف اور نہی منکر کے سبب ایذا اور مار کون کہاتے ہین رسول اللہ و صحابہ کی تابعداری مین کون شہر بدر ہوتے ہین اور جان سے گذر جاتے ہین سو دریافت کرو ان نام کے مسلمان فرقہ ناجیہ سے بالکل خارج ہین اگر شک ہو تو صحابہ کی شادی و میت و ریت رسم و رواج کو اپنی شادی اور غمی اور رسوم سے مقابلہ کرکے دیکھین موافق ہو تو ہم جہوٹے اور اگر مطابق نہوا اور مخالف ہو تو پس دعویدار جہوٹے ہے فائدہ اس کج ادائی کا نہ سمجہا مین کبہی + اسقدر رہنے

سے کیون بیزار ہین + انجیدا انہو کرم سے تو کسی موسی کو بہیج + سیکڑون مانند فرعون اٹہو دعویدار ہین
جنہین ہی پرستش شہ سے پرست نجوم و فال کے معتقد اہلبیت صحابہ کے دشمن شرع کے مخالف قدریہ
جبریہ دہریہ حلولیہ وغیرہ بہی اپنے کو ناجی جانتے ہین جسطرح ہمہ مسلمان باوجود مخالف شرع کے
اپنے کو سنی و فرقہ ناجیہ والے جانتے ہین انہم غلط اینہم غلط انکا سنت جماعت بنا بی بی تمیزہ کا
دعوی ہی کہ ہزارہا جنابتون سے ٹوٹتا ہی نہین اسیطرح انکا سنت جماعت بنا شرک و کفر و بدعت
کی رسموں سے جاتا نہین اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ہرچند کہ اس سے پہلے بہی علماء دیندار
و فضلاء ربانیین نے مختصریون کے جوابات دندان شکن و رفع شبہات عوام مرد و زن کے
لکہے ہین مگر شاید ہی لوگون کے تسلے خاطر ہوئی ورنہ شبہ رفع نہوا اور تسلی خاطر تو ہونا غیر ممکن ہے
اگر شک سے تہا تو البتہ رفع ہوتا اور دین کی تحقیقات ضرور ہوتی تو اپنی کتابین ان مسائل سے
مطابق کر کر صاف ہو جاتے یہ لوگ تو جان بوجہکر تجاہل عارفانہ سے نفسانیت کر رہے ہین انکا
شبہ دور ہونا امر محال ہے لاکن یہ عاصی انہی اور اپنے دینی بہائیون کے تہمتین نامعقول رشید
بو الفضول رفع کرنیکے لئے اور مسلمانونکو بدگمانی کے گناہ سے چہوڑانے کیواسطے اب بہی بعضے
اتہامات کی رد انہین کتابون سے تالیف کر کے لکہتا ہے تا کہ اہل حق حق و باطل مین تمیز فرما دین

فصل اول مین ان تہمتون کا بیان ہے کہ بالکل اتہام و محض افترا ہے واسطے جوش مین لانے
خواہ مخواہ بہکانے عوام کے آپ علماء فحول و فضلاء ذوی العقول کو تامل و غور سے سنکر شیخ
سعدی رح کے قول پر اعتماد کرنا چاہئے ع بالست آنکہ مدعی گوید + **پہلا افترا** انکا اہانت آمیز حضرت
سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے شان مین کہتے ہین **دوسرا افترا** انبیا علیہم السلام و اولیا
عظام و شہداء کرام کی ارواح کے توسل سے منع کرتے ہین **تیسرا افترا** چار مذہب کے اماموں کو خصوصا
ابو حنیفہ رح کو برا جانتے ہین **چوتہا افترا** خطبے مین خلفاء راشدین کا نام نہین لیتے +
پانچوان افترا حضرت محبوب سبحانی رح اور دوسرے اولیاؤنکو گالیان دیتے ہین **چہٹا افترا**
اجماع امت کی تابعداری سے منع کرتے ہین **ساتوان افترا** لوگون کو پہلے پیرون سے منکر اور
بد اعتقاد کر کرا کر اپنے مرید کرتے ہین **آٹہوان افترا** درود شریف پڑہنا منع کرتے ہین
حاشا و کلا ہم حقانیون سے یہ افعال و اقوال ناشائستہ کبہی صادر نہوئے اللہ سبحانہ و تعالے

تہمت لگانیوالونکو زرد رو و سیاہ رو کرے معلوم نہین کہ انہون نے یہ چال روافض و خوارج کی کس سے سیکھی ہے اصالۃً ہے یا وراثۃً کیونکہ یہ بہتان ویسے ہین جیسے صحابہؓ و اہلبیت پر رافضیون اور خارجیون نے کئے تھے اور اگر حقیقت مین جو کوئی ان اتہامات کے موافق کرے یا کہے اللہ کے پاس مردود اور مسلمانون کے پاس مطرود ہو رباعی سخن چین را تو انم چارہ اش کرد * کہ من از خود نگویم او چہ چیند * ولیکن مفتری را چارہ نیست * کہ او از خود سخنہا آفرینید

ابیات مظہر الحق سے اور یہ کتاب ابو المظفر محی الدین اورنگزیب عالمگیر بادشاہ غازی خلدمکان کے عہد مین حضرت سید مرتضی صاحب مرحوم کے تصنیفات سے ہے

مثنوی

وانکہ بر اظہار حق انبیا
یا برآوردند برون از شہر شان
مومنان صادق مخلص شدے اند
از بشر ترسند و حق پنہان کنند
زان بیان امر و نہی شان کنند
چون ببینند فسق و بدعت خوش شوند
چون ببینند عالی باللہ را
خود حرام و ظلم و بدعتہا کنند
قبر و تصویر و ولے و مردہ را
ہم روا و نیک میدانند و را
نیزۂ داؤد نقارہ و بالا زرا
یا روایات جواز آن نہند
ہر کہ منع از شرک و بدعت میکند
روز و شب او را مذمت میکنند
بہر سخن خویش حق را کنند
تا بعد ما زان روا جایز کنند

انبیا برگشتہ اند اہل ہوا
کان ہمیکردند بہ خلق خاص و عام
از خدا ترسند و حق ظاہر کنند
آنکسان اہل نفاقند در جہان
تا ستانند از ان منع قوت دہند
چون منافق بشنود بیند خدا
زو گریزند کین کند رسوا مرا
بہر ہیچ یک بت پرستی میکنند
ہم بزرگ و اولیا زندہ را
زان ہزاران کلمہ گو کافر شوند
مینمایند کلمہ گویان سجدہ ہا
راضی و خوشدل از آنہا میشوند
بیم و تہدید از عذاب حق کنند
در نکاح و عرس بدعتہا کنند
بہر عز و مال حق پوشی کنند
ہر کہ حق گوید در غیبت کنند

زین سبب کشتند شان از ظلم باز
امر عدل و نہی از ظلم و حرام
مومنان کاذب و نافق شدے اند
کارہ و نا را فگندہ از مومنان
چون ببینند عمل دین غمگین شوند
میگریزد چون خر از شیر خدا
گو کلام موعظ و شرعی کنند
بہر طفلک مرد و زن کافر شوند
میکنند بوسہ رکوع و سجدہ ہا
گرچہ دعوی دین و ایمان میکنند
ہر کہ منع ظلم و بدعت میکنند
روز و شب تحصیل خدمت میکنند
میخورند غصہ پیر و بد میبرند
مرد و زن از ستہ نیک انہا کنند
بہر آن باطل و لائل آورند
ہر کہ پوشد حق ثنائی می کنند

راه دین از بهر [illegible] تنها شدند
مردها و زنان [illegible] شوند
بهر فسق [illegible]
اهل بدعت [illegible] تنها کنند
[illegible] فتنه [illegible]
حق نمی‌خواهد که حق پنهان شود
وانکسان [illegible]
گرچه [illegible] گران [illegible]
کافران [illegible] حق [illegible]
مرض [illegible] فسق [illegible]
عالمان خود فسق و بدعتها کنند
یک گروه باید که تا [illegible]
[illegible] کنند
متفق بر حق بوند [illegible]
[illegible] بر قول [illegible]
فتنه‌ها پیدا نگردد آن زمان
این فساد اکبرست اندر جهان
مختلف مثل یهودان جهان
عالمان چون بر ره تقوی شوند
جاهلان زین کفر و بدعتها کنند
[illegible] بدعت آن زمان کنده شود
تا نگه [illegible] امر حق وارد شده
[illegible] مطلقست

مسا [illegible]
[illegible] حق [illegible]
[illegible] کنند [illegible]
هر که گوید حق [illegible] کنند
[illegible]
آنکسان که [illegible]
[illegible]
[illegible] حق [illegible]
مومنان [illegible] حق [illegible]
[illegible]
[illegible] کنند
[illegible]
[illegible] متفق [illegible]
[illegible] مسائل مختلف
[illegible] بر قول [illegible] فتوها
مومنان چون فرقه فرقه‌ها شوند
که بگردند فرقه فرقه مومنان
چون بگردند متفق در امر دین
جاهلان زین بر ره فتوی روند
عالمان گر متفق در خود شوند
ظلم و جور ظالمان [illegible] شود
[illegible] حرام و بدعت [illegible]
زانکه [illegible] حق است

[illegible] مومنان [illegible]
[illegible]
[illegible] کنند
[illegible] اند
[illegible] که حق پنهان شود
[illegible] اند
[illegible] حق لازم ست بر عالمان
آن زمان [illegible] شود اندر جهان
[illegible] طلب [illegible]
[illegible] آن
گفت [illegible] خدا
از کلام الله و سنن مصطفی
[illegible] کنند تا نگردد شان
[illegible] مختلف
راه حق پنهان شود زین جهان
[illegible] خود ها نهند
[illegible] عالمان
آن زمان [illegible] نگردد راه دین
چونکه شان [illegible]
اتفاقی کرده دین [illegible] کنند
[illegible]
[illegible] کفر و فسق و ظلم ها
عالمان [illegible]

از روایاتِ تو ای فسق‌ها
زین شود جنگ و جدال مر ماز
مختلف باشند و گردد فرقه‌ها
زان شود در مومنان بغض و حسد
در جهان پیدا بگردد فتنه‌ها
... اهل بحث منافق از کتاب
ظاهر و بدعت میشود محکم ازان
حزب الله عالمان بدعتی‌اند
حزب شیطان طریق بدعتست
متفق باشید در احکام دین
مشکلست بر کافران و مشرکین
اتفاق از موجبات رحمتست
سبب اصلاحست بین المومنین
اتفاق عالمان در راه دین
... ایشان هم متفق بر حق شوند
این فساد اکبرست در راه دین
در ره دین بر دو قسمست ای فلان
اختلاف اهل سنت صادقست
گروه در دین اختلاف اکثر ازان
زان کجی معنی قرآن حدیث
اتفاق و عمل بر وی جائزست

و ... و اتساع اضعف کنند
هم شود ظلم و فساد اندر جهان
زان شود پنهان حق در جهان
آن حسد در روی یکدیگر شد
زلت علما و نامشروع شان
بهر باطل کردن راه صواب
حزب الله صالحی ترا ناصرست
حزب شیطان جمله اهل بدعتند
گفت حق ای انبیا و عالمان
مختلف هرگز نگردید اندرین
دافع الشر اتفاقست در جهان
اختلاف از موجبات آفتست
اختلاف عالمان در راه دین
دافع کفر و حراست بالیقین
عالمان چون مختلف در دین حق
راه دین جاری نمیگردد ازین
زان یکی حق و صواب و رحمتست
اختلاف اهل بدعت باطلست
وان بحرص اهل شرف عالمان
کج بفهمند کج بگویند در حدیث
در خطا و ضعف و بس آفتست

خود شوند گمراه و هم گمره کنند
مومنان چون در طریق مصطفی
هم رود زان اتفاق از مومنان
از فساد و اختلاف فرقه‌ها
حکم حکام مضل و ظالمان
برکند اسلام را از بیخ آن
حزب شیطان ... را حامی ست
حزب الله در طریق سنت ست
دین حق سازید جاری در جهان
زانکه بودن متفق در راه دین
مبدء شر اختلافست اندران
اتفاق عالمان در راه دین
موجب جنگست بین المسلمین
عالمان چون متفق بر حق بوند
مومنان زین فرقه فرقه میشوند
اختلاف عالمان و زاهدان
وان دگر کذب و خطا و فتنه است
اختلاف فهم و طبیع عالمان
گشته کج در راه دین افهام شان
اختلاف کان موافق محکم ست
کاندران جائز حرام و بدعتست

قَالَ اللهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَتَّقُوا اللهَ يَجْعَلْ لَكُمْ فُرْقَانًا

گر بترسید از خدا ای مومنان | چونکه ترسید از امیر و حاکمان | آنچه فرموده خدا است آن کنید

وز حرام و ظلم و بدعت رو کشید

حدیث

دل سیه میگردد و میرد از ان
سو و او را مید به پند خدا
مرده است ایمان و دل هر کس را
زان نیارد او بجا احکام حق
بعضشان مر بعض را دشمن شوند
کرده گم آه از راه خدا
کرده اند گمراه ز مکر و حیله ها
آن بشیطان این بگویند ای لعین
پس بگوید او بشان ای مجرمان
وعده میدادم بغفران خدا
نفس اماره شما ای مجرمان
رو بگردانید از وعده خدا
من نبودم بر شما ای مجرمان
من کشانیدم بزور و جبرها
نفس اماره شما کردش قبول
پر حذر باشید از وی بوجود
زانکه مکر من ضعیف ست لیک قوی
ساختم باشعی شما را از خدا
مشرکان و بدعتی و رغفلتند
هم بحسرت دستها خم دگر زند
کاشکی ما یان نکروه در جهان
مر شما را حق و هد نوری چنان
هر که یک لقمه حرامی میخورد
چون نشناسد حق و باطل را از ان
او بترسد از عذاب قهر حق
نیست او را سود از پند خدا
در قیامت دوستان و آشنا
در میان خویش سب و جنگ کنند
تابعان گویند که ما را انخدا
تو مده دو چند ایشان را سزا
کرده ما را تو گمره در جهان
من نکردم مر شما را گمرهان
بر حرام و ظلمها عد عذاب
بهر مال و شرف و لذات جهان
چون مرادانید و شمن ظاهرا
غالب و جبار و حاکم در جهان
لیک من خطره حرام و ظلمها
رو بگردانید از حکم رسول
پس مرا لعن و ملامت می کنید
مکر نفس و زن عظیم ست و قوی
من شدم بیزار زین شرک شما
چون بمیرند آن زمان آگه شوند
آن زمان زاری دوا ویلا کنند
پیروی مصطفی با قلب و جان
کی شناسید حق و باطل را از ان
طاعت چل روزه او در رد شود
زنده است ایمان و دل هر کس را
هم بجا می آورد احکام حق
او بترسد از عذاب قهر حق
در میان خود شوند نا آشنا
یک دگر را هم بگوید تو مرا
اینهمه سرور رهنما و مقتدا
چون در آیند در جهنم مجرمین
ورنه ما بودیم مومن صالحان
من شما را در حرام و ظلمها
حقا داده بودا اندر کتاب
زود اجابت کرد او وعده مرا
پس چرا روی نگردید از مرا
که شما را کفر و ظلم و فسق ها
داده بودم و در دل و سینه شما
با وجود آنکه حق این گفته بود
بل ملامت نفس خود را کنید
من بجد نفس اماره شما
بل مرا کردید انباز شما
از حرام و ظلم خود غمها خورند
کاندر آن این زوها شن تند
کاشکی کردیم هر گز بیان

دوستی ظالمان و فاسقان
با نه ظالمان کنند [illegible]
وز حرام و بدعت و ظلم و غوی
فسق ایشان [illegible] عاشق شدیم
آنچه شان کردند ما آن کردیم
رهبر ما ن دین ما ایشان شدند
نیست مقبول [illegible] این نزد ما
چون [illegible] ما را [illegible]
هیچ منید از خدا ای [illegible]
گویند آرے آمده ناصح بما
سوی حکم نفس خود بشتافتیم
وای بر ما یان چه کردیم در جهان
وای بر بی عقلی و بر جهل ما
آن فریبند خلق را از علم و دین
علم و عمل دین نمایند خلق را
امر و معروف اغنیا و خلق را
که مبادا شان نه ما بد میبرند
فتنه زان میرسد ز اعمال شان
با صلاح و نرمی و رفق و حیا
فتنها پیدا شوند از عالمان
علم نا مشروع اضعف قولها
دین هزاران جاهلان گمره شوند
[illegible]

کرد شان گمراه ما را در جهان
عذر ما آرند گویند یا خدا
شیخ زان گاهی بکردند بر جهان
بدعت شان دیده بدعت کرده ایم
هم امیر و حاکم و سردار ما
از ره تو باز ما را داشتند
زانکه اول گفته بودم در قرآن
خر نه و ترجیح بر آن طعنه زنند
واعظ و ناصح شما را کس نبود
پند هم از بهر حق کرده بما
پس نفقه [illegible] خود کنند
سر خلاف حق نمودیم اندر آن
گفت آنحضرت که مبادا کز زمان
یا فریبند از عبا و تسبیح و دین
بهر شیخی و رجوع مردمان
نهی نکنند از حرام و ظلمها
تا نذر و هدیه شان کم یا نشوند
صالحان حیران بمانند اندر آن
در خلاف اعمال صالح میکنند
تهمت و تقریر باطل در جهان
گر کسے پند و نصیحت اندر آن
کفر و نا مشروع و بدعتها کنند
مردمان اکثر هوا را تابع اند

از ره قرآن خبر و عمل آن
عالم و درویش ما را از بدی
ورنه ما توبه همیکردیم از آن
ما همه آنی تابع شان بدیم
هم فقیر و عالم تابع هوا
پس خدا گوید که این عذر شما
پر عذر باشید از مکر بدان
نامده آیا شما را در جهان
تابع عالم و بدها کس نبود
لیک ما گردن از آن بر تافتیم
حیف بر خود کرده خود را خود گو [illegible]
وای بر اعمال نا مشروع ما
اینچنین باشند فقرا زاهدان
خرقه پشمینه پوشند از ریا
بهر مال و خرج و خانه خاندان
کلمه حق پیش ایشان نا گویند
نه مرید و خادم ما یان شوند
صورت اینان بود در ظاهرا
در خلاف اعمال قالح میکنند
فتنه وضع حدیث و قولها
میکنند تابع شوند زان مفسدند
زانکه ایشان مقتدی مردمند
عاشق عمل حرام و بدعتاند

در منع اعمال بدعت مردمان
زان سبب حق تلخ و سخت است و گران
صالحان او را ثنا ها میکنند
فاسقان از کار حق ناخوش شوند
این ندانند کز آن کافر شوند
در جهان آنند که شان احکام ما
حق نگهبانست ایشان را و زان
چون خران وحشی از تیر و کمان
این ره حق هست راه مصطفی
جز ازین ره جمله راه باطل ست
زانکه در وی آزمایشهای حق
بر خلاف خواهش نفس لعین
شهد را زانست اندک راغبند
سهل و آسان است از نفس و هوا
کلهم خلق اندرین ره آمدے
سختی و ایذاست هم فقر و بلا
عمل آیت نسخ و هم متشابهات
هر که این ره میرود او اهل سنت است
آن کسان این راه را تابع شوند
سهل و آسان [illegible]
زین سبب [illegible]
[illegible]
[illegible]

ظاهر و مشهور گردد در جهان
روی نیکان زان بیان روشن شود
فاسقان او را بد و منتها کنند
حق گو نزدیک ایشان مفسد اند
زانکه بد را نیک و حق را بد گویند
میرسانند خلق را از خوف ما
از بدی ظالمان و فاسقان
راه آیت ناسخ و هم محکمات
این صراط المستقیم بے دغا
لیک این راه خدا و مصطفی
اکثرست از فقر و ایذای خلق
عمل شرعی مثل شهد است در جهان
می گرانست لیک اکثر شاربند
فسق و نامشروع در رو جائز بدی
هیچکس بیرون زین ره نه بدی
زین سبب این ره گزینند مردمان
راه سنن نسخ و هم متشابهات
آن کسان کاندر دل ایشان [illegible]
زانکه در وی فسق و بدعت جائز است
زانکه این باطل و نفس و هواست
[illegible]
[illegible]
هم بنهی از گفتن حق میکنند

آن شود رسوائی ایشان بیان
فاسقان را زان سینه ریش شود
صالحان از کلمهٔ حق خوش شوند
هر که گوید حق بدو مصلح گویند
گفت خالق بندگان خاص ما
آن نمی ترسند از کس جز خدا
میگریزند اشقیا از رو عطان
راه سنن ناسخ و هم محکمات
این ره عرفان حق و جنت است
سخت تر بر نفسهای بندها
راه حق و مصطفی و عمل دین
عمل نامشروع چو خمر است اندرین
گر بدے راه خدا و مصطفی
زود زود کے شرف و زر حاصل شدے
لیک و بدا راه خدا و مصطفی
راه باطل میگرفتند در جهان
این طریق راه منسوخ و خطا
فتنه نامشروع و فسق و بدعت است
راه نامشروع و بدعت در جهان
اندرین آرام و فرحت نفس [illegible]
یا الهی [illegible] کن بر جهان
راه حق بگذاشتند در جهان
دوستی با اهل بدعت میکنند

مدد و کفر و شرک و بدعت میکنند
درمیان مومنان جنگ افگنند
بدتراند از دیوها و جنیان
بربیان بیم و حقگوئی شان
کلمهٔ حق را نگوید درجهان
پس ازین آیه بشد معلوم آن
وز غم و سختی و ظلم ظالمان
خصم گر تنها برآرد صد نفیر
حق نیاید پیش حاکم در حضور
یاکه بی تحقیق گفته کس کند
کاذبست و فتنه انگیزی کند
پس ازین گشتست معلوم و یقین
هست اضعف یا و نسخ و افتراست
وانچه در روی نفع دین است آن کند
گرچه او ظاهر فقیه و فاضلست
صالحان آنان که ترسند از خدا
امیانرا هم بران قائم کنند
تاکه مردم بر طریق حق روند
راه سنت اندران جاری کنند
راه حق ظاهر بکلمهٔ حق کنند
ورنه جهلا همچو گاو و خر بوند
قسم دیگر عالمان فاسقند
تاکه جاه و زر کنند حاصل ازان

از رهِ حق مومنانِ نیک را
مومنانرا رنج و ایذاها دهند
وانکه حضرت را و یارانِ ورا
از وطن اخراج کردند کافران
مشرکان و بدعتی زو بدبرند
که بود در گفتِ حق صد امتحان
وانکه بی تحقیق دعوی مدعی
هان و هان بی خصم قول او مگیر
هرکه بی تحقیق مسئلهٔ دین گوید
کاذبست آن فتنه برپا کند
هرکه اکنون میکند نهی از حرام
برخلافِ نفس آمد راه دین
در شرع عالم فقیه گویند ورا
وانچه نقصِ دین کند زان دور شد
عالمان دو قسم اند در مردمند
وانچه فرمودست او آرند بجا
امر معروف نهی از منکر کنند
از حرام و شرک و بدعت دور شد
فاسقان و ظالمانرا از کبایر
وارثانِ انبیا این عالمند
هرکه ایشانرا حقارت میکند
بیخ هر فتنه و فساد [illegible] ظالمند
عمل نامشروع و بدعتها کنند

باز بیدار اند مکر و حیله ها
این شیاطینِ بدان اندر جهان
کافران دادند ایذا ها بسا
هرکه اکنون نیز اندر مردمان
بس دهند ایذا و اخراجش کنند
از بلا و فقر و طعنِ مردمان
مدد آن کردن نهی کرده نبی
تا نیاید هردو خصم اندر حضور
یاکه هر سخنی شنیده میگوید
یاکه بی تحقیق گفته کس کند
ظالمان وی را دهند ایذا مدام
وانکه هر حکمی که بر وفق هواست
که شناسد نفس را عدم و بقا
هرکه عکسِ این کند آن جاهلست
زان یکی مستورند و دیگر صالحند
قایل بر حکم دین هم قائمند
بهر حق نه بهر نام و زر کنند
راه بدعت دور از مردم کنند
میکنند تنذیر و تهدید از عذاب
جاهلان زین عالمان انسان شدند
کافر و مردود و ملعون میشود
[illegible] اند و نحو امانند [illegible]
[illegible] سوی آن عزت کنند

آنچه در قرآن و خبرست حکمها | از حرام و نهی و تهدید خدا | میکنند آنرا نهان از مردمان

تا نگردد فاش فسق و ظلم شان | فاسقان و ظالمان را از کتاب | میدهند وعده بشارت از ثواب

زان نهان دارند فاسقان فسق شان | حاکمان و عالمان ظلم شدند | کافران از کار علما میبدانند

بد برند و از بیانش وکشند | واعظانش را از ان مانع شوند | تهمتی کرده ورا ایذا دهند

این نمیدانند کزان کافر شوند | جای خود در آتش دوزخ کنند | چون چنین شد شریرین مردمان

علمها خوانند و گردند عالمان | بهر زر احکام حق پنهان کنند | بهر سخن خویش حق را رد کنند

شرک و نامشروع و بدعتها کنند | از حسد بر نعش بهتان کنند | بهر جائز کردن فسق و حرام

میکنند با صالحان بحث و خصام | بر جواز امر بدعت آورند | خبر موضوعات و منسوخ آورند

عمل بر اضعف روایتها کنند | هم بمردم آن روایتها دهند | مغز اصلی احکام خدا

میکنند تحریف از تاویلها | بهر زر تعلیم تقریری کنند | کاذبان را تا که شان صادق شوند

آنچنان این فتنها ویران شدست | ظلم و بدعت زین بدا کثر شده ست | چونکه مردم طیبین و صالحان

علم دین خوانند باشند عالمان | عمل بر آیات محکم میکنند | بر حدیث و آیت ناسخ روند

بر روایتهای قوی میروند | عمل بر اقوال محکم میکنند | عمل بر منسوخ و بر متشابهات

نی کنند آن صالحان بهر نجات | آن گروه از عالمان صالح اند | رهنما و خیرخواه عالم اند

وارثان انبیا و مرسلند | هم خلیفه خالق و هم احمد اند | فضل شان بر عابدان و زاهدان

افضلند ور اینچنان و آنچنان | هر که ایشان را مذمت میکند | او شود کافر و لعنت بود

عالمان از دانش کج گمرهند | ورنه ایشان از همه افضل ترند | نیت بد مرد را بد تر کند

دانش کج هم از ان پیدا شود | دانش کج از حسد پیدا شود | طمع زر اسلام را ابتر کند

عالمی را چون خدا گمره کند | از حدیث صحیح و قرآن وکشند | مسلمان بھائیو یہ وقت بہت

سخت آیا ہی ایمانداروں پر تکلیف و مصیبت اور بے ایمانوں کو آرام و فراغت نفس کے خواہشوں کا دروازہ کھلا ہے شیطان مردود نے قابو پایا ہی مسلمانوں میں بحث ہی نہیں رہی اللہ کا ڈر دل سے اٹھ گیا شرع کے احکام کا خوف نہ رہا اتفاق و اتحاد کا نام و نشان مٹ گیا دین میں ہر کوئی مختار بنا شرع کی حد باقی نہ رہی اسلام کہہ ملگیا

رسومات آبائی اسلام ٹھیرا اسوقت مین مسلمان بنا اور سیدھے راہ پر پورے سے چلنا بہت
مشکل ہوا اب جو مسلمان ہو تو انکو لازم یہ ہی کہ اپنے دین و دنیا کے کام حضرت پیغمبر خدا اور
انکی آل و اصحاب و تابعین و مجتہدین کے فرمانے اور کرنے کے مطابق سمجھے و دیندار اور
واقف کار لوگون سے جو کفار اور بیدینون سے شیر و شکر کے مانند نہین ملجاتے دین کے
مقدمہ مین کسیکے خوشامد و خاطر نہین کرتے اُنسے پوچھکر عمل مین لاوین اور کسی دنیادار
نیم ملا خطرۂ ایمان کی بات پر ہرگز اعتماد نہ کرین کیونکہ وہی خود گمراہ ہین دوسرون کو کیا
ہدایت کرینگے انکو تو دنیا کمانے اور نام بڑھانے سے کب فرصت ہی کہ اللہ و رسول کے
حکم بجالاوین یا لوگون کو اچھی راہ بتاوین ہزارون مسلمانون کو ایسے ہی گمراہون نے
بہکا رکھا ہی کیونکہ انکے گمراہ رہنے مین انکی عزت بنی رہتی ہی اور وہی راہ پر آوین تو
انکی قلعی کھلجاتی ہی ایسون کے اعمال و عقیدون سے ہزارہا مسلمان خرابی مین پڑے ہین
کیونکہ دین کا مدار علما پر ہی یہ لوگ سردار اور راہ دکھانیوالے ہین اور عوام تابعدار اور
انکے بتائے ہوئی راہ پر چلنیوالے سو اگر عالم دیندار ہی اور شرعی حکمون پر خود قائم
رہکر لوگونکو نصیحت کرین تو لوگ بھی انکو قائم دیکھکر شرع کے راہ اختیار کرینگے اللہ و رسول
سے ڈرینگے مگر اب اس زمانے مین بعضے نام کے عالم عوام اَن پڑھون سے زیادہ
ڈھیٹھ ہوکر بلا تحاشا ظاہر حرام و ناروا و بدعت کے کام اپنے گھرون مین کرتے ہین
وہ دوسرونکو کس منہہ سے منع کرینگے اور منع بہی کرین تو کون مانیگا انکی فضیحت ہونگے
رسوائی چپ چاپ بیٹھی ہین بلکہ اپنے برے کامون کو اور جاہلون کی آبائی رسمون کو اُلٹی
تقریرون اور جہوٹی تاویلون سے رواج و مباح بتا کر نصیحت کرنیوالون سے مقابلہ کو تیار رہتے
ہین یا مکر و فریب و حسد و بغض و حیلہ سازی و تہمت بندی مین پکے ہین علم کو دنیا کمانے
کی ٹٹی بنا کر شرعی صورت و لباس بنا کر لوگونکو فریب کے جال مین پھنسا کر راہ راست سے پھیرنے
کے فکر مین دن رات لگے رہتے ہین حضرت نے آگے ہی ان شریرون کی شرارت سے آگاہ
فرمایا ہی کہ قریب ہی کہ آویگا لوگون پر ایک زمانہ کہ باقی نرہیگا دین سے مگر نام اسکا اور باقی
نرہیگا قرآن سے مگر نشان اسکا مسجدین انکی آباد ہین اور وے حقیقت مین اجاڑ

ہین ہدایت کی راہ سی علما انکی بدترین خلائق زیر آسمان ہین اُنکے نزدیک سے ظاہر ہوگا فتنہ اور
اُنہین کیطرف وہ فتنہ پلٹیگا اور روایت ہی زیاد سی کہ فرمایا مجھکو عمر نے آیا جانتا ہی تو کیا چیز
گرا دیتی ہی اسلام کی بنیاد کو کہا مین نے نہین فرمایا گراتے ہے اُسکو پھسلنا عالم کا
اور جھگڑنا منافق کا ساتھہ کتاب اللہ کے اور حکم کرنا گمراہ سردارونکا یعنے عالم جبکہ
اپنی راہ چھوڑکر فسق اور فجور اور بدعت کے کام کرنے لگین تو اسلام کی جڑ کیونکر نہ کہدیگی
اسیطرح جب جھوٹے مسلمان کلام اللہ کی آیتون مین جھگڑنے لگے اپنی خاطرخواہ زبردستی معنے
نکالنے لگے اور بیجا تاویلون سے لوگونکو شک مین ڈالنے لگے اور ظالم حکام مین سے ناحق
زورسی لوگون پر حکم چلانے لگے تو دین اسلام ویران ہوگیا سو وہی حال اس زمانے مین ہے
کہ کوئی خدا کا بندہ اللہ ورسول کی راہ پر لوگون کے لانیکو زوربار ہی تو یہ خناس اپنی بھلائی
عوام کی گمراہی مین سمجھکر انکو اس بری چال سے ماننج ہارون کی مانند ہدایت مین
آنے نہین دیتے اور کفر و بدعت سی بچنے کے روادار نہین ہوتے اور اِنَّ کَثِیْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ
وَالرُّھْبَانِ لَیَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ
کے مصداق بنتی ہین سو اگر تھوڑا بھی ایمان اور اللہ ورسول کا ڈر لوگون کے دلون مین ہو تو
ان باتونکو جو ایماندار لوگ بتاتے ہین اللہ ورسول کو درمیان دیکر مولویون سے پوچھیں
اگر ٹھیک ہی تو اپنے اعمال سے توبہ کرکے سچے مسلمان ہو جاوین باپ دادا کی بری راہ چھوڑدین
اپنے ہادی حقیقی محمد رسول اللہ اور انکی آل و اصحاب و مجتہدون کی پیروی اختیار کرین اور جو
لوگ انکے کہنے سے اس نعمت کو حاصل کرنے سے اٹک رہی ہین انکو بھی سمجھاوین کہ اللہ ورسول
انسے راضی ہوجاوین اور وہین کے جال جہان مین پھیلی بری کام اور بدرسمین جو دین کی رونق
بگاڑرہی ہین لوگون سی چھوٹ جاوین اور جنکو اللہ تعالے نے حکومت کا مرتبہ عنایت کیا انکو
لازم ہی کہ دیندار ذکی مقتدا جیسا جب بیدینون اور خود پسندون کے ظلم سے انکے پھرنیمین رجوع
کرین اور ظالم لوگ غریب مسلمانونکو کفر و بدعت بسیم وضع و منع کرنیکے سبب سے دکھ دینے پر مستعد
ہووین تو شرع کے حکم بموجب دیندار بے طمع منصف عالمون سے فتوی لیکر خوب تحقیق
کرکے حکم دین تاکہ لوگ اپنے دین پر قائم ہون اور مفسد نادم ہون ہمین اللہ ورسول

کے سامنے اُنکی سُرخروئی اور ملک مین امن چین ہوگا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر
کسی قوم مین بُرے کام ہوتے رہتے ہون اور مقدور ہوتے اُنمین ہر کام کو جو باز نہین رکہتا تو انکو
موت سے پہلے سب پر اللہ تعالےٰ عذاب بہیجتا ہے ان روایتون سے معلوم ہوا کہ اچہے مسلمانون کا
یہہ کام ہے کہ حتی المقدور لوگونکو نیک باتون کے سکہانے اور بُری باتون سے [illegible]
مین کوشش کرتے رہین اور جو بُرے لوگ اپنی بُرائی سے باز نہ آوین تو اُنسے [illegible]
کرکہین انکے سبب سے خود عذاب الٰہی مین گرفتار نہووین دنیا دار و شرعی احکام سکہانے مین
اپنی ان سے زیادہ اخلاص و محبت دنیا سے خالصاً مخلصاً للہ یہہ طریقہ جاری ہی تو ہوا اللہ تعالےٰ
تمہارے دین و مال و عزت کا نگہبان رہیگا اور اگر دنیا مین دین کی دولت اور خدا اور رسول کے
پیروی تابعداری پر کمر باندہنی اور لوگونکو سکہانے سے کچہہ ذلت بہی ہوگی تو وہ عین عزت ہے
ہر دنیا دار یہان کے عیش کو جنت جانتے ہین اور لوگون کے بہکانے کو قابلیت اور ہدایت
سمجہتے ہین اور ورنہ اذیت دیدہ نامی بیدا رونکی ہوکر مخالفت انکی فی لت پر باندہتے ہین بندار
تو سنت رسول کی تاکید کرتے ہین اور ہندوون کی رسمون سے رد کرتے ہین بس مخالف اگر
[illegible] عداوت سے اس طریقے کو جسپر لاکہون آدمی سنور ہے اور سیدہے راہ پر آگئے اور جاہلون
نے باپ دادا کی رسم چہوڑ دے بُرا کہین اور لوگونکو بہکاوین تو اللہ اور رسول کو کیا
منہہ دکہاوینگے انشاء اللہ تعالےٰ وہی مالک الملک احکم الحاکمین شاہنشاہ عالیجاہ بے
پرواہ عزیز ذو انتقام قہار ذو البطش الشدید اس جہان مین بہی ظلم و بے انصافی کی
سزا اُنکو دیگا اور حسد و عداوت کا بدلہ وہان بخوبی لیگا سچ تو یہ ہے کہ انبیاء اور اولیاء
و واعظونکو ایسی تکلیفین ہمیشہ ہوتی آئی ہین اُسکا مطلق اندیشہ نہین غرض کہ اپنا
کام کرتے رہئے اور اللہ مالک الملک کے سوا کسی سے نہ ڈرتے نقل ہے کہ ایک بادشاہ
بیدین تہا اُسکا ارادہ ہوا کہ بنی اسرائیل کی قوم کو جو اسلام کا دعوی کرتے تہے
اور اُسکو کافر کہتے تہے تباہ کرے اور اُنکو بیدین اور اپنی خیرخواہ بنادے وزیرون نے یہ
صلاح ٹہرائی کہ اس قوم کے علما و امرا کو طمع کے دام مین لاکر اُنسے کام لیا چاہئے اُنہین کو
اپنی نائب بنا کر دوسرونکو اپنے دین و آئین کی ترغیب دلواتے پہر جو لوگ لائق و قابل

واشراف وعزت دار تہے انکو بڑے مشاہرے سے نوکر رکہا جب نوکر ہوئے تو انکی خوشامد کرنی ضرور پڑی جو شامد سے بڑے بڑے عہدے ملے غریب دینداروں نے جب انکا یہ حال دیکہا کہ دنیا کے طمع سے یہ لوگ خدا فراموش ہوئے تب اسوقت کے پیغمبر کو یہ خبر پہنچائی پیغمبر نے اُن علماؤں امراؤنکو بلا کر دنیا کی ناپایداری اور آخرت کی فضیلت ظاہر کی لاکن ان سنگدلون کے دلوں مین جو دنیا کی محبت چہا گئی تہی کچہہ اثر نہوا بلکہ بعضے اُس بادشاہ کی تعریف کرنے لگے غرض وہ نمکحلال اُسکے خیرخواہ بنکر اچہے منافق بلکہ خاصے مرتد بنے چند روز کے بعد اُس بادشاہ نے اُن ظالموں اور سرداروںکو حکم فرمایا کہ تم ہمارا نمک کہاتے ہو اور ہماری بدولت عیش کرتے ہو پس جیسے تم ہمارے خیرخواہ ومددگار بنے ایسے ہی کسی تدبیر سے سبکو بناؤ یہ تو ہزارہا روپیہ کہا کر دولتمند بنے تہے اور آمادہ ومستعد ہو رہا تہا یہ سوچے کہ کیونکر اپنی خداوند نعمت کی حکم عدولی کرین اور اس نقد عیش کو آخرت کی اُدہار نعمتوں پر کسطرح چہوڑین یہین دل سے مستعد ہوئے نقلی دلیلین عقلی دلیلوں سے جہٹلانی لگی بلکہ بیدینونکی دلیلین ثابت اور شرعی دلائل ناقص کرنے لگے نیک راہ سے بہکا کر آخر بدراہ کئے تہوڑی ہی عرصہ مین انکی ترغیب وتحریص وفریب سے ہزاروں دیندار بیدین بنگئے اور بادشاہ کی طریقے پر چلنے لگے الله کے دوستوں کی بستی اُجڑ گئی نافرمانوں کی جمعیت بڑہ گئی لالچے اور بہکانیوالوں کے جگہہ جہنم مین مقرر ہوئی

دوسری فصل اُن تہمتوں کے بیان مین جو تفصیل طلب ہین مجملاً اہل حق پر ان باتونکی نسبت کرنا محض افترا ہے **پہلی تہمت** انکی ادنے اعلے کہتے ہین کہ ہم اور حضرت صلی الله علیہ وسلم اور سب پیغمبر برابر ہین۔ اس تہمت کی تفصیل یہ ہے کہ آجتک کسی جاہل گانجہ کش کے زبان سے بہی یہ کفر کا کلمہ نکلا ہوگا سُبْحَانَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ کسیطرح سے ہم مین اور حضرت علیہم الصلوة والسلام مین برابری ہو نہین سکتی کیونکہ حضرات انبیا علیہم السلام اشرف المخلوقات ہین خصوصاً سرور کائنات فخر موجودات صلے الله علیہ وسلم ہم سنت وجماعت والونکا اعتقاد تو یہ ہے کہ کوئی غوث وقطب امام وولی بہی حضرت کے ادنے صحابی کی ہمسری نہین سکتا ہے چہ جائی ہم گنہگار روسیاہ بدکار اس جناب کی برابری کا دعوی کرین نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا اسمین برابری کا دعوی باطل

اور بالکل غلط اور پوچ ہی جو کوئی کسی وجہ سے دعوی ہمسری کا آنحضرت علیہم السلام کے
ساتھ کرے اور آن علیہما پونکو اپنے جیسا سمجھے وہ کافر ہی کیونکہ کافرونکا یہی عقیدہ
نا سعدیدہ ہی اور یہی عقیدہ انکے کفر کا موجب ہی چنانچہ ارباب حق پر پوشیدہ نہیں
ہی ہان اگر کوئی قل انما انا بشر مثلکم و انما رجل مثلکم کے معنی حکایتہ
بیان کرے تو کیا قباحت ایسے محل پر حضرت کو بشر کہنے سے ہمسری برابری کا دعوی
کہنے والے پر ثابت نہین ہوتا **دوسری تہمت** یہ کہتے ہین کہ انبیا علیہم السلام
مرے ہوئے ہین اور اس عالم سے بالکل بیخبر ہین تفصیل اس تہمت کے یہ ہی کہ ایسی بے ادبی کے
الفاظ کسی نے مسلمان ہرگز ہرگز زبان سے بھی صادر نہونگے کسواسطے کہ حضرات انبیا کو بلا شبہ
قبرون مین یا جنت مین حیات حقیقی ہی خصوصاً ہمارے حضرت کو ملائکہ کے خبر پہنچانے سے
خبر ہوتی ہی چنانچہ مفتاح الابواب وغیرہ کتابون مین ہی کہ آنحضرت اپنی مرقد مبارک مین
حقیقی حیات سے مشرف ہین اور بعضے شافعیون کے نزدیک جنت مین فرشتے خدمت با
برکت مین آنحضرت کی بندون کے اعمال مجملاً عرض کرتے ہین ہان اگر کوئی ایسا اعتقاد رکھی
کہ آنحضرت غیب کے سب خبرین جانتے ہین اور خدا کی مانند سب جگہہ حاضر و ناظر اسکے جواب
مین کوئی کہے کہ اللہ تعالے کے سوا کوئی عالم الغیب اور ہر جگہہ حاضر و ناظر نہین
نہ نبی نہ ولی تو کیا قباحت ہوئی تاتارخانیہ و بحر الرائق کا مسئلہ اسپر گواہ مقبول الشہادۃ
ہی رجل تزوج امرأۃ ولم یحضرہ الشہود فقال خدا و رسول گواہ کردم بطل
النکاح وکفر الناکح اسواسطے اسنے حضرت رسول کو ناظر حالات و سامع دعوات
اپنا جانا **تیسری تہمت** کہتے ہین کہ یہ لوگ ذات انبیا سے صدور فیض اور مدد
کے قائل نہین جواب اسکا یہہ ہی کہ ہم لوگ ذات بابرکات جناب سرورکائنات فخر الاولین
والآخرین شفیع العصاۃ والمذنبین رحمۃ للعالمین امام الانبیا والمرسلین کو ایسا معدن
فیض اور چشمہ امداد جانتے ہین کہ مثل انکے جملہ عالم مین کسیکو نہین جانتے ہمارے اعتقاد
مین ذات بابرکات آنحضرت کی از ابتدائے تکمیل بحلیہ وجود تا غایتہ روز حضور بدرگاہ
رب المعبود کے چشمہ فیض اور معدن برکات زمان حیات مین طرح طرح کی مدد دین

اور فیض شرفاندوزان حضرت نبوی کو ذات متبرک سے حاصل ہوتی ہین اور بعد وصال آنحضرت کے
عالم برزخ مین بھی ذات مبارک موجب نزول انواع رحمت و برکات ہی اور حشر کے دن بھی
ذات مبارک سے فیض عام اور امداد کافۂ انام بلاشبہ پائی جاویگی یعنی اسوقت کہ تمام انبیا
اولوالعزم نفسی نفسی پکارینگے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم بیکسونکو ایسے شفاعت
بلا اذن سے کرب والم سے نکالکر باذن اللہ پار اتارینگے تو دیکھو کہ ہم جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسا معاون اور شافع اور مددگار جناب باری کے نزدیک سمجھتے ہین پہر نسبت کرنا انکار
امداد انبیا کا ہماری طرف محض اتہام ہی ہان البتہ ہم لوگ اسطرح کی امداد سے بلاشبہ
لوگونکو منع کرتے ہین کہ اپنی حاجتین جیسے طلب اولاد اور صحت و رزق وغیرہ علی ہذا القیاس
بالاستقلال آنحضرت صلعم سے حاضر و ناظر اور سننے والے دعاؤن کے جانکر طلب کرنا چاہئے
اسلیے کہ یہ خاصہ جناب باریتعالے کا ہی کہ سب کے سب اوقات مین سنے اور سب کو سب کچھ دے
اب رہی استمداد اس نہج کے کہ اللہ تعالے سے حاجات دنیا و دین طلب کرین اور آنحضرت صلعم
کو وسیلہ پکڑین سو تحقیق اسباب مین بھی یہی ہی کہ صلحاء امت جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو جو کہ اپنے زمانہ مین موجود ہون وسیلہ پکڑا جاوے کیونکہ صحابہ اور باقی سلف
صالحین جناب رسول اللہ کو بعد وصال آنحضرت کے وسیلہ دعا مین نہین پکڑتے تھے
چنانچہ بخاری مین ہی عن انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ عن عمر بن الخطاب رضی
اللہ تعالے عنہ کان اذا قحطوا استسقے بالعباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالے
عنہ فقال اللہم انا کنا نتوسل الیک بنبینا صلے اللہ علیہ وسلم فتسقینا و
انا نتوسل الیک بعم نبینا صلعم فاسقنا پس دیکھو کہ باوجودیکہ صحابہ رضی اللہ
تعالے عنہم جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو افضل البشر جانتے تھے لاکن بعد وصال
آنحضرت وسیلہ آنحضرت کا اپنی دعا مین نہین پکڑتے تھے اور وسیلہ صلحاء موجودین کا جو
بنسبت آنحضرت کے کچھ رتبہ نہین رکھتے تھے پکڑا کرتے تھے سو ایسا ہی اب بھی متبع سنت نبوی
پیرو سنت خلفاء الراشدین مہدیین کو لازم ہے کہ سب حاجات اپنی باریتعالے سے طلب
کرین اور اپنی دعا مین اگر وسیلہ پکڑنا منظور خاطر ہو تو صلحاء امت محمدیہ کو جو کہ موجود ہون

بحیاتِ ظاہری ہوں وسیلہ پکڑتے ہیں اور اسمیں جنابِ رسول اللہ کی بکمال عظمت اور علو ہیبت پائی جاتی ہے کیونکہ جب اُنکی اونی پیروان سنت کو یہ منصب توسل حاصل ہوا تو شان اُس متبوع عالی منزلت کی تو کیا ہی کچھ ہوگی

مثنوی

لازم و فرض ست بر مرد و نسا
دافع الشر جز خدا دیگر نہ است
نیست رزاقِ حقیقی جز خدا
زانکہ تاثیر دوا از حکم اوست
نہ بود ہرگز تصرف ذرہ را
گفت حضرت مصطفیٰ مر خلق را
فاسق و کافر شما نے ہیچکس
کہ نمید جن و فرشتہ و اولیا
نیست مخلوق و نبی و اولیا
کہ رسانند خلق را حاجات شان
چون کند توبہ بود در مومنان
آن کہ یا رب گو رسنت آمدہ ست
طلب آمرزش نمایند از خدا
میکنند زینت یہود و فاسقان
قبرہا را زین عمل بت میکنند
زین بیان اظہار حقیقت و یقین
زان نخواہند بدعتی اظہار آن
نے نہد قدرت توانائی براز
نے دوا ئی میکند نے اولیا
ہرکہ درویش و ولی را با خدا

ہرچہ خواہند از خدا خواہند بس
جز خدا نفع رسانندہ نہ است
دافع درد و بلاہا جز خدا
نیز تاثیر دعا از حکم اوست
ہرچہ سبب کفر و شرک و ردہ نیست
گر ہدایت میدہی و دست ما
گفت خالق تو بگو یا مصطفیٰ
مالکان نفع و ضر اے شما
ہرکہ داند اولیا و صالحان
دفع میسازند بلا و ضر شان
نیست جائز از بزرگان صالحان
از برائی پند و عبرت آمدہ است
چون کہ یا رب را بگو رستار و نند
بر قبور اولیا و صالحات
گفت حضرت چون بدید این رسمہا
گرچہ ذمیم فاسقانست اندریز
ہرکہ میگوید کسے را جز خدا
کہ رساند خلق را حاجات شان
بدعیان زین گفتنش بدمیسزند
میکند انبا ز در کارِ خدا

خواستن مقصود و نصرت از خدا
کہ بجز حق نیست معطی ہیچکس
نیست ہادی حقیقی جز خدا
نیست دارو طبیب و اولیا
ہرکہ در اموال خواجہ بندہ را
کردن آن شی حرام و بدعتست
در جہان گمرہ نماند ہیچکس
با گروہ مشرک و اہل ہوا
لائق سجدہ و پرستش جز خدا
می نہند قدرت تصرف ہمبران
آن شود مرتد و کافر بیگمان
طلب میسازند مقصد از شان
ہم برائے اہل آن خوانند دعا
پس برآنہا فسق و بدعتہا کنند
ہم ور ایستہ و ہم سجدہ کنند
بت مگردان ای خدا قبر مرا
تا نکہ حق نعمتست تلخست درین جہان
ہیچ درویش و نبی و اولیا
دفع بیماری و آفت جز خدا
ہم گنند آنکا ز زان ہم رو گشتند
دانستہ وانہ گفتنش را جاہلان

جاہلان زین شود ایمان بر آن	این نمیدانند زان کافر شوند	زین عقیدہ کفر و در دوزخ روند

چوتھی تہمت شفاعت کے منکر ہین یہ صریح بہتان اور افترا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن باذن اللہ ہماری شفاعت کرینگے جو شخص اس شفاعت سے منکر ہو اُسکو ہم کافر اور مرتد جانتے ہین حضرت بلاشبہ ہمارے شافع ہین اور سید الشافعین ہین اور حضرت کی شفاعت سے کروڑون گنہگار جہنم سے نکلکر جنت مین جاوینگے اسکا انکار کسی مسلمان سنت جماعت والے کو نہین ہان انکار کافرون مشرکونکی شفاعت کا تو ضرور ہی کیونکہ حضرت شفیع المذنبین ہین نہ شفیع الکافرین والمشرکین احیاء العلوم مین ہے کہ شفاعت پر اعتماد کرکے گناہ کے کام کرنا ویسا ہی جیسا بیمار ماہر طبیب مشفق حکیم پر بہروسا کرکے پرہیز چھوڑدے یہ سراسر نادانی اور حماقت ہی اور معروف کرخی رح فرماتے ہین طلب بہشت کی بغیر عمل کے گناہ ہی اور اُمید شفاعت کی بے سبب تعلق کے ایک نوع کا فریب ہی اور اُمید مہربانی کی رکھنا اُس سے جسکے فرمانبرداری نکرنا حمق وجہالت ہی یہ سب ایکطرف ایکروز حضرت عمر رضہ نے اُم ہانی رضہ سے کہا کہ نیک عمل کرتا کہ کل تیرے کام آوین کیونکہ حضرت محمد ص تیرے کام نہ آوینگے اللہ کے سامنے اے صاحبو اس کہنے سے تو صاف شفاعت کا انکار پایا جاتا ہی مگر چونکہ انہون نے بہشت دلانے والے اور سیدھے راہ پر چلانے کے لئے اسطرح فرمایا ہی اسواسطے آجتک حضرت عمر رضہ کو کسی شخص نے بہی انکو منکر شفاعت نہین کہا تہا جب حضرت عمر رضہ اور امام محمد غزالی رحمہ اللہ اور معروف کرخی رحمہ اس کہنے سے وہابی اور منکر شفاعت نہوئے تو ہم بہی لوگون سے گناہ چھوڑانیکی نیت پر سید المرسلین ص کے دین و اُمت کی خیرخواہی سے ان لوگونکو جو کہ شفاعت کی اُمید پر ہزارہا گناہ کرتے ہین اور باز نہین آتے کہتے ہین کہ حضرت شفیع المذنبین ہین لاریب فیہ مگر کفر و شرک اور ارتداد کے کام کرنیوالون کے اور علانیہ سب گناہ کو جائز جانیوالون کا شفیع نہین ہین اتنے کہنے سے ہم بہی وہابی نہین ہوتے اگر اسطرح فلان نے تمیزی مین تم چلا چلا کر ہزار ہزار وہابی پکارو اور ایماندار جان چکے کہ نفسانیت سے تب مین ہزیان بکتے ہو ایمانداروں کے معتقد مومنین ہرگز ضد سے ایسی بات نہ کرینگے جسسے جاہلون

کا عقیدہ بگڑ گیا ضد اور حسد ہی سے تو ابلیس جو اتنا بڑا مولوی تھا لعنتی ہو گیا افسوس یہی ہے کہ مولوی ہو کر
بد عقیدوں کی طرفداری سے حق گو کا دشمن بنے ای نافہم معنی شفاعت کے تو ہم انکار کرتے ہین
کہ ہمارے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن پانچ جگہہ شفاعت کرینگے ہم پر
کسیطرح شفاعت کے انکار کا افترا تمہاری فریبی تقریرون سے ثابت نہین ہوتا ہمارے
اعتقاد یا کہ ہین اور حضرت ہمارے شَفِیْعُ الشُّفَعَا ہین تم نے بڑی بڑی کتابین پڑہ ڈالین
مگر حیف ہے کہ بغاوت طبعی و بلادتِ ذہنی سے شیخ سعدی کی گلستان مولانا جامی کے
عقائدنامہ کا مضمون بہی ابتک نہ سمجہا الحاصل قربِ قیامت قریب ہے اہلِ بدعت کا ہر طرف
سے زور ہے اور فساد انکا شور ہے اتباعِ سنت رسول کے نام سے اہلِ سنت کے دشمن بنجاتے
ہین اور طرح طرح کے طعن و تشنیع جو سراسر جہوٹہ و بہتان ہے کر کر بدنام کرتے ہین حاصل انکا
عوام لوگونکو سنی علما سے بد اعتقاد کروانا پہر کہلے ظاہر خلقت کو بے کہٹکے شرک و بدعت
کیطرف دعوت کرنا اول کچہہ جہوٹہ کچہہ سچ ملا کر مکر و فریبی تقریرون سے عوام کو حقانی علما سے
نفرت دلانا پہر بیچارے ان پڑہون انجانون کو شرک و بدعت کے گرداب مین ڈبونا اور
اپنے جیسا انکو بہی گمراہ کرنا ہے نہین تو کونسا مردود ہوگا جو رسول اللہ کی شفاعت کا
اور اولیاء اللہ کی کرامت کا اور میت کے ثواب رسانی کا مانع و منکر ہوگا اَللّٰہُمَّ
اَحْفَظْنَا مِنْ شُرُوْرِ الْحٰسِدِیْنَ وَظُنُوْنِ الْفَاسِدِیْنَ

نظم

اہلِ دنیا چون سگِ دیوانہ اند	دور شو زایشان کہ بس بیگانہ اند	علمِ دین با علمِ دنیا رہزنست
اہلِ دین با اہلِ دنیا دشمنست	اہلِ دین آنند حق ظاہر کنند	اہلِ دنیا آنکہ حق پوشی کنند
طرف ناحق گشتہ حق باطل کنند	عزت و زر از ستم حاصل کنند	طرف حق ذرہ ندارند از
طمع آنرا بدانند از بدان	در دلِ خود خوف فوتِ زر نہند	خوف فوتِ دین با یمان کے نہند
اینچنین راگفت ملا کافران	گرچہ در ظاہر نمایند مومنان	نیستند آن عالمان بلکہ خرند
زان خران انسان ہزاران بہترند	گر بدی بینی بہ علمِ شرفِ عالمان	کے بدست شیطان در علم ماندگان
علم در جاہ پلیدت کی بود	نیست آنرا شرف گرچہ نو بود	پانچوین تہمت

مولود شریف سے منع کرتے ہین تفصیل اسکی یہ ہے کہ ہم لوگ مطلق پڑہتے ہین اور سنتے مولود شریف

سے یعنی ذکر وقائع میلاد نبوی صلے اللہ علیہ وسلم سے جو تخصیص ماہ اور تاریخ معین اور التزام
عقد مجلس خاص مستقل مقصود بالذات اور قیام بوقت ذکر وضع نبوی وغیر ذالک لوازم ہیئت
کذائی پر مشتمل ہو منع نہین کرتے بلکہ ایسے ذکر مبارک کو موجب نزول انواع برکات
اور مثمر حصول رحمت خالق البریات سمجھتے ہین اور جو کوئی ایسے ذکر حق سے منع کرے اُسے
بُرا جانتے ہین ہان البتہ ایسی مجلس مولود سے منع کرتے ہین جو بماہ معین ربیع الاول بروز
معین ہر کے یا کسی اُور دن مجلس خاص منعقد کرکے پڑھا جاوے اور وقت ذکر وضع نبوی
کے قیام کیا جاوے پھر اگر اس محدث بہ ہیئت کذائی کو امور شرعیہ موجبات ثواب سے سمجھا
جاوے اور باعث زیادت محبت کا ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جانا جاوے
اور تارک کو اُسکے تارک سنت سمجھا جاوے یا اس نہج کی مجلس سے منع کرتے ہین کہ جسمین
باوجود ذکر میلاد کے طرح طرح کے منکرات مثلاً راگ رنگ اور قصہ کہانے جیسے بدر منیر
جوہر نامہ گلشن نامہ گیدڑ نامہ طوطا کہانے اور دواہیہ اور رذل غزلین سُر اور تار سے
پڑہی جاوین لیس اگر ان دو قسمون کی مجلس مولود سے منع کرنے کا نام انکار مولود ہی ہے
اور انکے منع کرنیوالے وہابی ہین تو اگلے اور پچھلے بہتیرے علماء ربانین اور ائمہ مجتہدین
وہابی ہونگے کیونکہ ایسے قسام کی مجلس مولود کو بہت اماموں اور عالموں نے جنمین کوئی
حنفی ہے اور کوئی مالکی اور کوئی شافعی اور کوئی حنبلی مین مذموم اور مردود کہا
ہے اگر سب کے ذکر ایسا مواد اس رسالے قامع الشرک والبدعت مین لکہین تو اسکے سوا ایسے
بڑی ایک اُور کتاب تیار ہوتی ہے مگر ... چونکہ جواب دینا اس تہمت کا ضرور تہا
اسواسطے چند اقوال چند انمین علماء اور ائمہ صلحاء کے بطور مشت نمونہ خروارے
اسمین نقل کئے جاتے ہین تو اولاً معلوم کرنا چاہیے کہ آغاز اس بدعت سنہ ۶۰۴
ہجری مین بیچ شہر موصل کے ساتھ ایجاد مسمی شیخ عمر بن محمد کے ہوا پھر
چند لوگ بڑے عالموں طالبان دنیا سے اور چند امیران بدعت دوست نے
اسکا اقتدا کیا اور بدعت کو بڑا رواج دیا اور قدوہ انکا ملک ابوسعید کوکرے
بادشاہ شہر اربل تہا اب سنو کہ امام اجل شیخ الشیوخ حضرت تقی الدین

جیسکہ ابو عبد اللہ ابن الحاج مالکی اور امام تاج الدین فاکہانی اور علامہ اسمٰعیل شافعی اور
امام حافظ ابو طاہر بن عبد الغنی شہیر بابن نقطہ حنبلی اور امام شیخ الحدیث
نصیر الدین احمد معروف بابن قاضی جبل جنکے حق میں جزری نے کہا ہے کہ شیخ [illegible]
جامع تھے انکے علم ساتھ اختلاف مذاہب کے اور شیخ عبد الرحمان مقری حنفی اور علامہ محمد
بن محمد مصری مالکی اور علامہ [illegible] الدین [illegible] شافعی اور شیخ اجل ابو [illegible]
[illegible] اور علامہ ابو القاسم عبد الرحمان بن عبد المجید مالکی [illegible] اور
شیخ کامل محمد بن ابی بکر المخزومی مالکی اور امام نصیر الدین رودی شافعی اور امام جامع
کتب العلوم العقلیۃ والنقلیۃ شمس الدین ابن القیم اور علامہ احمد بن الحسن اور قاضی
شہاب الدین دولت آبادی اور شیخ اجل امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ
احمد سرہندی اور [illegible] شیخ الشیوخ شاہ عبد العزیز دہلوی اور
صاحب الشرعۃ الالٰہیہ اور صاحب [illegible] اور صاحب نور الیقین [illegible]
اور علامہ امام الائمہ قاطع اعناق المشرکین والمبتدعین امام تاج الدین فاکہانی مالکی
اور سوا انکے اور کئی علماء نے ایسے قیام کی مجالس مولود کو بہت تشنیع اور تقبیح سے
اور خوب بسط اور بیان شقوق سے ابطال اسکا کیا ہے چنانچہ کچھ کلمات انکے
بطور اختصار اس مقام میں نقل کئے جاتے ہیں کہا امام ابو عبد اللہ بن الحاج نے
بیچ کتاب مدخل اپنی کے فصل فی المولد ومن جملۃ ما احدثوہ من البدع
مع اعتقادہم ان ذالک من اکبر العبادات واظہار الشعائر ما یفعلونہ فی
الشہر الربیع الاول من المولد وقد احتوی ذالک علی بدع ومحرمات الی ان
قال وہذہ المفاسد مترتبۃ علی فعل المولد اذا عمل بالسماع فان خلا منہ
وعمل طعاما فقط ونوی بہ المولد ودعا الیہ الاخوان وسلم من کل ما تقدم
ذکرہ فہو بدعۃ بنفس نیۃ فقط لان ذالک زیادۃ فی الدین ولیس من عمل
السلف الماضیین واتباع السلف اولی ولم ینقل عن احد منہم انہ نوی المولد
ونحن تبع السلف فیسعنا ما وسعہم انتہی ترجمہ یہ فصل ہے مولد میں از جملہ

اور لوگون نے نئی بدعت نکالی ہی ساتھ اعتقاد و عبادت ہونیکے اسکے اور رد
رسوم اسلام کے ایک یہ ہی کہ ماہ ربیع الاول مین مجلس مولود شریف کی کرتے ہین اور
اکثر بدعتون اور حرامون کو شامل ہوتی ہی یہانتک کہ بعض مصنفین نے کہا کہ بہت سے
مفاسد مرتب ہوتے ہین مولد کے کرنے پر جب کیا جاوے ساتھ سماع کے پھر اگر
خالی ہوا ان مفاسد سے اور کرے کہانا اور نیت کرے مولد کی ساتھ اس کہانے کے اور
بلاوے کہانے واسطے برادری کو اور بچے ان سب فسادون سے کہ بیشتر گذرے ہین
پس وہ بدعت ہی صرف نیت سے اس عمل کے کیونکہ یہ زیادتی ہی دین مین اور عمل
سلف سے نہین اور پیروی سلف کی بہتر ہے اور کسی سے منقول نہین ہی سلف
سے کہ انہون نے مولود کیا اور ہم پیروی سلف کی کرتے ہین جو نہ کیا انہون نے
ہم انکو روا تہا اور کہا احمد بن محمد بن بصری مالکی نے بیچ توالیف کے
وقد اتفق علماء المذاهب الاربعة على ذم العمل به ومن يذمه الشيخ العلامة
معز الدين حسن الخوارزمي قال في تاريخه ان صاحب اربل الملك المظفر
ابو سعيد الكوكبري كان ملكا مسرفا يأمر علماء زمانه ان يعملوا
باستنباطهم واجتهادهم وان لا يتبعوا المذهب غيرهم حتى مالت اليه
جماعة من العلماء وطائفة من الفضلاء ويحتفل لمولد النبي صلعم في الربيع و
هو اول من احدث من الملوك هذا العمل وقال ابو الحسن علي بن الفضل
المقدسي المالكي في كتاب جامع المسائل ان عمل المولد لم ينقل من السلف
الصالح وانما احدث بعد القرون الثلثة في الزمان الطالح ونحن لا نتبع
الخلف فيما اهمل السلف لانه يكفي بهم الاتباع فاي حاجة لنا الى الابتداع
ترجمہ اور باوجود اسکے اتفاق کیا ہی علماے ہر چہار مذہب نے مذموم ہونے پر اس عمل
سے ایک ان مین سے علامہ معز الدین حسن خوارزمی ہی کہا انہنے کہ اربل کا بادشاہ
ابو سعید کوکبری مسرف تہا اپنے زمانہ کے علماؤ نکو کہتا کہ اپنے قیاس اور اجتہاد پر
عمل کرین اور کسیکے مذہب کی تابعداری نکرین تا کہ میل کیا اسکی طرف ایک

گروہ نے عالمون اور فاضلون سے اور محفل کرتا مولود نبوی صلعم کی ماہ ربیع الاول مین مینے تہا
جسنے یہ بدعت اول ہی نکالے بادشاہون سے اور کہا ابو الحسن علی مالکی نے جامع المسائل
مین کہ عمل مولد کا سلف صالح سے منقول نہین بلکہ قرون ثلاثہ کے بعد برے زمانہ مین نیا
نکالا گیا ہی اور ہم پیروی خلق کی نہین کرتے جس چیز مین کہ سلف نے نہین کہا کیونکہ
ہمکو متابعت سلف کی کفایت کرتی ہی کیا حاجت ہی بدعت نکالنے کی وقال الامام ابو
عبید الله بن الحاج المالکی فی کتابه المدخل بعد تعداد المفاسد فی هذا
العمل وان سلم من کل ما تقدم ذکره فهو بدعة بنفس نیة فقط لان
ذالك زیادة فی الدین ولیس من عمل السلف الماضیین واتباع السلف اولی
ولم ینقل عن احد منهم انه نوی المولد ونحن تتبع السلف فیسعنا ما وسعهم
اور کہا امام ابو عبید الله بن الحاج المالکی نے بیچ کتاب اپنی مسمی مدخل کے پیچھے شمار کرنے
ان خرابیون کے کہ جو اس مولد مین لوگ کرتے ہین کہ اگر خالی ہو مجلس مولود کی ان سب
خرابیون سے جنکا ذکر گذر چکا تو پہر بہی یہ عمل بدعت ہی صرف نیت سے اس عمل کے
کیونکہ یہ زیادتی ہی دین مین اور نہین ہی عمل سے سلف گذشتہ کے اور اتباع سلف
کا بہتر ہے حالانکہ نہین منقول ہوا کسی سے کہ اسنے نیت کی ہو مولد کے اور ہم تابع
ہین پہلے لوگون کے پس گنجایش رکہتی ہی ہمکو وہ چیز جو گنجایش رکہتی تہی انکو وقال
ابو القاسم عبد الرحمان بن عبد المجید المالکی المقری فی تکملة
التفسیر ما یهتم بعمل المولد فیلیق ان ینکر علی ما یهتم به وقال
محمد بن ابی بکر المخزومی المالکی صاحب المنهل شرح الواقی فی کتابه
للبدع والحوادث ومن المنکرات القبیحة والمکروهات الفضیحة
فی هذه الاعصار وما یعمل بمولد النبی صلعم فی بعض الامصار وما هلك
امة من امم المرسلین الا بالابتداع فی الدین وقال الامام العلامة
تاج الدین الفاکهانی المالکی فی کتابه لرد هذا العمل ان عمل المولد بدعة
مذمومة وقال الفقه الاصولی علاء الدین بن اسمعیل

الشافعی فی شرح البعث والنشور ما یحتفل لمولدہ صلعم بدعۃ مذموم فاعلہا وقال الحافظ ابو بکر بن عبد الغنی الشہیر بابن نقطہ البغدادی الحنفی فی فتاواہ ان عمل المولد لم ینقل عن السلف ولا خیر فیما لم یعمل السلف قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلح آخر ہذہ الامۃ الا بما صلح اولہا وقال شیخ الحنابلۃ شرف الدین احمد المعروف بابن قاضی الجبل الذی قال فی مدحہ الجزری انتہی الیہ العلم باختلاف المذاہب فی التاویلات ان ما یعمل بعض الامراء فی کل سنۃ احتفالا لمولدہ صلعم فمع اشتمالہ علی التکلفات الشنیعۃ بنفسہ بدعۃ احدثہا من یتبع ہواہ ولا یعلم ما امر صاحب الشریعۃ وبیناہ انتہی اور کہا ابو القاسم عبد الرحمان بن عبد المجید مالکی مقری نے تکملہ تفسیر مین کہ جو اہتمام کیا جاتا ہے مولد شریف کی عمل مین بس لائق ہے کہ انکار کیا جاوے اہتمام کرنیوالے پر اور کہا محمد بن ابی بکر مخزومی مالکی صاحب منہل شرح وافی کے نے اپنی کتاب مین کہ بیان بدعات مین تصنیف کی ہے کہ ایک منکرات قبیحہ سے اور مکروہات زشت سے اس زمانہ مین وہ کام ہے کہ کرتے ہین واسطے مولد نبوی صلعم کے بعضے شہرون مین اور نہین ہلاک کوئی امت امتون سے پیغمبر کے مگر دین مین بدعت نکالنے کی شامت سے اور کہا امام علامہ تاج الدین فاکہانی مالکی نے اپنی کتاب مین کہ مولد معمولہ کے رد مین تالیف کی ہے کہ عمل مولد کا بدعت مذمومہ ہے اور کہا فقیہ اصولی علاء الدین شافعی نے شرح البعث والنشور مین کہ جو محفل ہوتی ہین واسطے مولد آنحضرت صلعم کے سو بدعت ہے مذمت کیا جاوے کرنیوالا اسکا اور کہا حافظ ابو بکر بغدادی حنفی نے اپنے فتاوی مین کہ عمل مولد کا سلف سے منقول نہین اور جو کام سلف مین نہین ہوا اسمین کچھ خیر نہین کہا رسول اللہ صلعم نے نہین اصلاح کرینگے پچھلے لوگ اس امت کی جیسا اصلاح کیا اگلون نے اور کہا شیخ حنبلیون کے شرف الدین احمد معروف ابن قاضی جبل نے جسکے تعریف مین امام جزری نے کہا تہا کہ نہایت کو پہونچا سا تہہ اس شخص کے علم اختلاف مذاہب کا تاویلات مین جو کہ معمول ہے بعضے امیرونکا ہر سال مین محفل کرنا واسطے مولد آنحضرت صلعم کے سو بنفسہ بدعت ہے باوجود شامل ہونے کے تکلیفات شنیعہ پر نیا نکالا

اسکو انہیں لوگوں نے کہ جو الف [illegible] صاحب شریعت نے

کس چیز کا حکم کیا اور کس چیز سے منع فرمایا [illegible] الشریعۃ [illegible] واقامت جیسے

البدعة. فاعلم ان من البدع التي [illegible] في [illegible] الاعصار والبلاد مجلس مولود

النبي صلعم لانه لم يثبت من الادلة الشرعية [illegible] من الكتاب والسنة

فظاهر واما من القياس فلان [illegible] بالشرائط المقررة

في الاصول ولم يذهب مجتهد الى تجويزه واما من الاجماع فلان المعتبر هو اجماع

المجتهدين ولما لم يثبت [illegible] واحد من المجتهدين الى اباحته فكيف يتصور

اجماعهم على اباحته [illegible] على ان الاجماع لا بد له من سند [illegible] خلاف

الواحد [illegible] وكثير من العلماء قد بالغوا

في تقبيحه قال ابن الحاج [illegible] من البدع مع اعتقادهم

ان ذالك من اكبر العبادات [illegible] من شهر ربيع الاول

من المولد وقد احتوى [illegible] عبد الرحمن المغربي

من الحنفية في فتاواه ان عمل المولد بدعة [illegible] ولم يفعله رسول الله صلى

الله عليه وسلم والخلفاء والائمة [illegible] نصير الدين الاودي

عن الاستقبال [illegible] لا يفعل لانه لم ينقل عن السلف

الصالح وانما احدث بعد [illegible] ونحن لا نتبع الخلف

فيما اهمل السلف لانه يكفي فيهم [illegible] الا الابتداع ولهذا قال

ابن الفضل وقال احمد بن الحسين [illegible] لم ينقل عن السلف

ولا خير فيما لم ينقل عن السلف قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصلح آخر

هذه الامة ما يصلح اولها [illegible] ابن [illegible] العمل من يتبع

هواه ولا يعلم ما امره صاحب الشريعة [illegible] قاضي الجبل وانا

قد روينا في التاريخ ان صاحب اربل [illegible] ابو سعيد كوكري كان ملكا

مسرفا يأمر علماء زمانه ان يعملوا باستنباطهم واجتهادهم ولا يتبعوا المذهب

غیرهم من الائمة الاربعة حتی بالات الیتیمات من العلماء وطائفة من الفضلاء
ویحتفل المولد النبی صلی الله علیه وسلم فی الربیع الاول من کل سنة وهو اول
من احدث وبدع هذا العمل انتهی اور شرعة الالٰهیة میں لکھا ہی کہ جب یہ بات ثابت ہوئی تو مناسب
کا یہی حال ہے کہ بڑی بدعتوں میں سے ایک ہی جو مشہور ہو رہی ہیں شہروں اور ملکوں میں ایک یہ ہے مجلس مولد
آنحضرت صلعم کی ہی کیونکہ وہ ثابت نہیں ادلہ شرعیہ سے سو ثابت ہونا اسکا قرآن و حدیث
سے تو ظاہر ہی لیکن نہ ثابت ہونا قیاس سے اسواسطے ہی کہ قیاس معتبر مجتہدونکا ہے وساتھ
شرطوں کے کہ کتب اصول فقہ میں مقرر ہیں اور کوئی مجتہد اسکے مباح ہونیکی طرف نہیں گیا
اور ثابت نہونا اسکا اجماع سے اسواسطے ہی کہ اجماع بھی مجتہدونکا ہی معتبر ہی سو جب کسی ایک مجتہد
کا جانا بھی اسکے مباح ہونے پر اجماع ہوا ساتھ ہی علاوہ یہ کہ اجماع کے واسطے سند ضرور ہی
اور خلاف ایک مجتہد کا مانع ہی اجماع کا جیسا خلاف اکثر کا مانع ہی اور سند اس مسئلہ میں
نابود ہی اور بہت علماء نے اسکے تقبیح میں مبالغہ کیا ہی کہا ابن الحاج مالکی نے کہ جملہ محدثات
اور بدعات سے کہ نئی نکالی ہیں لوگوں نے باوجود اعتقاد کرنے کے کہ یہ بڑی عبادت ہے
اور ظاہر کرنا شعاروں اور رسوم اسلام کا ہی ایک یہ ہی کہ ماہ ربیع الاول میں مولد شریف
آنحضرت صلعم کا کرتے ہیں حالانکہ وہ شامل ہے بہت بدعات اور حراموں پر اور
کہا عبد الرحمان مغربی حنفی نے اپنے فتاوی میں کہ عمل مولد کا بدعت ہی نہ نقل کیا گیا ہی
اور نہ کیا ہی اسکو آنحضرت نے اور نہ حضرت صلعم کے خلیفوں نے اور نہ دین کے پیشواؤں نے
اور سوال کیا گیا امام نصیر الدین اودی محفل کرنے سے واسطے ذکر ولادت نبی کریم صلعم کے
جواب کہا کہ نہ کیا جاوے کیونکہ یہ سلف صالح سے منقول نہیں نیا نکالا گیا ہی بعد قرون
ثلاثہ کے بُرے زمانہ میں اور ہم پچھلوں کی پیروی نہیں کرتے اس چیز میں کہ سلف نے
نہیں کیا کیونکہ ہمکو متابعت سلف کی کفایت کرتی ہی نہ کہ بدعت نکالنی کیا حاجت اور
یہی کہا ہی ابن فضل نے اور کہا احمد بن حسن نے اپنے ملفوظ میں کہ یہ عمل مولد کا سلف سے
منقول نہیں اسمیں کچھ خیر نہیں کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں سنت کرینگے
پچھلے اس امت کے جو کچھ بدعت کرینگے پہلے اسکے یہ نقل کیا ابن النقطہ نے اور

نیا نکالا اسلام کو خواہش نفس کے تابعدار ونکے جو نہین جائز تہا کیا کچہہ فرمایا صاحب شریعت نے اور
کسی سے منع کیا اور کہا ابن قاضی جبل نے کہ روایت کیا گیا ہی ہم کو تاریخ مین کہ صاحب شہر
اربل کا بادشاہ مظفر ابو سعید کوکری بادشاہ مسرف تہا یعنے فضول خرچ بیجا خرچ کرنیوالا
اپنی رعایا نے کے عالمون سی کہا کرتا کہ اپنے قیاس اور اجتہاد پر چلو اور کسی دوسرے کے مذہب کے
تابعدار ہی مت کرو چار دن اماموں سے یہانتک کہ راغب ہوا اسکی طرف ایک گروہ عالمون
فاضلون سے اور محفل کیا کرتا ولادت نبی صلعم کے ربیع الاول مین ہر سال سے وہی ہی جسنے
اول یہ بدعت نکالی اور اسکو رواج دیا تمام ہوئی کلام صاحب شرعۃ الالٰہیۃ کی قال
الامام کعب العلوم شمس الدین ابن القیم فی زاد المعاد ولا یخص المکان الذی
ابتدئ فیہ الوحی ولا الزمان بشیء ومن خص الامکنۃ والازمنۃ من عندہ
بعبادات لاجل ھذا وامثالہ کان من جنس اھل الکتاب الذین جعلوا زمان
احوال المسیح مواسم واعیادا کیوم المیلاد انتہی اور کہا امام کعب العلوم شمس الدین
ابن القیم نے زاد المعاد مین کہ خاص کیا جاوے مکان ابتدائی وحی کا اور نہ زمانہ اسکا ساتہہ
کسی کام کے عبادت سے اور جو شخص خاص کرے مکانون اور وقتونکو اپنی طرف سے ساتہہ عبادت
کے اس غرض سے اور مانند اسکے ہوگا وہ جنس یہود و نصاری سے جنہونے وقت احوال مسیح علیہ
السلام کو اور اسکی وقت ولادت کو موسم خوشی کے اور عید ٹہرایا وقال فی مجموعۃ الفتاوی
للقاضی شہاب الدین الدولت ابادی سئل القاضی عن مجلس المولد الشریف
قال لا ینعقد لانہ محدث وکل محدث ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار انتہی
ترجمہ اور کہا ہی قاضی شہاب الدین دولت آبادی نے مجموعۃ الفتاوی مین کہ سوال کیا گیا
قاضی مجلس مولود شریف سے کہا نہ بنائی جاوے کیونکہ وہ بدعت ہی اور ہر بدعت گمراہی
ہی اور ہر گمراہی دوزخ مین جائیگی وقال صاحب ذخیرۃ السالکین موافقا لصاحب
نور الیقین لمن طلب الدین چیزی کہ نام آن مولدی نامند بدعت است رسول صلعم نکردہ
بدین امر نفرمودہ ونہ خلفا وی ونہ ائمہ ونہ خود این فعل کردہ انتہی وقال مسند الوقت
شیخ المشائخ الشیخ المجدد فی بعض مکتوباتہ الحمد للہ الذی ھدانا وما کنا

لنهتدی لولا ان هدانا الله لقد جاءت رسل ربنا بالحق علیهم من الصلوة
اتمها ومن التحیات اکملها صحیفه التفات که از روی کرم نامزد این حقیر نا چیز بود
بوصول آن مبتهج ومسرور گردید جزاهم الله سبحانه خیراً اندراج یافته بود که اگرچه مبالغه
در منع سماع متضمن منع مولود که عبارت از قصائد ونعت واشعار غیر نعت خواندن است
نیز بود اخوی اعزی میر محمد نعمان وبعضے یاران آنجا که در واقعه آنحضرت صلعم دیده اند
از این معرکه مولود بسیار راضی اند بریدن اینها ترک شنیدن مولود بسی مشکل است مخدوما اگر
واقعه را اعتبار بود ودر منامات اعتبار باشد مریدانرا به پیران هیچ احتیاج نباشد والتزام
طریقی از طرق عبث می افتد چه هر مریدی موافق وقائع خود عمل خواهد کرد ومطابق منامات
زندگانی خواهد نمود وآن وقائع ومنامات موافق طریق پیر باشند یا نباشند ومرضی او
بوند یا نبوند برین تقدیر سلسله پیری ومریدی برهم میخورد وهر بوالهوسی بوضع خود مشتغل
گردد ومرید صادق هزار وقائع را با وجود پیر بنیم جو نمیخرد ومطالب رشید بدولت حضور
پیر منامات را اضغاث احلام میشمرد ودر هیچ التفات باینها نمینماید شیطان لعین دشمن
قوی است منتهیان از قید او ایمن نیستند واز مکر او لرزان وترسان اند از مبتدیان و
متوسطان چگوید غایته ما فی الباب منتهیان محفوظ اند ولا سلطان شیطان مصئون بخلاف
مبتدیان ومتوسطان پس وقائع ایشان شایان اعتماد نباشد واز مکر دشمن محفوظ نبوند
ثم قال بنظر انصاف ببینند که اگر فرضاً حضرت ایشان درین زمان در دنیا زنده میبودند واین
مجلس واین اجتماع منعقد میشد آیا باین راضی میشوند واین اجتماع را می پسندیدند یا نه یقین
فقیر آنست که هرگز این معنی را تجویز نمی فرمودند بلکه انکار مینمودند الی آخره - اور جناب
شاه عبدالعزیز دهلوی قدس سره العزیز نے کتاب تحفه اثنا عشریه میں بعض
اوهام رافضیون پنجاہویں قسم اوهام میں عید کرنے اس فعل کو رفضا رکھے جو
ہر محرم کے عشره کو ماتم ٹهرا رکھا ہو فرماتے ہیں ازینجا معلوم شد که روز نزول الیوم
اکملت لکم دینکم وروز نزول وحی را وشب معراج را چرا در شرع عید
قرار نداده اند وعید الفطر وعید النحر را قرار داده اند وروز تولد ووفات هیچ نبی را

حیذ گرد انیدند الی آخرہ قال ورکہا امام الائمہ شمس الائمہ امام تاج الدین فاکہانی
نے اما بعد فقد تکرر سوال جماعۃ من المبارکین عن الاجتماع الذی یعملہ بعض
الناس فی شہر ربیع الاول ویسمونہ مولدا ھل لہ اصل فی الشرع ھو بدعۃ
احدثت فی الدین وقصدوا الجواب عن ذالک مبینا والایضاح عنہ معینا
فقلت وباللہ التوفیق لا اعلم لھذا المولد اصلا فی کتاب ولا سنۃ ولا ینقل عملہ
عن احد من علماء الامۃ الذین ھم القدوۃ فی الدین المتمسکون باثار المتقدمین
بل ھو بدعۃ احدثہ البطالون وشہوۃ نفس اعتنی بہا الاکالون بدلیل ادرنا
علیہا الاحکام الخمسۃ فقلنا اما ان یکون واجبا او مندوبا او مباحا او
مکروھا او محرما ولیس بواجب اجماعا ولا مندوبا لان حقیقۃ المندوب ما
طلبہ الشرع من غیر ذم علی ترکہ وھذا لم یاذن فیہ الشرع ولا فعلہ الصحابۃ
والتابعون المتدینون فما علمت وھذا جوابی عنہ بین یدی اللہ ان
سئلت عنہ ولا جائز ان یکون مباحا لان الابتداع فی الدین لیس بمباح باجماع
المسلمین فلم یبق الا ان یکون مکروھا او حراما فحینئذ یکون الکلام فیہ فی
فصلین والتفرقۃ بین حالین احدھما ان یعملہ رجل من عین مالہ لاھلہ واصحابہ
وعیالہ لا یجاوزون فی ذالک الاجتماع علی اکل الطعام ولا یقترفون شیئا
من الاثام وھذا الذی وصفناہ بانہ بدعۃ ومکروھۃ وشناعۃ اذ لم یفعلہ
احد من متقدمی اہل الطاعۃ الذین ھم فقہاء الاسلام وعلماء الانام سرج
الازمنۃ وزین الامکنۃ والثانی ان تدخلہ الجنایۃ ویقوی بہ العنایۃ حتی
یعطی احدھم الشئ ونفسہ تتبعہ وقلبہ یولمہ الی ان قال ھذا مع ان الشہر
الذی ولد فیہ صلعم وھو ربیع الاول ھو بعینہ الشہر الذی توفی فیہ فلیس
الفرح فیہ باولی من الحزن فیہ وھذا ما علینا ان نقول ومن اللہ تعالی نرجو
حسن القبول انتہی ترجمہ اما بعد یعنی حمد وصلوۃ کے پس بار بار ہوا سوال ایک جماعت
صاحبان برکت کا جمع ہونے سے جو بعض لوگ ربیع الاول میں کرتے ہیں اور نام اسکا

مولود شریف وہ کرتے ہین آیا اسکی کچہہ اصل ہی شرع مین یا بدعت ہی نئی نکالی گئی دین مین
اور چاہا جواب اِس مسئلہ کا روشن اور واضح کہ حاجت دوسری کی نچہوڑی پس جواب کہا مینے
ساتہہ توفیق الہی کے کہ نہین جانتا مین اس مولد کی کچہہ اصل کتاب یا سنت مین اور نہین
نقل کیا گیا کرنا اِسکا علما امت سی جو کہ پیشوا ہی دین اور چنگل مارنیوالے ہین ساتہہ آثار اگلون
کے بلکہ یہ بدعت ہی نکالا اسکو بیہودہ لوگون نے اور خواہش نفس کی ہی ارادہ کیا اسکو
بہت کہانیوالون نے ساتہہ دلیل کے کہ پہیرا ہم نے اسپر پانچ حکم کو پس کہا ہم نے کہ یا یہہ
واجب ہو یا مستحب یا مباح یا مکروہ یا حرام اور یہ واجب نہین از روی اجماع کے اور نہ مستحب ہی کیونکہ
حقیقت مین مستحب وہی ہی جسکو طلب کیا شارع نے سوا مذمت اِسکے ترک پر اور اِسمین نہین اذن
شارع سے اور نہ کیا اِسکو صحابہؓ نے اور نہ تابعین نے جو کہ دیندار تہے اور نہ کسی اَور نے جنکو مین
جانتا ہون اور یہی ہی مذہب میرا اس مسئلے سے سامنے خدا تعالی کے اگر اس سے پوچہا گیا مین
اور یہ بہی نہین جائز کہ مباح ہو کیونکہ بدعت نکالنا دین مین مباح نہین ساتہہ اجماع مسلمانون
کے پس نہ باقی رہا مگر یہ کہ مکروہ ہو یا حرام ہو اب کلام اِسمین ہی بیچ دو فصلونکی اور فرق
کی درمیان دو حالونکے ایک یہ کہ کوئی شخص اپنے خاص مال سے کرے کہانا اپنی اہل وعیال اور
یارون کے واسطے اور نہ بڑہین اس جمع ہونے مین کہانا کہانے سے اور نہ کرین کوئی چیز
گناہون سے یہ قسم وہ جسکو ہم مکروہ اور بدعت اور یون کہتے ہین کیونکہ نہین کیا اِسکو کسی نے
اگلون سے جو اہل طاعت تہے اور فقہ اسلام کے اور عالم جہان کے اور چراغ زمانون کے
اور زینت مکانون کے دوسرا یہ کہ داخل ہو اِسمین جنایت اور قوی ہو ساتہہ اسکی اہتمام یہانتک
کہ دیتا ہی ایک اُنکا کچہہ چیز اور جیو اُسکا پیچہے جاتا ہی اُس چیز کے اور دل اُسکے کو رنج پہنچاتا
ہی دیدینا اُس چیز کا یہانتک کہ کہا اُس امام نے آخر کلام مین کہ یہ ماہ ربیع الاول وہ
مہینا ہی جسمین آنحضرتؐ پیدا ہوئے اور یہی مہینا بعینہ وہ ہی جسمین وفات پائی سو
خوشی کرنے اِسمین بہتر نہین غم کرنے سے اِسمین یہ ہی جو واجب تہا ہم پر اِسکا کہنا اور
اللہ تعالی سے امیدوار ہین اسکے قبول کرنے کے واللہ اعلم بالصواب تمام ہوئی کلام اُنکے
بقدر ضرورت کے اور علامہ فاکہانی کا شیخ جلال الدین سیوطی نے تعقب بہی کیا ہی اور ایک

رسالہ مین آنیز رد وقدح بہی کیا ہی لیکن ناصر فا کہاتی نے رسالہ سیوطی کا حرفاً حرفاً رد لکہدیا ہی
طالب شایق کو چاہیے کہ رسالے ناصر فا کہانی کو ملاحظہ کرے تو متیقن ہو کہ کسیطرح کا شک کلام
مین مانعین اس مجلس مولود کے مہتمان اور نہ کوئی اعتراض مجوزین کا باقی رہے اور کلام ان
میں اکابر علما اور ائمہ مذاہب کے جو منقول ہوئی بلاریب تشنیع اور تقبیح ہر اس قسام کی مجلس
مولود کی چسپان اور دال ہی اور اعتراضات سے محفوظ ہی لیس اگر یہ لوگ اگلے اور پچہلے
حنفی اور شافعی حنبلی اور مالکی سب کے سب وہابی ہین تو ہم بہی وہابی ہی ہین لطیفہ سبحان اللہ
قربان اس الٹی سمجھ کے نیکی برباد گناہ لازم ایسی مولود کے مجلس والے رسول اللہ کے دوست
ٹہرے اور اسکے منکر وہابی بنے بدعتی گور پرستون کی کچہہ عادت ہی ہوگئی ہی کہ اگر ذرا بہی
اپنی مرضی کے خلاف کسی کا قول وفعل پاتے ہین تو فوراً وہابی کہدیتے ہین چنانچہ اندنون بعض
بیٹہے چلہ پوجنے والون نے چلہ پرستی حرام وکفر کہنے والے ان بزرگون کو ناحق وہابی مشہور
کردیا اور در باب درست ہونے چلہ پرستی کے ایک رسالہ بیہودہ اور پوچ کہ جسمین کلمات کفر کے
موجود اور دلیلین نامعقول واسناد غیر معقول ہین چہپوایا اور اپنے جاہل مریدون اور
معتقدون کے نزدیک شیخ اکبر بنے صندل عرس میلہ و ٹہور کا ذبہ کی زیارت کو سنت وجماعت
کے نشانیان ٹہرایا اور انکے جواز کے دلیلین حدیثین موضوعہ ومسائل فقہ وتصوف غیر مسموعہ
لاتے لوگون پر تہمت کرتے کرتے اتنا مشق ہوگیا کہ رسول وفقہا وصوفیان باصفا پر بہی
ہاتہہ صفا کرنے لگے اور حدیث من کذب علی متعمداً فلیتبوء مقعدہ من النار سے
نہ ڈرے **مصرع** چہ دلاورست دزدی کہ بکف چراغ دارد * تعجب ہے کہ اگر چوہڑ اچمار زانی
شرابی چور بت پوجنے والا رافضی خارجی بنے نماز یہودی فاسق فاجر منافق مشرک بدعتی
کو تو یہ بدعتی اپنا بہائی و پیشوا جانتے ہین اور سُنی سنت پر عمل کرنے والے مطیع
قرآن وحدیث کو مارنے کوٹنے وہابی کہنے کو ہر جگہہ تیار رہین اور ان لوگون کو اپنا پیر ومرشد
ووسیلہ وحمایتی سمجہکر انکے مددگار رہین **مصرع** پاس ایسے چاہیے تہا بات ایسے چاہیے *
شاید انکو استادنے سوائے وہابی کہنے کے اور کچہہ نہین پڑہایا جیسا کہ کسی مغل نے ایک
طوطے کو دو تین چہ شنک کے سوا دوسری بات کچہہ نہ سکہائی تہی اور چالیس دن مین

جو مولوی بنا تہا اسکو سواے تیغ نظر کے دوسری بات ہی نہ آتی تہی ایسا ہی ان مولویون
اور بدعتیون کو جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہی سوای ہانے کہنے کے کچہہ نہین آتا چہٹی تہمت
زیارت قبور منع کرتے ہین تفصیل اسکی یہ ہی کہ ہم لوگ کبہی زیارت قبور سے منع نہین کرتے
ہان دوسری بدعتین جو کہ شرک اور حرام کام ہین جیسے کہ طواف کرنا قبر کو سجدہ کرنا
اور اصحاب قبور سے حاجت طلب کرنا اور وہان چراغ جلانا وغیرہ کو ضرور منع کرتے ہین
اور یہ بہی کہتے ہین کہ عورتونکو قبور کی زیارت منع ہی چنانچہ مستملے مین لکہا ہے و
یستحب زیارۃ القبور للرجال وتکرہ للنساء ترجمہ اور مستحب ہی زیارت قبور مردونکو
اور مکروہ ہی عورتونکو اور مجالس و اعظیہ مین ہی وَاَمَّا النِّسَاءُ فَلَا یَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ
یَخْرُجْنَ اِلَی الْمَقَابِرِ لِمَا رُوِیَ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رض اَنَّهُ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ
زُوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ اور عورتین سو حلال نہین انکو کہ جاوین مقبرے کیطرف کیونکہ روایت
ہے ابی ہریرہ رض سے کہ حضرت نے فرمایا کہ لعنت کی اللہ تعالے نے زیارت کرنیوالیونپر
قبرون کے وعن ابن عباس رض قال لعن رسول اللّٰہ زائرات القبور
والمتخذین علیها المساجد والسرج کذا فی المشکوۃ ترجمہ ابن عباس رض
سے ہی کہ فرمایا لعنت کی رسول خدا نے قبر کی زیارت کرنیوالیونپر اور انپر جو وہان سجدہ گاہ
بناوین اور چراغ جلاوین جیسا کہ مشکوۃ مین ہی وسئل القاضی عن جواز خروج
النساء الی المقابر فقال لا تسئل عن الجواز والفساد فی مثل هذا وانما
تسال عن مقدار ما یلحقها من اللعن واعلم کلما نوت الخروج کانت فی لعنة
اللّٰه وملائکته واذا خرجت تحفها الشیاطین من کل جانب واذا اتت القبر
تلعنها روح المیت واذا رجعت کانت فی لعنة اللّٰهِ کذلک حتی تعود وفی الحدیث
ایما امرءة خرجت الی المقبرة تلعنها ملائکة السموات السبع وملائکة الارضین
السبع فتمشی فی لعنة اللّٰهِ وایما امرءة دعت للمیت فی بیتها یعطیها اللّٰه تعالی
ثواب حجة وعمرة ترجمہ اور پوچہے گئے قاضی عورتون کے جانے سے قبرون پر کہ جائز
ہے یا نہین پس کہا نہ پوچہہ جائز ہونے کو اور برائی کو ایسے کام کے یہ پوچہہ کہ کس

وہ لعنت پہنچتی ہی اسکے عمل کرنیوالے پر کہ جبکہ وہ نیت کرتی ہی جانیکی لعنت برستی ہی اسپر
اللہ تعالے اور فرشتوں کی اور جب باہر نکلتی ہی گھیرتے ہین اسکو شیطان ہر طرف سے
اور جب پہنچتی ہی قبر کے پاس تو لعنت کرتی ہی اسپر روح مردہ کی اور جب پھرتے ہی وہان سے
اللہ کی لعنت مین رہتی ہی گھر آنے تلک اور حدیث مین ہی کہ جو عورت نکلی مقبرے کیطرف
لعنت کرتے ہین اسپر ساتون آسمان کے فرشتے اور فرشتے ساتون زمین کے پس
چلے جاتے ہی اللہ تعالے کی لعنت مین اور جو عورت کہ دعا کرتے ہی میت کو اپنے گھر مین سے
دیتا ہی اللہ تعالے اسکو حج و عمرہ کا ثواب و روی عن سلمان رض والی هریرة
رض ان علیہ الصلوۃ والسلام ذات یوم من المسجد فوقف علی باب داره
فاتت بنته فاطمة رض فقال لها من این جئت فقالت خرجت الی منزل
فلانة التی مات فقال فذهبت الی قبرها فقالت معاذ الله ان افعل
شیئا بعد ما سمعت منك فقال لو ذهبت الی قبرها لم تریحی رائحة
الجنة انتهى ترجمہ اور روایت ہی سلمان رض اور ابو ہریرہ رض سی کہ تحقیق جناب
علیہ الصلوۃ والسلام نکلے ایک روز مسجد سے اور ٹھیرے اپنے گھر کے دروازہ پر سو آئی
بیٹی آنکی حضرت فاطمہ سو پوچھا انکو کہ تو کہان سے آئی سو عرض کی مین گئی تھی فلانی
عورت کے گھر جو مرگئی پھر پوچھا حضرت نے کہ تو گئی اسکی قبر پر کہا انہنے معاذ اللہ کہ کرون
وہ کام جو سن لون آپ سے اسکی ممانعت فرمایا اگر تو جاتے اسکی قبر پر تو ہرگز نہ سونگھتے
خوشبو جنت کے اور بخاری کی شرح عینی مین ہی قال ابن عبد البر
ولقد کره اکثر العلماء خروجهن الی الصلوة فکیف الی المقابر وحاصل
الکلام من هذا کله ان زیارة القبور مکروهة للنساء بل حرام فی
هذا الزمان ولا سیما نساء مصر انتهى اور نهیتکم عن زیارة القبور
فزوروها مین کم ضمیر مذکر ہی اسمین عورتین داخل نہین صوفیون کے صحیح مختار
مذہب سے اور شیخ عبد الرحیم طاہر بی نے ترمذی کی شرح مین لکھا ہی لما ثبت ان الرخصة
قبل حدیث اللعن فالاصح عدم الرخصة للنساء فی الزیارة کما هو مذهب

الجمہور ویویدہ ذلك تذکیر صیغة الرخصة ایضًا انتہی اور شرح برزخ میں
ہے باب زیارت رخصت قبور کے ہے ثم اعلم ان زیارة القبور ماذون فیہ
للرجال وعلیہ عامة اہل العلم واما النساء فقد روی عن ابی ہریرة
ان رسول اللہ صلعم لعن زوارات القبور وعن ابن عباس رض انہ صلی اللہ
علیہ وسلم لعن زائرات القبور فلا یجوز لہن الرخصة فی زیارت القبور
وقال جمہور العلماء من اثبت الرخصة للنساء فی الزیارة فانما یستدل
بحدیث نہیتکم الخ وہو استدلال بلا قیاس لان خطاب الرجال لا یشتمل
النساء ولم یرو حدیث فی حق النساء فلا یعم الرخصة فلا یصح انہ
یباح للنساء زیارت القبور انتہی اور ایسا ہی سوا انکے بڑے بڑے محدثین اور مجتہدین
اور فقہاء کے نزدیک زیارت کرنی قبروں کی حرام ہے قطع نظر ان سب کے ان ملکوں کے
عورتیں قبروں پر زیارت کو کب جاتے ہیں زیارت قبور یعنے صاحب قبر کے لیے دعا و استغفار
کرنا اور عبرت پکڑنا اور دنیا چھوڑ دینا اور آخرت کو یاد کرنا ہے بھلا انصاف کرو کہ اکثر
عورتوں کو آمد سنت تک یاد تو نہیں نماز کبھی پڑھتی نہیں ہے کیا دعا و استغفار کرینگی
انکا تو یہ حال ہے کہ ایک بغل میں لڑکا دوسرے ہاتھ میں لیدی کا طبق لیکر ہانکنے
خاک دھول پھانکتے گھڑی جوکی دیتی کو پاپیادہ درگاہوں پر جاتی ہیں مجاوروں سے
سامنے بے پردہ ہو کر چراغی و مالیدہ رکھکر سجدہ طواف کرتے ہیں ناک رگڑتے ہیں دعا کے
بدلے خود اپنے دعا مانگتی ہیں کہ یا حضرت میرے خصم کو بیل بنا دو ای صیاں میرے داماد
کو اکلوتی بیٹی کا بیل کردو ای پیر جی میرے لڑکے کا نصیب کہولو یا میران ولی میرے
بیٹے کو نوکری سے لگا دو یا شاہ مدار صاحب مجھکو رزق مرا دلا دو ای شہید صاحب
دشمنوں کو میرے زیر کرو اور استغفار کے بدلے آپ ناک رگڑتے ہیں کہ پیر صاحب غلاف لانا
بہول گئی مجھ پر غضب مت ہوا اگلی جمعرات کو دوہرا غلاف لاونگی گئی جمعرات کو حاضر
ہوتی تھی لیکن تھوڑی بی نماز ہی آگئی اسلئے دیر ہوئی یا ولی مجھ پر مہربانی کی نظر
رکھو کب یاں اپنی خرچی میں سے مجاوروں کا خرچا اور پلاؤ کے رکابی چڑھا کر آپکی یاد

روتی ہاتھ جوڑ کر گڑگڑاتے ہین کہ وہ تو چیان آپکی تو نڈیان کئی دن سے بھوکا رہین یا پیر جلد
اسی مہینے مدد کو اپنے حال مین پہنچو اور روزی کا دروازہ کشادہ کرو تو پہلے
خرچے علم ہی سوا من کے دیگ اور اطلس کا غلاف چڑھاؤنگی تمسے زیارت کو جانیوالے
عورتون کے خیر خواہ بھلا یہ حرکتین تمہارے اعتقاد مین نیک ہین یا بد پھر بتاؤ کہ بجز
ان نیتون کے کونسی عورت قبور کی زیارت بطور سنت کے کرتی ہے اگر ہزار یا پانچسو
مین سے کسی ایک نے بطور سنت وا بھی کی تو النادر کالمعدوم کا کیا اعتبار شاید کہ
تنہا رہی ملتانے کشمیری کابلی عجمی عربی علماء ہند و دکھن کے رسم و رسوم واہیات سے
کیا واقف ان بدعتیون کے رسوم جاہلیت سے اسی ملک والے بخوبی واقف ہین اسیواسطے
یہان کے علماء انکے طور پر انکو تنبیہ و تادیب و تہدید نرم و گرم نصیحت سے ملائمی و تندی
سے انکو شرع پا شریا کر انسے بدعتین چھوڑانے کی کوششین کرتے ہین ہزار افسوس ناحق
و حق و معقولات کرکر خلل انداز امر معروف و نہی منکر ہوئے ان رسمی مسلمانون کیطرف
ہوکر اس کام نہی منکر تھا نے لوگون سے ناحق جھگڑتے ہین اور خاصون کی نیتون کو
دریافت نہین کرتے بلکہ جان بوجھکر حق کو ناحق کرتے ہین یارو یہ زمانہ بھی ایسا ہی آیا ہے
کہ یزید کی خوشامد سے حضرت امام حسین رض کو دیدہ و دانستہ شہید ہی کر ڈالا لیکن
خسر الدنیا والاخرۃ ہی ہوئی اسیطرح یہ لوگ بھی جان بوجھکر جاہلون کے طرفدار
بنکر کہتے ہین کہ وہابی زیارت قبور کو منع کرتے ہین اتنا نہین جانتے کہ زیارت قبور جائز بھی
ہے مگر وہ بھی ہے حرام بھی ہے شرک و کفر بھی ہے جائز تو وہ ہے کہ جسطرح حضرت پیغمبر خدا ﷺ
نے فرمایا یا کیا اسیطور سے زیارت کرے تو مسنون ہے تو وہ طور یہ ہے کہ قبر کے پاس
پہنچکر کہے السلام علیکم دار قوم مومنین اور اہل قبور کی مغفرت کیواسطے دعا کرے
اور اسنے عبرت لیوے اور دنیا سے بے رغبت ہووے اور آخرت کو موت کو یاد کرے
حضرت نے اسیواسطے اجازت دی ہے کہ حاصل و غرض زیارت قبور سے یہی ہے مکروہ
زیارت وہ ہے کہ قبر کو بوسہ دینا اور جھکنا اور وہان ہنسنا سوتا دنیا کی باتین کرنا
کھانا پینا حرام وہ ہے کہ قبر کو سجدہ تحیہ کرنا طواف کرنا ناچ کروانا باجے بجوانا غلاف

اُٹھانا **کفر و شرک** وہ ہے قبر کو سجدہ عبادت کرنا قبر والے سے حاجت مانگنا انکی نذر
دینا نہ ماننا انکو دفع نقصان پہونچانیوالے سمجھکر اُنسے بلا واسطہ و توسل استمداد کرنا اِس
تقریر سے عرس و فاتحہ کے شوقین اور گھڑی جوکیان دینیوالیون کی حمایتی [illegible]
کے پیر البتہ پیچ و تاب کہا وینگے اور وہابی وہابی کرکر خوب سا شور و غل مچا دینگے مگر جب
فقہ و حدیث کے عبارتین استادون سے مطالعہ کرینگے تو خجالت سے کہسیانی ہوکر
سنت جاہلانہ کہکر افترے اور بہتان من باندہنے کرنے لگینگے کیونکہ تہمتون کرینگے انکے یہ
خو پڑگئے ہیں عام لوگونکو فریب دینے کے لئے مقید کو مطلق مطلق کو مقید بناکر اُس کے
نسبت حقانی لوگونپر کرتے ہین تاکہ کسی طرح آپ سچے بنے رہین مگر جہوٹے کو خداوند عالم کبہی
سرسبز نہین کرتا انکا دروغ بے فروغ کہل ہی جاتا ہے انکا ایک تیر فقرہ عوام الناس
کو بہکانے کا یہ بہی ہے کہتے ہین کہ وہابیے کے قرآن و کتابین مت لو وہابیون نے غلط کرکے
چہپوائے ہین اصل حقیقت یہ ہے کہ علماء ہند نے جزاہم اللہ خیر الجزاء جب غریب مسلمانون
کے ہمت علم دین حاصل کرنے مین کم دیکہی تب دین کے خیرخواہی سے قرآن و حدیث و فقہ کے
مسائل ہندی مین ترجمہ کیا تاکہ تہوڑی مدت مین مسلمان نیے خدا و رسول کے کلام و احکام
ایمان و اسلام سے واقف ہوجاوین اور فرض و واجب سنت و مستحب حلال و حرام و
مباح مکروہ و شرک و بدعت و توحید و سنت آسانی جان لیوین اور صاحب خیرات دیندارون
نے وے ترجمہ و کتابین باقیات صالحات و وسیلہ نجات سمجھکر چہپواکر وقف
فی سبیل اللہ کئین تاکہ فائدہ عام ہو غریب غربا بہی فیض پاوین سو الحمد للہ ان علماء
و امراکے نیک نیتی کی برکت سے ہزارہا نام کے مسلمان اس ہندی ہی کی بدولت
کام کے مسلمان ہوتے اور اس سبب سے ان علم فروشون حق پوشونکا بازار سرد ہوا ایسا انکو
کوئی پوچہتا نہین ایک مسئلے کے جواب کے واسطے چہہ چہہ مہینے انکے آستانہ بوسی سے
سو موقوف ہوئے تحفے دینے کا دروازہ بند ہوا ہندی کتابون سے بفضل الٰہی
اب بہی منت تحقیق کرلیتے ہین ہرچند یہ لوگ منطق بے محل بہاڑتے ہین مگر وہ کہان جاتی
ہین اُنہونے جو برسون مین نہ حاصل کیا تہا سو ہندی پڑہنیوالون نے حاصل

کر لیا اب بھی ہندی سالے والے وہین کے مسائل مین مطول و مختصر والے عمل والون کے جب
دم بند کر دیتی ہین تب دل مین کہسیانی ہو کر شور و غل مچا کر جاہلونکو کہتے ہین کہ یہ لوگ جاہل
دو رسالے ہندی پڑھکر نحویون صرفیون منطقیون اصولیون عالمون سے بحث کرتے ہین
اری یارو یہ ہندی کتابین وہابیون نے بالکل غلط بنا کر چھپوائی ہین سبحان اللہ
صرف نحو منطق اصول وغیرہ کتابین چھاپے کی تو درست ہوئین اور وہی سالے اور
قرآن وحدیث چھاپے گئے نادرست قربان ایسی الٹی سمجھ کے خدا کے فضل و کرم سے یہ
لوگ انہین ہندی رسالون سے باعمل نکلے مطلب جاننے سے کام ہو عربی ہو یا فارسی
منہہ دیکھنے سے کام باقی ہو دے نہ بازرسی **ساتوین تہمت** میت کی ثواب سانی سے
منع کرتے ہین تفصیل اسکے یہ ہے نہ ثواب سانی سے منع کرتے ہین نہ تصدیق کی نیت سے کہانا
کہانا منع کرتے ہین ہان نذر و منت جو کہ عوام کرتے ہین اور ہرگز ثواب سانی کا ارادہ نہین
رکہتے البتہ اسکو منع کرتے ہین بلکہ ثواب پہنچانے کا طریقہ بتاتے ہین وہ طریقہ یہ ہے
کہ خواہ نقد خواہ جنس خواہ کہانا اپنے مقدور بہر مسکین و محتاج کو دیوے اس نیت سے
کہ اے پروردگار اس خیر کا ثواب فلانے کی روح کو تو پہونچا دے یا یون کہے کہ اس
نیک عمل کا ثواب مردے کو اور بخشنے کا ثواب بخشنیوالے کو پہنچے اور اس سے زیادہ اس
مقدمہ مین کوئی حرکت نہ کرے کہ شرک اور گناہ سے بچ جاوے کذا فی زاد الآخرۃ
اور نذر ماننا اللہ تعالے کے سوا دوسرے کی ورشیر نے اور کہانا لیجانا قبر کے پاس نذر
کے راہ سے یا میت کی نزدیکی حاصل کرنیکو درست نہین ہے بلکہ بدعت اور مکروہ تحریمی
ہے اور کافرون کی عادت ہے بتون کے حق مین قال فی الدر المختار واعلم ان
النذر الذی یقع للاموات ومایوخذ من الدراہم والشمع والزیت
ونحوہا الی ضرائح الاولیاء الکرام تقربا الیہم فہو بالاجماع باطل وحرام
مالم یقصدوا صرفہا للفقراء الاحیاء وقد ابتلی الناس بذلک ولا سیما
فی ہذہ الاعصار وقد بسط العلامۃ قاسم فی شرح درر البحار ولذا قال
الامام محمد لو کان العوام عبیدی لاعتقتہم بلا ولائی وذلک بانہم

لا یعقلون فالکل بہ یعتبرون انتہی ترجمہ جان تو کہ نذر جو مانی جاتی ہی مردون کے
واسطے اور لاتے ہین روپئے اور چراغ اور تیل اور مانند اسکے بڑے بڑے اولیا کی قبرون کے
پاس انکے خوشی چاہنے لیئے سو ہی علما کے نزدیک باطل اور حرام ہین جبتک کہ اسکے ماننے
کا ارادہ نہو فقرا کے واسطے اور اس بلا مین پہنسے ہین لوگ خصوصاً اس زمانے مین
اور خوب کہولکر بیان کیا ہی علامہ قاسم نے درر البحار کے شرح مین اسی سبب سے کہا امام
محمد نے اگر ہوون عوام میرے غلام البتہ لیکن آزاد کرون بدون ولا کے یہ اسواسطے
کہ وہی نہین سمجہتے سو اسمین ہوشیار ہون اور عبرت پکڑین اور فتاوی عالمگیری کا
بہی یہی مضمون ہی مگر خفا نے لوگ ہر چند انکو سمجہاوین پر یہ نذر لغیر اللہ و کرسیون کی چکنی چپڑی
روٹی پلاو زردی کے کہانیوالے بدعت پسند ہرگز نہین مانتے اور عجب بے انصافا مین کہتے ہین حضرت
کو عبد کا لفظ کہنا بے ادبی ہی اور انبیا و اولیا کو علام الغیوب و کشاف الکروب و متصرف الامور
جاننا سنت و جماعت کا عقیدہ ہی اور عرس مین ناچ باجا و پرستش قبور و شادی غمی
کی رسم مقرر ہی و عیدبرات کی رسوم جو قدیم سے چلی آتی ہین سو بے تکرار و بے شبہ جائز
ہین آوے سے سرکے بال کہنے والے داڑہی کترانے اور منڈانے والے موچہہ بڑہانیوالے بیاج خوار
رشوت خوار زنا کار غیبتی چغلخوار جہوٹی سوتار و پالاکون کو پہنانے والے محرم مین فقیر بنیوالے
تعزیہ بندی جہوٹی قبرین طاقچے پوجنے والے شاہ دادل شاہ مدار شیخ سدو زین خان
لال پیر سی سنیر بی بی وغیرہ کے معتقد ہوا لیے و کالی کی بکری کہانیوالے نماز دیوالی کے
وہولی کی رسم کرنیوالے صلح کل کے مذہب والے مرشدون کو قبرون کو سجدہ کرنیوالے
مریدون سے سجدہ لینیوالے بندون کو معبود و جمیع اللہ کہنیوالے قرآن کو بیاتیان
تسبیح کو منکیان نماز ہی کو ایڑ کا سجدہ کو نرخانہ پانجامہ کو گوڑدان کہنیوالے شرع کے
منکر اہل سنت و جماعت ہین اور جو حضرت کو بندہ کہے انبیا اور اولیا کو حاجت روا
مشکلکشا غیب دان نہ جانے اور عرس و قبور کی پوجا و نذر لغیر اللہ و شادی و غمی کے
رسوم منع کرے اور سب سر کے بال کہے اور تعزیہ و چلہ پرستی کو برا جانے اور شاہ دادل
وغیرہ پیرون کی پرستش نہ مانے بہوانی کالکا کالی وغیرہ کے بکرے کو حرام کہے مشرکون

بدعتیون کا شریک نہووے سجدہ لغیر اللہ کو حرام و شرک جاننے بے شرع فقیران کفر کے کلمے بکنے
والون کو اور مشائخ سجدہ لینیوالونکو اور حق پوش علماء کو جنکو خدا اور رسول نے برا کہا
انکی مذمت کرے وے سب وہابیہ اور کلبیہ کی جماعت سے خارج بلکہ کافر سبحان اللہ ما شاء اللہ
تو یہ پہچان و علامت وہابیون کی اور سنیون کی ٹہرائی ہی اگر انہین علامتون سے ہمکو
وہابی ٹہراتے ہو تو ہم تو کیا بلکہ علماء ہفت طبقہ متقدمین و متاخرین تمہارے نزدیک وہابی
ہوئے تو الحمد للہ کہ ہمارے ہی کہنے سے ہم لوگ غالب بڑی جماعت والے ٹہرے اور
تم لوگ اپنی ہی تقریر سے منکر انبیا و اولیا و منکر شفاعت و سنت و شریعت و منکر بدعت
و منقود سے خوب ہی سر کے بل اوندہے منہ بلکہ چارون شانے چت گر پڑے **آٹہوین**
تہمت نماز سنت نہین پڑہتے تفصیل اسکی یہ ہی کہ یہ بالکل محض بہتان ہی ہم سنتی
سنت رسول اللہ پر جان دیتے ہین اور بدعت و بدعتیون سے الگ رہتے ہین چنانچہ اسی
سبب سے ہم لوگ بدعتیون کے نزدیک مطعون ہین ہم بہی اگر انکی مانند تارک سنت و بدعت
پسند ہو کر انسے ملے جلے رہتے تو اتنی بدنامیان کیون اٹہاتے سدود نرسو پرستون کے
ملامت کا نشانہ کیون بنتے الحمد للہ بدنام ہونا دین کے سبب سے اور ہر کس و ناکس کے طعنے
سہنا یہہ ہی عین دین اور رسول اللہ کی سنت ہی کہ سنیون سے خود بخود ادا ہوتی ہی فللہ
الحمد علی ذلک ہان ایسا تو کہتے ہین کہ اقامت ہوگئی ہو اور جماعت ہو رہی ہو تو جماعت
مین ملجاوے اور وقتیہ فرض پڑہ لیوے بعد سنت کی قضا کرے حدیث اور فقہ کی کتابون
مین یہ مسائل موجود ہین مگر مفتری لوگون کو وہابی کہنے کی ایسی سخت بیماری ہوگئی ہے
کہ کوئی دوا اثر ہی نہین کرتے آخر یہہ مہلک بیماری انکو ہلاک کر کر چہوڑتی ہو بڑا تعجب
ہے کہ ناحق تہمتین بے سر و پا تراش کر انکی نسبت ناکردہ گناہون پر کرتے ہین اور اپنا
دین ایمان برباد دیتے ہین **نوین تہمت** قبرون پر پہول ڈالنا منع کرتے ہین
تفصیل اسکی یہ ہی کہ قبرون پر پہول ڈالنا کتب حدیث و فقہ معتبرہ سے اصلاً ثابت نہین
اور جو لوگ کہ سند اس حدیث کی لیتے ہین کہ حضرت نے دو قبر والونکو عذاب ہوتے ہوئے
دیکہکر بسبب شفقت نبوی کے ایک جریدہ گیلا لیکر اس کو چیر کر دو تو قبرون پر

گاڑدیا سو شیخ عبدالحق اس حدیث کے نیچے لکھتے ہین کو بعضے لوگ اس حدیث کو پہول سبزہ
قبر پر ڈالنے کے لئے دستاویز بناتے ہین سو خطابی نے جو عالمونکا امام اور حدیث کے شارحون
کا سردار ہی اسکے دستاویز کو رد کرتے ہین اور انہون نے کہا ہی کہ اس حدیث سے پہول
وسبزہ قبرونپر چڑہانا ثابت نہین ہوتا اور یہ بات بے اصل ہی صدر الاول مین نہ تہی
اور کرمانی نے کہا ہی کہ اس گیلی لکڑی مین تاثیر نہ تہی کہ رافع عذاب ہو وہ برکت خاص
رسول اللہ کے ہاتہہ مبارک کی تہی اور عینی شرح صحیح البخاری مین ہی وکذلک
ما یفعلہ اکثر الناس من وضع ما فیہ الرطوبۃ من الریاحین
والبقول ونحوہا علی القبور لیس بشیء وانما السنۃ هی الزیارۃ **ترجمہ**
یعنے ایسا ہی جو اکثر لوگ کرتے ہین تر و تازہ پہول اور سبزہ وغیرہ قبرون پر رکہتے ہین
سو کچہہ نہین سنت تو زیارت ہی اور فرمایا حضرتؐ نے زوروا القبور فانہا تزهد
فی الدنیا وتذکر الآخرۃ یعنے زیارت کرو قبرون کی حال یہ کہ تحقیق زیارت
اسکی بے رغبت کرتے ہی دنیا سے اور یاد دلاتے ہی آخرت کو پس جو کام کہ خلاف تزہد
دنیا و تذکر آخرت سے ہو سو زیارت قبور کے مطلب سے خارج ہی آب وہابی وہابی کہنیوالے
ہزار تقریرین کرین یہ بدعتی کہ جن کے دل مین بڑی مضبوطی سے بدعت رچ رہی ہی
ہرگز نہ مانینگے بلکہ عوام الناس کو یہ مغالطہ دینگے کہ یہ رسم سالہا سال سے مسلمانون
مین رائج ہی کسی وہابی کے کہنے سننے سے ہرگز نہ چہوڑنا چاہئے **دسوین تہمت**
قرآن خوانی سے منع کرتے ہین تفصیل اسکی یہ ہی کہ مطلق قرآن خوانی سے منع نہین
کرتیکے مراتجہ تہمت ہی مگر قبر کے گرد اگرد بیٹہکر بلند آواز سے قرآن پڑہنے سے نصاب الاحتساب
مین مکروہ لکہا ہی ان ختم القرآن جہرا بالجماعۃ ویسمی بالفارسیۃ سیپارہ
خوانی مکروہ ترجمہ یعنے بیشک ختم قرآن کا بلند آواز سے ساتہہ جماعت کے جسکو
فارسی مین سیپارہ خوانی کہتے ہین مکروہ ہی اور اگر قرآن خوانی منظور ثواب رسانی
ہو تو بغیر مزدوری کے پڑہنا چاہئے نہین تو عند البعض ثواب نہین چنانچہ بنایہ کے
عنایۃ ہی اجرۃ القرآن مثل ان یستاجر رجلا لیقرء القرآن علی راس القبر

قیل ھذا القراۃ لا یستحق بہ الثواب لا للمیت ولا للقاری ترجمہ یعنی مزدور سے
قرآن کے جیسا کہ مزدور پکڑے کسی شخص کو تو کہ وہ قرآن پڑھے قبر پر کہا گیا ہے کہ اس پڑھنے کا
ثواب نہین ملتا نہ میت کو نہ پڑھنے والے کو ** اور نصاب الاحتساب مین ہے کہ مقرر کرنا قاری
کا قبر کے پاس بدعت ہے اور اس طرح کی قرارت مین کچھہ ثواب نہین اور نہین کیا اس طور
کسی خلیفہ یا صحابی نے اور ہدایہ کی کتاب الاجارہ مین ہے اقرءو القرآن ولا تاکلوا
بہ وفی الشاھان ای بالقرآن یعنے پڑھو قرآن کو اور نہ کہا ؤ ساتہہ اسکے اور شاہان
شرح ہدایہ مین ہے یعنے نہ کہا ؤ ساتہہ قرآن کے تیس معلوم ہوا کہ یہ کام قاریون کے حق
مین برا ہے اور میت کے حق مین بہی ثواب کا موجب نہین اور طریقہ محمدیہ کے اخیر مین بٹہا
قرآن کا قبرون پر بٹہکر اور اسپر مزدوری لینا صاف حرام لکہا ہے اور رد المحتار حاشیہ
در المختار مین حرمت اسکی خوب تحقیق سے لکہی ہے اور جو بہرہ والے کے قیاس کو
خوب رد کیا ہے جس نے اجرت تعلیم قرآن پر قیاس کرکے اسکو بہی روا کیا تہا جسکو منظور
ہو ان دونو کتابون مین بہ تحقیق نظر کرے اور وہ دونو کتابین علماء ہندوستان کے
بنائی ہوئی نہین بلکہ طریقہ محمدیہ روم کی ولایت مین بنا اور رد المحتار شام کے ملک
مین وہان تو وہابی کا نام ونشان بہی نہوگا **گیارہوین تہمت** قبر کے پاس صدقے
سے منع کرتے ہین تفصیل اسکی یہ ہے کہ قبر کے پاس صدقہ دینا تو منع نہین کرتے مگر کہانا قبرون
پر عید وشب برات کو حلوا چپاتے شیرنی وغیرہ لیجانے کو البتہ منع کرتے ہین اور روٹی
ودلیہ خواجہ خضر کے نام سے جو بہادون کے مہینے مین دریا مین ڈالتے ہین انکو منع
کرتے ہین قبرون پر کہانا نذر ونیاز کا لیجانا منع ہے چنانچہ اوپر مذکور ہو چکا اس زمانے کے
نفسانی علماء کو خدا تعالے نیک توفیق دیوے کہ حق کو باطل کا لباس نہ پہناوین اور
بدعت کی تحسین مین لب نہ ہلاوین اور بدعت پسندون کی خوشامد سے بدعتون کے
رواج کے فتوے نہ دیوین **رباعی** ای آنکہ بعلم خویشتن مغروری * میدان بیقین کہ از حقیقت
دوری * از علم غرض صحت دین میباید * چون صحت دین نباشد چہ مغروری * **بارہوین
تہمت** پہلے پیرون کے شجرون کو پانے مین منع کرتے ہین تفصیل اسکے یہ ہے کہ یہ

غلط ہی مگر حد سی بڑھ کر تعظیم کرنے کو اور قرآن کے عوض اُسی کی تلاوت کو اور اسکے پاس
عود جلانے اور اسکو عطر لگانے کو اور قبر مین رکہنے کو منع کرتے ہین ہان اگر کوئی اپنے
مرشدون کے نام یادگر سے یا تبرکاً اپنے پاس رکہے تو قباحت نہین بلکہ موجب خیر و برکت کا
ہی مضمون پر پوشیدہ نہی ہی کہ اس عاصی نے صرف تفصیل تمتون کے لکھنے پر کفایت کیا مفصلاً
نہ لکھا نہین تو ایک رسالہ دوسرا بنیا اور جوابات انکے مشروحاً دوسری کتابون مین موجود
ہین چنانچہ توقیت الایقان و فیض عام و باران رحمت و تفہیم المسائل و ضیاء الایمان و رد
اتہامات وغیرہ کتابون مین ہیے **فصل تیسرے** اس فصل مین وہ مسائل ہین جو ہم مین
اور انہین مختلف ہین مسائل کے سوال پر بدعت پسندونکا جواب ہی اور بدعت شکن کا اسپر رد
ہی **سوال** نیاز سرور عالم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور حضرت غوث اور اولیاء کے
درست ہی یا نہین **جواب** نیاز بزرگون کی صحنک و شربت و کہچڑی روٹ چونگا وغیرہ
کہانے کے چیزون سے درست ہی **رد** سبحان اللہ بدعت کے چلانے اور سُنت کے مٹانے کی خوب
تجویز نکالی ہی نیاز لغیر اللہ جو احادیث و فقہ سے حرام ہی اور باطل اسکو جواز کر دیا اور
طعامون کی تخصیص سے درست کردی نیاز کے کہانون کی تخصیص کرنا اور انکی تعظیم حد سے بڑھ کر
کرنا جاہلان کور دلان مختلف الظاہر و الباطن کا اختراع ہے کہ حضرت بی بی کے
نیاز کا نام صحنک اور اسکو مردون نے اور نکاحی عورتون نے نہ کہانا اور امام حسین رضی
اللہ عنہ کی نیاز روٹ چونگے شربت کے سوا دوسرے کہانون پر نہو وغیرہ واہیات کا
اعتقاد تو عوام سے بڑھ کر خاص بلکہ خاص الخاص کا جنکو عرف مین بڑی حضرت کہتی ہین یہانتک
پہنچا ہی کہ اگر کوئی دیندار دلیل حدیث و قرآن سے ان لوگونکو اس بیہودہ عقائد سے منع کرے
تو پہر انکار و طعن و لعن کے جواب نہین دیتے کیا مقدور کہ اپنے آبائی و اجدائی رسمون مین
جو کہ قدیم سے چلی آتی ہین فرق آجاوے بلکہ مقرر کیا ہوا بڑی بیگم صاحبہ و خانم صاحب کے
معتبر مو اینون سے ہی وہی فرض و واجب ہی اسمین ذرہ بہی تفاوت نہو بڑی حضرت نے
تاکید ہوتی ہی کہ کہانے کی تخصیص مین اور مقرر رسم نہین تبدیل نہو اگر کسی نے رجب
ہیٹہلے کے نیاز گنج کے پیالے اور حضرت امام کا کونڈا اور میران کی مہندی اور حضرت

پیر کے نیاز کہچڑی امام قاسم کا توشہ اصحاب کہف کے چراغان بنبری کی گٹہلیان تیرا تیزی
کا طبق شیخ سدو کی مرغی شاہ دولہ کی گائی شیخ عبدالحلیم کی حلیم بو علی قلندر کے گلگلے
سید جلال بخاری کی کہیر چپاتی سوا سیر کے روزہ کی نیاز کے ٹہڑ ٹہڑے لال پری کے چنے
کشمش خواجہ نقشبند کا دلیہ خواجہ خضر کا گہوڑا غیبی پیر کا جہاز حضرت جبرئیل کا رتجگا مدار صاحب
کے تہولی چاریار دن کی بدہنی بڑے شب برات کو دودہ بتاسے بی بی کے نیاز
سوا من کا روٹ آتش پری کی صحنک گود بہرانے کو مولے بیگن ستو اور شادی مین قرآن
خوانی ہوٹ چاٹن مین مرثیہ خوانی تیجے دسوین چالیسوین برسی مین سیویان ولیمہ کو کہچڑے
بچہ ہے بابونکے نیاز بہی وغیرہ کرے تو انکے عقیدہ مین ہرگز ادا نہو گے بلکہ جسکے نام کے
جو جو چیزین مقرر ہوتی ہوئی ہین اگر وہی ہون جب ہی ہوگی بہلا یہ تو فرماؤ کہ کہانا دفن کرنا
اور چراغ نہ بنانا آلا دے مین ہاتہہ دہونا تیجا دوسرے دن یا چوتہے دن کرنا دسوان نوین
دن کرنا چالیسوین مین تین چار کم کرنا فاتحہ دیتے وقت کہانا میوہ تابس گانجہ افیون
شراب حقہ پانی کپڑے سامنے رکہنا حیض والی فاتحہ کا کہانا نہ پکانا نہ چہا جس گہر مین ہو
وہان فاتحہ نہ دلانا دیگ کو صندل لگانا ناڑا باندہنا فاتحہ کے وقت دیگ کا منہہ کہولنا
فاتحہ کے بعد تسلیم کرنا یہ روآتین کونسی فقہ کی کتابونمین ہین اور ان رسمون مین
فرض و واجب کے جیسا اہتمام کرنا اسکی کمی بیشی سے ڈرنا کونسا دین وآئین ہے یہ حرکتین
تو از بسکہ مشابہت کفار رکہتی ہین عاقل مسلمان ایسے بیہودہ حرکات سے باز رہیگا
علاوہ برین ان رسمون کے جواز پر کوئی دلیل کتابونمین ہوتے تو جواز کہنیوالا البتہ معذور
ہوتا مومن کامل وہی ہے جو مٹی ہوئی سنت کو جلاوے اور بدعت رواجی کو مٹا دے
اس تقریر سے کوئی خام و معترض یہ نہ جانے کہ بزرگون کے ثواب رسانی سے منع
کرتے ہین حاشا وکلا ایسا نہین ہے بلکہ تراشی ہوئی تخصیصون سے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے
منع کرتے ہین اتنا ہی اگر کوئی بزرگون کے ارواح مبارک کو ثواب پہنچانے کے
نیت سے طعام پکا کر مستحقونکو کہلا دے تو یہ نہ سمجہے کہ فلانا ہی کہانا ہو یا فلانا ہی
دن ہو یا فلانے ہی لوگ کہاوین یہ سب قیدین اٹہا دیوے تو بالکل درست ہے

اور جاہی انکار نہین خداوند عالم سمجہہ یووے آمین **سوال** عرس کا دن مقرر کرنا کیسا ہی

جواب عرس کا دن مقرر کرنا بزرگونکا عمل ہی موافق حدیث شریف کے ماراٰہ المؤمنون حسناً فھو عند اللہ حسن یعنے جس چیز کو مومن نیک سمجہین سو وہ اللہ تعالے کے نزدیک نیک ہی مگر عرس مین ناچ وغیرہ اور صندل و عود بدعت و نامشروع و حرام ہی **رد** مقرر کرنا عرس کا اور ثابت ہونا اُسکا حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے اور خلفاے راشدین رضی اللہ عنہم اور ائمہ مجتہدین اور فقہاے معتبرین رحمۃ اللہ علیہم سے نہین ہی اور جو کام کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ اور مجتہدین رح سے متحقق نہووے اُسکو موقوف رکہا جایئے شرع کے مقدمہ مین ہمکو باعتبار امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رح کا ہی نہ مشائخان لائوفی کا قاضی ثنا اللہ پانی پتی نے تفسیر مظہری مین لکہا ہی جسکا معنی یہہ ہی کہ درست نہین ہی جو کرتے ہین جاہل لوگ اولیا اور شہدا کے قبرون کے ساتہہ سجدہ کرنا اُنکو یا طواف کرنا اُنکا یا روشن کرنا وہان چراغ یا بنانا مسجد اُس مقام مین اور جمع ہونا وہان آدمیونکا برسوین دن عید کے وضع پر اور نام رکہنا اُسکا عرس انتہی اور تعجب ہی کہ جواب دینیوالے نے کہا ہی کہ عرس مین ناچ وغیرہ نہووے سنو صاحبو عرس اُسیکا نام مشہور ہی کہ جسمین ناچ باجا اژدحام عوام عود صندل وغیرہ مجمع فساق چیزین موجود ہووین اُنکے بغیر عرس کہان ہوتا ہی مثلاً اگر اُسدن سب ملکر لاکہہ بار کلمہ طیبہ پڑہین اور اُس بزرگ کو ثواب بخشین یا لاکہہ بار استغفار اُس بزرگ کیواسطے کرین اُسکا نام ہرگز عرس نہ کہینگے اور اگر عرس کے معنے قبر پر لوگونکا جمع ہونا ہی تو اُسکا منع بہی حدیث صحیح سے ثابت ہی چنانچہ مشکوۃ شریف مین نسائی کے روایت سی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ثابت ہی لا تجعلوا قبری عیداً یعنے مت کرو میری قبر کو عیدگاہ کہ اجتماع سرور و لہو لعب کا ہی اور یہ جمع ہونا موجب غفلت کا ہی پس جبکہ حضرت صلے اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم اپنی قبر شریف پر اژدحام کے اجازت نفرماوین تو دوسری کی قبر پر کسطرح جائز ہووی باوجود اسکے کہ ہمارے زمانہ مین ظاہر ہی کہ اہتمام عرس کا اتنا کرتے ہین کہ اسلام کے کام مثلین یعنے جمعہ و جماعت مین تو

عذر ہائے نامعقول لاتے ہین مگر نرزہی رنجش خدا کے عرس کو بیماری یا نوکری و قرضدار سے
وغیرہ کا عذر لانا توکیا اسکے قضا کو کفر و بدعت جانتے ہین اور عرس کے جگہہ ایسے بُرے کام
ہوتے ہین کہ اسکا ذکر لکھنے سے قلم کو بھی شرم آتے ہے مگر بغیر ذکر کے عرس کو جائز کہنے والے
نہ شرماوینگے سو انکو شرمانے کے لئے شمہ احوال عرس کا بیان کرتا ہون کوئی توکسی کے
بکڑی چُرانے کی فکر مین ہے کوئی جیب کترنے کے تدبیر مین کوئی برقعہ والی بی بیون پر
ٹکٹکی لگا جاتا ہے کوئی بھنگ بتوجی کے ٹھوکر پر غش کہا رہا ہے کوئی عاشورون کی ٹھوکر ہی پر لوٹ
پوٹ ہو رہا ہے کوئی شیخ جی کی درگاہ کے روبرو کا ناچ وسی کر رہا ہے کوئی بزرگ کی قبر
کو سجدہ کر رہا ہے کوئی طواف ہی کرتا ہے کوئی ناک گھسنی کر کر دعا مانگتا ہے مجاور سیرون
ہو وچلا رہے ہین کدہر کے زیارت کہان کی عبرت نام دلی کی زیارت کا کام خط نفسانیت
کا اور جائز رکہنے والے نے عرس کے رسم کو جو ماراٰہ المؤمنون حسنا سے ثابت کیا ہے سو
اسکا جواب یہ ہے کہ یہ قول علماء مجتہدین و فقہاء معتبرین کے باب مین ہے نہ بیچ اجماع صوفیان صوف
پوش و مشائخان دین فروش کے اور بعضے عرس کے شوقین شہوت پرستون کے خاطر سے
بڑی تلاش کر کے یہ دلیل لاتے ہین کہ آنحضرت ؐ برسر ہر سال شہدا کے قبور کی زیارت کو
جاتے تھے یاتی قبور الشہداء علی رأس کل حول یعنے آتے تھے شہیدون کے
قبرون پر ہر سال کے سرے پر سبحان اللہ بڑی قابلیت خرچ کی سنو یہ حدیث اول تو متصل
الاسناد و مرفوع نہین ہے اور صحاح سے بھی نہین اور اگر صحیح بھی ہو تو مجمل ہے معلوم نہین کہ
آنحضرت ؐ برسر ہر سال یعنے محرم کو یا برسر ہر سال موت ہر صاحب قبر کے زیارت فرماتے تھے
اور اصول کے قاعدہ سے مجمل حدیث پر عمل جائز نہین اور اگر اس حدیث کو مبیّن ہی فرض
کرین جیسا کہ عرس کے جواز والے فرماتے ہین تو پھر بھی عرس پر دلالت نہین ہو سکتے بلکہ صرف
زیارت قبر کے دلالت ہو سکتی ہے اور مجرد زیارت قبر کو تو کوئی نہین منع کرتا میان صاحب
تمہاری تسلی فقط زیارت سے کب ہوتے ہے اور عرس سی کا نام ہے جب تا قبر پر اور گند ر کر
ہو مجاور لوانے مے مزید ہو وین اور اگر کوئی ہفتہ عشرہ مین زیارت قبور کیا کرے اُسے
عرس کون کہیگا اور یہ سب بکھیڑا عرس و میلے کا مجاور لوگون نے لگا رکھا ہے بڑے جنجر

اُسمین ناچ ہی کہ اُسی سبب سے وہان فاسقون کا جماؤ ہوا کرتا ہی دوکانین لگجاتے ہین تماشا دیکھنے کے واسطے جھنڈ کے جھنڈ چلے آتے ہین اور اُسی سبب سے منیڈ نے زیادہ آتے ہی پہلا ناچ موقوف کرکے اُس سال مجاور صاحب سے پوچھو کہ منیڈ نے کا کیا حال ہی وہ واعظون کے نام سے روکر کہیگا کہ مفت مین تین سیر عود جل گیا اور خاک بہی نہ ملی

نظم

عرس مجلسہا بگردند شیخہا
میدوند جہلا چو پروانہ برآن
اہل دنیا مثل حیوان غافلند
می نہند اخلاص با پیکان بدان
نہ کسے را نہے از منکر کنند
تا کہ با مکر و دغا زر میدہند
سخن شیرین ملائم میکنند
نذر و ہدیہ زر با ایشان آورند
اہلِ باطل با طلا نرا میکشند
للخبیثین الخبیثات ست این

مثل ولے تا بگیرند خلق را
میکنند قوالیہا ملان در آن
نے تا مل بہر دانہ مشرک اند
صلح با ہر نیک و بد مردم نہند
کہ مبادا مردمان ان بد برند
مکر و حیلہ میکنند از بہر مال
مردمان صد فریب از وی خورند
ناریان مر ناریا نرا جاذب اند
اہل حق را ز اہل حق خوش میشوند

می نہند والے چراغان اندران
دانہ اندازند تبرک اندران
بنشیند شیخ و فقیران زاہدان
تا کہ نیک و بد ثنائی شان کنند
از کلام اولیا سنجے کنند
نفس خود را مینمایند از کمال
تا بدانند خلق اینہا کاملند
نوریان مر نوریا نرا طالب اند
طیبات آمد ز بہر طیبین

سوال برسے کے فاتحہ درست ہی کہ نہین **جواب** برسے بعض فتاوٰن سے جائز ہوتی ہی اور بزرگون نے اِسپر عمل کیا ہی اگرچہ بدعت ہی مگر بدعت حسنہ ہی اور دسوین چالیسوین کا کہانا لغو ہی شرع سے ثابت نہین مگر جبکہ تصدق نافع ہی بشرطیکہ غربا کو کہلاوین **ردّ** سنو صاحبو برسے جائز کہنے والے کی ملمع باتین دریافت کرو کہ برسے کو جائز اور دسوین چالیسوین کو لغو ٹہرایا ہی کیسا فریبی ہی جسمین برسی جائز ہی اُس فتاوی کا نام تو لکہا ہوتا شاید جائز کہنے والے کے پاس سکے بزرگون کی کوئی کتاب ہوگے جسمین سب بدعتی کہانے جائز ہین اور یہ عبارت اُسی کتاب کے ہوگے البہنك چکتہ بین العصر والمغرب حلال وکل مسکر حرام الا اقلولہ مگر اسکا رد ہماری سنت جماعت کی کتاب کشف الغطا و جامع البرکات مین یون ہی کہ آنچہ بعد سالے یا ششماہی و چہلروزہ و دہ روز یا سطعام مے پزند و آنرا بہانے گفتہ عبث تیس

میکنند چیزی کہ اصل اعتبار نیست پس معلوم ہوا کہ جیسی وہم و جہلم بے اصلی ویسی ہی یہ بھی بے
اصل ہے اور وہ جو لکھا ہے کہ جبکہ تصدق نافع ہے بشرطیکہ غربا کو کہلا وے تو انصاف کیجیے
کہ ہمارے زمانہ مین جو تیجا دسوان وغیرہ کا کہانا کرتے ہین سو رسم ادا کرنے اور حصہ بخرا
برادری مین بانٹنے اور فخر اور نام کو کرتے ہین یا تصدق اموات کی نیت سے اور
غربا کو کہلاتے ہین یا تونگرونکو تورے بہیجتے ہین جب تصدق کی نیت نہو اور مستحقون
کو نملا تو بدعت حسنہ ہوا یا سیئہ اب اسکا جواب تم کچھ نہ دے سکوگے ہم ہی سنو کہ فتاوی
بزازیہ مین ہے کہ مکروہ ہے طعام پہلے دن اور تیسرے اور ساتوین اور لیجانا کہانا قبرون کے
پاس مقرری دنون مین اور دعوت کرنے قرآن پڑہنے کے اور جمع ہونا نیک لوگون کا
اور قاریونکا ختم قرآن کو اور مکروہ ہے ضیافت لینا مصیبت والی سے کیونکہ یہ ریت ہے خوشی
کے ایام مین نہ غمی مین سو یہ بڑی بدعت ہے اور ایسا ہی ہے مستملی اور فتح القدیر اور نوادر الفتاوی
(شرح منیۃ المصلی)
مین کہ قبول کرنا مُردے کیواسطے جو کہانا کرتے ہین بیشک مکروہ ہے تیسرے دن کرین یا
ساتوین یا مہینے یا برس مین کہانا اسکا علما و فضلا کو مکروہ ہے اور ایسا ہی نوادر ہشام
و قراخانی وغیرہ معتبر فتاوون مین ہے اور کہا بزازی نے کہ اگر مساکین و فقرا کو کہلاوین
تو جائز ہے اور فرمایا رسول اللہ نے کہانا مُردے کے نام کا مارتا ہے دلکو اور جامع البرکات
مین ہے خیرات کی نیت سے مُردے کو ثواب پہنچانے کیواسطے جو کہانا دینگے اسکا کہانا ہو فقرا کے
دوسرونکو جائز نہین اور کچھ پڑہنا کہانے وغیرہ پر اور ہاتھ اٹہانا اسپر بطریق رسم
فاتحہ کے کہانے کے اول یہہ طریق علمای سلف سے ماثور نہین سلف کا یہہ دستور تہا کہ کہانے
کے بعد مغفرت کی دعا اہل ضیافت کے لئے کرتے تہے اسیطرح ہے شرح شرعۃ الاسلام مین
یہہ فاتحہ دینا جو عرف مین مشہور ہے اس دستور اور ترتیب کے ساتھ جو عوام نے معمول کر رکہا ہے
کہ نذر و خیرات کی شیرنی کہانا لاکر سامنے رکہہ ملا کو کہڑا کرکے کچھ الفاظ مقرری کے بعد
الحمد و قل ہاتھ اٹہوا کر پڑہتے ہین اور اسکو فاتحہ کہتے ہین اور بغیر اس رسم کے کہانا اور
بانٹنا اس کہانے کا جائز نہین رکہتے بلکہ نقصان کا سبب جانتے ہین سو یہہ طریقہ شرعاً
بدعت و مشابہت ہندوؤن کے ہے اور اگلے لوگونکا یہ رواج نہین تہا کما فی

نصاب الاحتساب ان معرفا یقوم فی صف النعال ویقرء بعد الختم اٰیۃ من الاخلاص
ثلثا ومن الفاتحۃ مرۃ وھو قائم والناس قعود انہ بدعۃ ولم ینقل ھذا
الصنع من السلف اور زاد الاٰخرت مین ہی کہ فاتحہ جو عوام کرتے ہین جیسی زمین کو لیپ کر
شیرنی یا کہانا وہان رکہکر خوشبو جلاتے ہین ور وہان ادب سی کہڑی ہو کر یا بیٹہکر ہاتہہ
اٹہا کر الحمد وغیرہ پڑہتی ہین اور بدون کرنے ان رسمون کی ثواب نہ پہونچنے کا اعتقاد
رکہتی ہین یہہ بڑی ہی بدعت ہی فاتحہ دلانیوالے مجتہدوں کے **نقل** ہے مالیگانون مین ایک
عورت نے بدعتیون کے تراشے ہوتے عرفے کے دن ملا کو بلا کر کہا کہ میرے خاوند کو مردون
مین ملاؤ ملا نے کہا اسکو مرکے تو دس مہینے ہوئے اب مردون مین کیسا ملاؤن خفا ہو کر بولے
تم نہین جانتے تو خیر چلو فاتحہ دو ملا بیچارہ ایک لیپی پوتی جگہہ پر کئی قسم کا کہانا اور پانی اور
میوہ اور حقہ رکہا ہوا دیکہکر حیران ہوا پر چار پانچ پیسے کے لالچ سے فاتحہ دینے لگا سو
وہ مجتہدہ انکا اٹہا کے اس اسباب کے پاس بیٹہہ گئی ملا صاحب نے بہتیرا ہی ہون ہون
کیا مگر وہ نہ اٹہی ملا بیچارہ چون تون ختم کو ختم کرکے پانچ پیسے لیکر وہان سے بہاگا واللہ اعلم
مگر قیاس تو اچہا دوڑایا غرضکہ بدعت کے کام کرنے سے یہ فضیحتے و رسوائی ہوتی ہی بعضے
پلاؤ کے لالچی کہتے ہین کہ اگر تیجے دسوین کا دن مقرر کرنا روا نہین تو جمعہ و عیدین کا دن مقرر کرنا
بہی جائز نہین ماشاء اللہ خوب قابلیت جہاڑی اور خود مجتہد بنکر شرع مین عقل نامعقول
کو دخل کرکے خوب فرع معقولات کیا میان صاحب ذرا ہوش سنبہالکر بات کرو جمعہ و عیدین
وغیرہ تو شریعت کے مقرر کئے ہوئے ہین تم بہی شریعت کی کتابون سے تیجے دسوین وغیرہ کے
دن مقرر ہونا ثابت کرو واہی حضرت یہ قیاس مع الفارق ہی کنوئے مین گرے ہوئے
کو تو رسی پکڑا کر اوپر کیطرف کہینچ لیا جاتا ہی بہلا بلندی پر جو لٹکا ہو اسکو نیچے کیطرف
کیونکر کہینچینگے ایسے ہی قیاس فرورڑانے والون نے شراب اور بیاج اور شیخ سدو کا بکرا
اور قصاب و ضیافت کا بکرا برابر کیا شیطان بہی ایسا ہی قیاس کرکر آدم علیہ السلام کو سجدہ
نہ کرکے ملعون ہوا نعوذ باللہ منہا **سوال** بسم اللہ جو چار برس چار مہینے چار دن کے بعد
بچے کو پڑہاتے ہین سو کیا حکم ہی **جواب** بسم اللہ اس مدت پر پڑہانا بدعت حسنہ ہی رد و

اِس جواب دینیوالے کی نئی شریعت نکالنی اور مجتہد بنیے پر صدآفرین ہی اِس بزرگ کے پاس بدعت
حسنہ وہ ہی کہ جو خود کرتا ہی اور حسن جانتا ہی نہین تو بدعت حسنہ کیسی ہو گے مجمع البحار کے خاتمہ
مین مذکور ہی وقد کتب الی شیخنا الشیخ علی المتقی فیما جرت علیہ عادۃ اکثر
اھل البلاد انھم یبتدون بتعلیم الصبیان للقرآن حین یمضی علیہ اربعۃ
سنین واربعۃ اشہر واربعۃ ایام ھل لہ اثر فی الحدیث او فی السلف
فکتب انہ لم یوجد لہ شیٔ یعتمد علیہ یعنے لکھا میرے شیخ کو شیخ علی متقی نے
اِس باب مین کہ یہہ جو اکثر لوگون مین رواج پایا ہی کہ شروع کرتے ہین بچونکو قرآن کی تعلیم
چار سال چار مہینے چار دن پر آیا ہی اِسکے لئے کوئی نشان حدیث مین یا سلف کی کتابون مین
پس لکھا شیخ نے کہ مقرر پایا نہین گیا اِس باب مین کچہہ کہ اعتبار کیا جاوے اسیرا ور جوہرۃ الابرار
ومعرفۃ الحقوق مین ہی کہ چار سال چار ماہ چار دن کے بعد حضرت رسول اللہ صلعم نے
حضرت حسنین رض کو مکتب مین بٹہلایا سو اِسکی کچہہ اصل نہین مجمع البحار کے روایت سکی
معلوم ہوا اور اگر اسکے اصل یعنی حسنین رض کو حضرت رسول مقبول کا اِس مدت پر مکتب مین
بٹہلانا ثابت ہو تو ای سنت کے منکر پہر تو بسم اللہ سنت ہو گی بدعت حسنہ کیسی ہو گی سبحان اللہ رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا قول فعل تو بدعت حسنہ ٹہرا اور ربانی ودوچ رسم رو تیہ سنت وا ی برین
دانش و اجتہاد سنت کی منکر ایسے ہی الزام مین مبتلا ہوتے ہین اور حقانی لوگون پر انکار
سنت کی تہمت لیکر آپ ہی منکر سنت ٹہرتے ہین ہان اتنا تو ثابت ہوا ہی کہ جب کوئی لڑکا عبد المطلب
کے اولاد مین سے پہلے بات کرنے لگتا ہی تو آنحضرت اِسکو کلمہ توحید اور قل ہو اللہ کی آیت
تعلیم فرماتے اور لڑکے گویائی کچہہ چار سال چار ماہ چار دن پر موقوف نہین بعضا دو
برس مین بعضا کم و زیادہ مین بات کرنے لگتا ہی مومن کو چاہئیے کہ رسول اللہ صلعم کا پیرو رہے
خدا کا قرب حضرت ہی کی پیروی مین ملتا ہی اور اِس سیدہی راہ سے جتنا ادہر ادہر
ہوگا اُتنا ہی راہ سے دور ہو کر آخر گمراہ ہوگا ؎ خلاف پیمبر کسے رہ گزید ٭ کہ ہرگز بمنزل
نخواہد رسید ٭ لا الہ الا اللہ کے ساتہہ محمد رسول اللہ کا تصدیق کرنا اِسی لئے فرض ہی
اور سچی مسلمان کو بہت ضرور ہی کہ ہر امور مین حضرت کا اقتدا کرے اور یہ بہی جاننے

کہ جسکام سے سنت قوت پکڑا ہے وہ کام سنت سے تعلق رکہتا ہے اور جو کام کہ بدعت کو قوت دیوے وہ بدعت
سے رکہتا ہے اصول کا قاعدہ ہے کل ما یجر الی الحرام حرام یعنے جو چیز کہ حرام کیطرف پہنچنے والے
ہے وہ حرام ہے غرضکہ پیروی سنت کی بڑی دولت ہے اسی دولت کے ہاتہہ آنے سے عقدے اور نکتے
کلام اللہ و کلام الرسول و اقوال فقہا کے کہل جاتے ہین اور سنت کے خلاف سے اور قول صحابہ و
مجتہدین کو پس پشت ڈالنے سے بہتر فرقے والون مین ہوتا ہے اسیواسطے بہتر فرقے والون کو
اہل سنت وجماعت والے اہل ہوا اور ناجیہ فرقہ کو سُنّی کہتے ہین شیخ مجدد رح فرماتے ہین
کہ بدعت کُدالی ہے اسلام کی اُکہاڑنیکے بدعتی جو سبب بنیانی کے بدعت کو تر و تازہ دیکہتا ہے
کل کو جب نظر تیز ہو گے تو دیکہیگا کہ نتیجہ اُسکا سوائے خسارت اور ندامت کے کچہہ نہین ہے
بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت + کہ با کہ باختہ عشق در شب دیجور + بزرگان دین فرض و
واجب تو ایکطرف مستحبات و مباحات مین بلکہ عادات مین بہی اسیطرح سنت کے ساتہہ رہتے تہے
اور بدعت سے بہت ڈرتے تہے غرض حضرت کے قول و فعل کے عاشق تہے حضرت امام زین العابدین
نے چاہا کہ پاخانے مین جانے کے لئے ایک جوڑا کپڑا دنکا جدا بنا رکہین پہر دریافت کیا کہ
حضرت صلعم ایک ہی لباس پہنتے تہے بیت الخلا کے واسطے لباس مخصوص نتہا فوراً اپنے ارادہ
سے باز آئے شیخ محی الدین ابن عربی رح فرماتے ہین کہ امام احمد حنبل رح نے عمر بہر تربز نہ کہایا کہ
مجہے کسی حدیث سے معلوم نہوا کہ حضرت صلعم نے اسکو کسطرح کہایا ہے **تنبیہہ** ان دنون مین حضرت صلعم کی
فرمانے کے موافق اسلام غریب ہوا اسلام کا پایۂ بدعت کی کدالی کے آگے برداشت نہین کر سکتا
اور چراغ سنت کا باد تند بدعت کا متحمل نہین ہوتا یہانتک تو نوبت پہنچی ہے کہ بدعتی لوگ مسلمان
سُنّی پر برملا طعن کرتے ہین غرض وہی مسلمان سنت پر عمل کرنے سے عاجز و مطعون ہین ایسی غربت
کے وقت مین کوئی بہادر رندان شکن ضرور ہے کہ سنت کو نصرت اور بدعت کو ہزیمت دے اس
زمانے مین ہندوالون کی آبائی بناوٹی طریقہ کا پایہ عجیب تختہ بحر بل و رشیعش ہے بنگیا ہے کہ محمد عالم
صلے اللہ علیہ وسلم کے شریعت کے ٹکڑے سے ٹوٹتا نہین اور طریقہ محمدیہ کے زور سے پیچہے ہٹتا نہین
بلکہ اس مین حق کو پس پا کر دیا ہے اور یہ ناخلف ایسے پیدا ہوئے ہین کہ سلف کی چال کو نیا مذہب
اور اپنی تراشی ہوئی چال کو پرانے رسوم کہتے ہین اور اس بناوٹی طریقہ کے مدد

پہونچی ہیں ایسے گمراہ جا بجا موجود اور ایسی باطل راہ کے مددگار ہر جگہہ ہویدا ہیں دین محمدی کا
نہ کوئی غمخوار نہ مددگار رہا بلکہ اگر کوئی اتباع شریعت کے حکموں کو ظاہر کرنے لگے تو ہر طرف
سے مشرک اور بدعت پسند لوگ اسکو مار مار کرتے ہیں یہی کہ اُس غریب کو کہیں امن کی جگہہ
نہیں ملتی سوائے قبر کے یا اُس کام سے باز آئے کہ برخلاف بدعتیوں کے کہ ہر کہیں انکی تائید موجود
ہیں بھلا امتحان کیواسطے بدعت یا بدعتیوں کی مذمت کر کر دیکھو ابھی کسطرح سے بدعتیوں کے
طرفدار لوٹ پڑتے ہیں اور چوطرف سے اسکو تنگ کرتے ہیں کہ یہ فساد کی جماعت میں پھوٹ
ڈالتا ہے ہیہات ہیہات کوئی سننے والا اور انصاف کرنیوالا نہیں ہے لیکن رسول اللہ کے احکام ظاہر
کرنا فساد ٹھہرا اور مفسدوں کے چال چلنا اسلام اور اتفاق ہوا عجب دور آ رہا ہے
کہ بد نیکوں پر عیب لگاویں بیدین دینداروں کو دباویں مشرک توحید والوں پر طعن
کریں بت پرست خدا پرستوں کو ڈراویں جاہل علما سے بیجا بحث کریں ظالم جاہلوں سے
میل رکھیں نام کے مسلمان کام کے مسلمانوں کو کافر کہیں بدعتی سنیوں کو نام رکھیں وہابی
پوری توحید بیان کرنیوالوں کو شفاعت و کرامت کا منکر ٹھہراویں صاف صاف طریقۂ سنت پر
چلنے والوں کو منکر رسول و بدمذہب و تارک سنت کہیں ٹھیک ہے اماموں کے قول پر چلنیوالوں
کو منکر بولیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن رباعی چشم آسمان
کور ست + چشم گوش روزگار کرست + ہر کجا عالمست مغلوبست + ہر کجا جاہلست
معتبرست + حق تعالیٰ مومنوں کو خصوصاً علماء کو توفیق دیوے کہ ایسے زمانہ پر آفت میں
بدعت کی خوب جڑ ہلادیں کہ شیطان اسی دستاویز سے بناء اسلام کی اکھاڑتا ہے
اور سنی مسلمان کو ہدایت فرماوے کہ ایسے امتحان کیوقت میں بدعتیوں کے ڈرانے
اور تنگ کرنے سے سنت رسول کو چھوڑ کر بدعتی نہ بنیں اور سو شہیدوں کی ثواب سے محروم
نہ رہیں حتی المقدور سنتوں کو چلاویں بدعتوں کو مٹاویں مگر اتنا بھی خیال رکھیں کہ تھوڑی
نیکی سے بہت بدی کیطرف نہ کھینچے اور فتنۂ خفتہ کو بیدار نہ کرے کیونکہ آخری زمانہ ہے اور
اسلام غریب اور اہل اسلام ضعیف ہیں اور افراط و تفریط میں گرفتار نہووے خیر
الامور اوسطہا پر عمل کرے نہیں تو مطلب فوت ہوگا اور سنی بننے سے نکلکر بدعتی

رہیگا جیسا کہ زمانہ میں بدعت کا ایسا زور ہے کہ سنت کے نام سے لوگ بھاگتے ہیں سنت کا بیان کرو
تو اُسے وہابی معتزلہ کہتے ہیں اور بدعت پر بدعت کئے جاؤ تو خاصے سنی بلکہ ولی بنجاتے ہیں
اول کے زمانے میں ایک سنت چھوٹی سی چھوڑنے سے تارک سنت و بدعتی کہلاتے تھے اور اب
سنت بجا لانے اور بدعت چھوڑ دینے سے بدمذہب کہلاتے ہیں کوئی مسلمان حضرات
وصحابہ و تابعین و تبع تابعین و امامان دین و اولیاء رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے قول و فعل کی
تحقیقات نہیں کرتا اور اتنا نہیں جانتا کہ اُن حضرات کے قول و فعل کے مطابق جسکا عمل
ہووے سرتاج ہے دلوں کا ان عمل اچھا سمجھتا اور اگر مختلف ہے تو مخالف ہے دلوں کا زیبائی
قرشیہ یا اے مسلمانوں باپ دادا کی رسموں کے بدلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
سنت ہونگے نہیں ہے بلکہ سنت رسول تو وہ نعمت ہے کہ اگر دونو جہان کے بدلے ملجاوے تو بھی سستی ہے
ابن مسعود رضہ کا فرمودہ ہے کہ بدعتیں ظاہر ہونگی یہانتک کہ جب انمیں سے کسی بدعت کو بدل
ڈالیں تو لوگ کہینگے کہ سنت بدلگئی حضرت علی رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول علیہ السلام نے
کہ اسلام میں میری پیٹھ کسی نے نہ توڑی مگر بدکار عالم اور بدعتی پرہیزگار نے حضرت عبداللہ
بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ کسی امت نے اپنے نبی کے بعد اختلاف نہ کیا مگر یہ کہ اُس امت کے
باطل والے تھے اُنپر غالب آگئے ابو حذیفہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایک زمانہ آویگا کہ سچا
عالم اُنمیں ایسے گدھے کی مانند رہیگا لوگ اُسکی طرف ہو کر نہ نکلینگے اور مومن ایسا نوکر نیز
لونڈے سے بھی زیادہ خوار و ذلیل رہیگا جیسا یہ وہی وقت ہے کہ جسکے خبر مخبر صادق
نے اول ہی سے دی صدق اللہ العلی العظیم وصدق رسوله الکریم علیہ و
علی آلہ التحیۃ والتسلیم **سوال** بزرگوں کی منت و مراد کے گونڈے و کونڈے وغیرہ
کھانا حلال ہے یا حرام **جواب** منت مراد کا کھانا جائز ہے سو مطلق نا جائز کہنا خود رائے
و خود بینی ہے منت کے مضمون پر توخیال کرنا تھا کہ جاہل کیا کہتے ہیں اے سید جلال الدین
بخاری او رجب پٹیل ای امام اگر تم میرا فلانا کام کردو تو تمہارے نام منت کی کونڈے دونگا یا کھیر دونگا
کرونگا یہ منت تو مخلوق کے ہے بحر الرائق میں ہے انعقد الاجماع علی حرمۃ نذر المخلوق
ولا ینعقد نذر المخلوق انتہی حرام بالمنذور ولا یجوز اخذہ واکلہ یعنی

علما کا اتفاق ہی مخلوق کے نذر حرام ہونے پر اور یہ نذر درست نہیں ہو [illegible]
ہے بلکہ حرام ہے بدتر اور جائز نہیں اسکا لینا اور کہانا اور دلیل اصل اسکی [illegible]
[illegible] یکون الا للّٰہ تعالی فمن نذر لنبی او ولی لا یلزمہ علیہ شیٔ فان اعطی ذلک
الشیٔ لاحد من الناس علی تلک النیۃ لا یجوز اخذہ ان علم الاخذ بذلک
فان کان طعاما لا یحل اکلہ وان کان ذبیحۃ فہو میتۃ فان اکلوا وسموا اللّٰہ
[illegible] کفروا جمیعا وان نذر للّٰہ تعالی فاکلوا ثم وہبوا ثوابہ لاحد
من الناس فذلک یجوز یعنے نذر نہیں ہو اگر تے سوا اللہ تعالے کے [illegible]
[illegible] یا ولی کیواسطے نہیں واجب اسپر دینا کسی چیز کا پس اگر دیوے وہ چیز کسیکو لوگون میں سے
[illegible] تو جائز نہیں لینا اسکا اگر جانے لینے والا اسکو اگر طعام ہے تو حلال نہیں اسکا
[illegible] اگر حیوان ذبح کیا گیا ہے تو وہ مردار ہے پہر اگر اسکو کہا دین اور [illegible] اللہ [illegible]
[illegible] سب اور اگر نذر اللہ کیواسطے مانیں پہر کہا دین پہر ثواب اسکا کسیکو بخشین
[illegible] سو یہ جائز ہے [illegible] نذر کرے نبی یا ولی کیواسطے لازم نہیں ہوتا اسپر
[illegible] اگر دیوے وہ چیز کسیکو اسی نیت پر لینا روا نہیں اگر جانتا ہے پس اگر کہانے کی چیز ہے
[illegible] حلال نہیں اور اگر جانور مذبوح ہے تو وہ مردار ہے پس اگر کہا دین اور بسم اللہ
کہین اسپر تو سب کافر ہو وین اور اگر نذر کرین خدا تعالے کے اور کہا وین اور بخشین اسکا
کا ثواب کسیکو تو یہ جائز ہے **سوال** مولانا وبالفضل اولنا حاجی الحرمین الشریفین جناب
نواب قطب الدین خانصاحب دہلوی دام مجدہ کا الطعام المنذور لغیر اللّٰہ حلال ام
حرام وان کان حرام فبای سبب حرام بینوا توجروا یعنے طعام منت مانا گیا غیر اللہ
کے لئے حلال ہے یا حرام اور اگر حرام ہے تو کس سبب سے حرام ہے بیان کرو تو اجر دیئے جاؤگے
جواب الحمد للّٰہ رب العلمین رب زدنی علما حرام باطل کما فی عامۃ
الکتب واللّٰہ سبحانہ وتعالی اعلم امر برقمہ المقصر عبد اللّٰہ بن محمد میر
غنی الحنفی مفتی مکۃ المبرکۃ کان اللّٰہ لہما حامدا مصلیا مسلما [مہر: عبد اللّٰہ]
یعنے طعام نذر لغیر اللہ کا حرام ہے اور باطل ہے جیسا کہ اکثر کتابوں میں موجود ہے اور اللہ تعالے

خوب جانتے ہیں حکم کیا لکہنے اسکے کا قصد وار عبداللہ بن محمد میر غنی حنفی مفتی مکہ معظمہ نے اللہ
تعالے و دگار انکا ہو جیو حمد کرکے اور درود اور سلام کہکر پس معلوم ہوا کہ جواز کا حکم
دینے والا عجب خود پسند ہی معلوم نہین کہ یہ مسئلہ اپنے اچہا وسی تراشا ہی یا سینہ بسینہ اس
تک پہونچا ہی دین کے کامون مین تو رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تابعداری چاہئے چنانچہ
فرمایا اللہ تعالے نے سورۂ نسا مین فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر
بینہم ثم لا یجدوا فی انفسہم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما ترجمہ سو قسم ہی تیرے
رب کی انکو ایمان نہوگا جبتک تجہی کو منصف نہ سمجہین جو جہگڑا اٹہے آپسمین پہر نپاوین اپنے جی مین
تنگی تیرے فیصلے سے اور قبول کرین مانکر یعنے جب کسی عبادت یا دنیا کے معاملہ یا رسم یا عادت
کی بات مین لوگونکو آپسمین جہگڑا اٹہے ایک کہتا ہو کہ یون کیا جاہئے دوسرا کہے یون نہین تو
ایسے وقت مین چاہئے کہ حضرت کو منصف و حاکم ٹہراوین پہر جو حکم کہ حضرت کی حدیث سے ثابت ہے
اسکو بجان و دل قبول کرین خواہ مرضی کے موافق ہو یا مخالف تب مسلمانی کا دعوی سچا ہی اور جو
حضرت کے انصاف پر راضی نہو کر چون و چرا کرے وہ مسلمان نہین کافر و منافق ہی اس زمانے
مین اکثر ہندوستان کے مسلمانون مین تہوار ہائی باتین اور نئے عقیدے اور رسمین رائج ہین
اور ایک جہان اسمین گرفتار ہی عوام کا کیا ذکر کیجے اسجگہہ خاص لوگونکا ہوا ہے
حال یہ یہ پوچہنے لاگے کرشن اور رام کو رہ گیا اسلام باقی نام کو مثلاً لڑکا پیدا ہوتے
بکرا ذبح کرنا نچا کے چارپائی پر تیر و کلام اللہ رکہنا چہٹی کرنا سالار بخش مدار بخش پیر بخش
خواجہ بخش نام رکہنا نچا کا خون چالیس دن سے کم مین بہی اگر بند ہو تو بہی اسکو جاری تک ناپاک
سمجہنا چار برس چار ماہ چار دن پر بسم اللہ پڑہانا ختنہ والے کے ہاتہہ مین باولکا کنگنا باندہنا
شادی مین کنگنہ جلوہ سہرا مقنع تیل برہی ستاچق آتشبازی تیر ہیان ندیان باج قسم
کے کپڑے مہندی رت جگہہ ٹونے ٹوٹکے چوتہی جہکلے سوا لاکہہ اشرفی کا مہر وغیرہ
حرکتین کرنا محرم مین گوشت پان چارپائی پر سونا ترک کرنا تعزیہ علم شدا مہندی ٹہٹی
سیج بال جاحب ڈہال صاحب بنانا صفر مین تیرہ دنکو تیز سمجہنا آخری چار شنبہ کے
دن سیر کو جانا ربیع الاخر مین حضرت پیر کے مہندی چراغان کرنا جمادی الاولی

مین شاہ مدار کے چلّے کو پوجنا جب مین ہتھیلی کی نیاز کندوری سید جلال بخاری کے
کونڈے کرنا شعبان مین نیا عرفہ ٹھہرا کر نئی بیت کو مردون مین ملانا آتشبازی کرنا تھالی
چھپاتے کے سوا کسی دوسرے طعام پر فاتحہ نہ دلوانا چراغ بہت جلانا ہندوان کی مانند گنبد
کے پوجا کرنا ذیقعدہ کے مہینے مین شادی نہ کرنا میت کے ساتھ توشہ لیجانا سہاگن کے
جنازے پر لال چادر ڈالنا کنواری کے جنازے پر [illegible] لال تارا باندھنا میت کے
چارپائی کو منحوس جانکر اسپر نہ سونا [illegible] نام کو اور سورہ یٰس کو نحس جاننا قبر
مین شجرہ رکھنا [illegible] کرنا قبرون پر غلاف ڈالنا
بیٹی کو [illegible] شگون لینا فال دیکھنا گنڈے تعویذ کرنا قرآن کی آیتین [illegible]
[illegible] ہولی دیوالی دسہرا وغیرہ رسوم کفار مین شریک ہونا [illegible]
[illegible] السلام علیکم کہنے کو [illegible] کہنا جبر و قدر کے مسائل مین جھگڑا
کرنا [illegible] کی نسبت مین سستی کرنا [illegible] حسب
[illegible] رسم ہو جاری ہین اور
لوگ [illegible] حاکم ٹھہرا کر دریافت کرنا چاہیے
پھر جب حضرت کے قول و فعل یا صحابہ کی چال اور تابعین و مجتہدین کے اقوال و احوال
سے قطعاً [illegible] ثابت ہو جاوے تو خوشی سے چھوڑ دینا چاہیے اور جو دریافت
کر کر ناخوش ہو اور اپنی آبائی و اجدادی رسم پر اڑ رہے اور نہ چھوڑے وہ ہرگز مسلمان
نہین بلکہ کافر و منافق ہے اور اسمین شک نہین کہ یہ سب رسمین تینون زمانون
مین نہین اور جو دین کی بات ان زمانون مین نہو وہ بات مردود ہے افسوس کہ
اکثر تقریری مسلمان بے علم جو کہ ہندوؤن کی رسم کرتے ہین اور اپنے آپکو بڑا مسلمان
جانتے ہین وہ سب خاص [illegible] پر چلنے والونکو بید شرک وہابی کہتے ہین اور طرفہ بات یہ ہے
کہ یہ تو انکو فقط وہابی ہی کہتے ہین سو یہی بے دلیل ہے اور دوسرے انکو دلیلون سے نکلو مرتد
زندیق ہوا ہی آپ سے بنا وٹے مذہب [illegible] آپ ہی کہتے مین
کیونکہ یہ اسلام و کفر کو [illegible] اور جمیع اللہ و معبود کہنے والون کو

ولی جانتے ہین اور انکی عرس میلے مین شریک رہتے ہین ہندوؤنکی جاترا و ہولی دیوالے مین
اور بدعت والون کے ساتھہ تیجے دسوین وغیرہ مین شامل رہتے ہین انکو ستانا تو سہل ہی فقط
خالص دین نبوی پر چلنے والے انکے دشمن ہین شاید یہ سچ تو ہی کہ یہ انکی بناوٹی دین کو بگاڑ دیتے
ہین اس سبب سے دشمن سمجھتے ہین تو کیا کرین جو انکے ساتھہ شرک و بدعت کے کام مین شریک
و مددگار رہین سو ہے انکے دوست اور جو شرک و بدعت سے الگ ہی اور اس رسم کی برائی
ظاہر کرے وہ دشمن ہی خیر دشمنی انکی بجا ہی لاکن یہ جو بہتان لگاتے ہین سو برا کرتے
ہین یعنے عام کو یہہ کہہ کے بہکا دیتے ہین کہ یہ وہابی پیغمبر و صحابہ و امام و اولیا کے
اور شفاعت و سنت و کرامت کے منکر ہین صدقہ و خیرات و ثواب پہنچانے کو منع کرتے ہین سید
صادق یعنے جناب سید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ و عبدالوہاب کو پیغمبر سمجھتے ہین مولوی اسمعیل
غازی شہید فی سبیل اللہ کو مجتہد و امام مذہب جانتے ہین انکی کتاب تقویۃ الایمان کو قرآن و
حدیث سمجھتے ہین درود نہین پڑھتے لا الہ الا اللہ کے ساتھہ محمد رسول اللہ نہین پڑھتے ایسے ایسے
خرافات و واہیات اپنی لال بجھکڑ جاہلون کو سنا کر علماء حقانی کے دشمن بناتے ہین اور سراسر
جھوٹہہ بنا بنا کے سنتے و دینداروںکو بدنام کر کے دونو جہان مین اپنا منہہ کالا کرتے ہین سو کتنے
جاہل اپنے خصم کو مارتے ہین صاف ایسا کہدیتے کہ تم کتاب پر چلو ہم بناوٹی رسمون پر چلتے ہین اگرچہ
تم سچے ہو پر ہم تمہاری نہین مانتے تو مضایقہ نہین دنیا کے عداوت دین کا نام لیکر ظاہر کرنا
مسلمانون کا کام نہین جیسا ملا لڑکے کو مارتا ہی روٹی یا تنخواہ نہ لانے کے سبب سے اور
بہانہ کرتا ہی سبق نہ یاد کرنے کا لاکن وہ بچہ بھی اس ملا کو مکار جان لیتا ہی ایسا
ہی بدعتی سنیون کو مارے حسد کے برا کہتے ہین اور دین کا نام لیکر انپر تہمتین
باندھتے ہین سو دیندار تو انکے فریب سے واقف ہین مگر جاہل لوگ نہین سمجھتے ہین کہ یہہ تو
شرک و بدعت مین اپنے شریک ہر رسم اور بڑی کتابون مین سے بدعت کے
کہانے کے جائز ہونے کے فتوے اور عرس برسی تیجا چالیسوان ہلدی مہندی
نیوتا باجا باج شطرنج افیون بہنگ گانجہ نذر و نیاز لغیر اللہ شیخ سدو شاہ
داول کے منت مراد کونڈے کنڈوری فال گنڈا وغیرہ کو رواج بنا کر کہانے والے

ہین تماشے مین ہمارے ہوسا تہہ ہتے ہین اور وہ لوگ ہمکو برا بلکہ کافر و مشرک بدعتی بولتے ہین
اور یہہ ہمارے سے خوشامد کی طرفدار ہوکر حیلہ آمیز کہلاتے ہین سب کام مین حرکت
نہین کرتے فضل الہی سے سیٹھون کو سیتے اور یہ تقیہ ان لوگو سے تو دستے جاہل
بہی جان لیتے ہین مگر ہر کام مین اپنے شرع سے ہٹ کے طرفدار ونکی طرف ہو جاتے
ہین اور حق بولنے والونکو فسادی دین کے بگاڑنے والے ٹہراتے ہین ظاہر ہے یہ فتنہ کی
بنا ڈالنے والے مذہب والے اگر لالچی نہ ہوتے تو کافر تک قدم دہرتے اسے نقرار سے شرع
اور بدعتی و رافضی و خارجی وغیرہ جو خلاف رسول کے شریعت کی اہانت
کرتے ہین ایسے ملے جلے رہتے ان سے تو شیر و شکر ہین ان سب کو بندے تماشے
و حیلے بناکر بدعت شکنون سے لڑتے ہین اور سب و تبرا کی ہیند کی جیت چاہتے مگر وہ
سراسر حماقت و جہالت و بیدینی و عداوت و نفسانی طرفداری و نفسانیت ہے
اور افسوس ہے کہ یہہ سب کا فتنہ ہے جسکی پناہ لیتے ہین اس سے جاہو اگر ہمارے نزدیک
یہہ لوگ بدعتی سب ہی مقرر ہوے تو خیر بیا وہ ہے بدعتی کی ہم اتنا تو ہین کرسکتے
ہین اور ہم اب چپ چاپ بیٹہے ہین اپنا دل لیتے بہی درگذر کر جاتے وہ بندہ اکو
سونپو اللہ تعالی ان لوگون سے آپ ہی سمجہ لیگا اور لوگون سے تو کرم ہو بیان کرتے
ہو اپنے روکی پہونکی بہی جو یاد رکہو گے تو بس ہے مگر کیا درگذر کروگے دوسرے
بدعتیون سے تو بہائی چارا ہی ہم مشربے کا ناتا رکہتے ہین سے انکے مددگار ہیں انکے
طرفدار انکے جہتی جیلے مین سے موجود انکے گویا ہارے ہاتہہ جہان لے مین حاضر ایسے
بگاڑکر کیا اپنی روزی بند کرینگے دیندارونکی طرف ہونے سے ان کو کیا ملیگا اور
دے انکو کیون شریک کرینگے اور خدا نخواستہ تم انکے سنی مجلسون مین آکر کیا سنی
بنوگے یہہ لوگ بیچارے حنیفہ سب بدعتیون کی چال سے الگ رہتے ہین

نظم

یہ نہین قائل وزنگی بہبک کے	ایک ہین ایک کے ہین ایک کے	انکے ہر ایک کام مین نیت بخیر
غیر سے نہین مانگتے اسکے بغیر	رات دن سب سے کرین عجز ونیاز	غیر سے ظاہر کرین اپنا نہ راز
سنت نبوی پہ پروانے ہین وے	اہل بدعت سے تو بیگانے ہین وے	رات دن سنتے کرین ہین التجا

گاہ ہیں وہ خوف کا ہے اور رجا
امر پر حق کے ہیں وہ قائم یکہ تاز
بس پہ رہتے ہیں ہمیشہ مستقیم
عالم اُسکے فیض سے ہے کامیاب
اور شفیع مذنبین ہے مصطفےٰ
دین اُسکا ناسخ ادیان ہوا
بدعتی کا رسم و بدعت پر عمل
سُن تو اے اہل ہوا و بیوفا
اور کتنی سنتیں ضائع کیا

حسد کبر و بغض سے ہیں وہ دور
ہر مناہی سے کریں ہیں احتراز
شاہ راہ مصطفےٰ کیا خوب ہے
رحمۃ اللعالمین ہے وہ جناب
مرسلوں کا وہ نبی سرتاج ہے
نازل اُسکے واسطے قرآن ہوا
سُنّی ہے اخلاق نبوی پر سدا
کتنے دل توڑے ہیں تو نے بیحیا
کوئی بھی دل تو نے ظالم خوش کیا

خاکساری پر نہیں ہے کچھ غرور
شرع پیغمبر صراط المستقیم
راہ یہ موصل ہے الے المطلوب ہے
ہادی گم گشتگان ہے مصطفےٰ
جسکا ادنیٰ مرتبہ معراج ہے
سُنیوں کا دین ناسخ پر عمل
بدعتی نفسانے ہے اہل ہوا
کسکے کسکے دلکو آزردہ کیا
بلکہ پیغمبر کو تو ناخوش کیا

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے پہلے کفار نابکار حضرت کے ثنا خوان تھے جب حضرت اسلام کی دعوت کرنے لگے تب کافرون نے دیکھا اس پیغمبر کی شریعت قبول کرنے سے اور اسکے دین میں آنے سے گھر بار وطن چھٹتا ہے بیدین دوستون آشناؤن خویشونسے لڑنا پڑتا ہے اچھے کھانے اچھے لباس اور رسمی رسم کے کام اور باپ دادا کی رسمیں چھٹتی ہیں بڑے لوگونسے رنجش ہونسی لگانا پڑتا ہے سو نامردون کی ہمت نہ پڑے کیونکہ یہ لوہے کے چنے نامردونسے چبائے نہیں جاتے زن مریدین کو [illegible] نذر لغیر اللہ اور پلاؤ کے عاشق کیا بہت پر چلینگے نجاست کی مکھیاں پروانے کیا جلینگے جو رسول اللہ کے جان نثار ہوتے ہیں اُنکو محبت رسول کے جورو بچون وطن جاگیر مال باپ دوست آشنا مال و زر عزت و جان سے بڑھکر ہوتی ہے اونے سنت پر عمل کرنیکے شوقین دنیا وما فیہا پر لات مارتے ہیں اور یہ فریبی ملانے نئے نئے مذہبونکو ردیا بازیون سے شب و روز بہکاتے ہیں اور حقانی لوگون پر جان بوجھکر تہمتیں باندہ کر انکو وہابی ٹھہراتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہابی قرآن حدیث کے معنے غلط کرتے ہیں اور فقہ کو نہیں مانتے رسول کی شفاعت اور ولیونکی کرامت کے منکر ہیں سو اسکا سبب یہ ہے کہ انکے دلون میں صاف عقیدے جمتے نہیں رسوم جاہلیت کے محبت میں ایسے چکنا چور ہیں کہ فنا فے الرسوم ہو گئے

بیچے دین کے باتین قبول کرنا بہت دشوار معلوم ہوتا ہی اگرچہ یہ سب کچہ جانتے ہین لیکن بسبب
غالب ہونے حکومت کے زیر ہین جب عالمون کے الزام سے ڈرتے ہین تو دینیات قرآن و حدیث پیغمبر
و صحابہ و اجماع و فقہ و تابعین کے تابعدار ونکو وہابی کہنے پر زور مارتے ہین تو اصل الامر
ہین کہ بارہ سو برس گذرے سب صحابی مسلمانونکو گویا کہ اپنے نزدیک وہابی سمجھتے
ہین کیونکہ وے بہی قرآن و حدیث و فقہ کے تابعدار تہے اور ایوہی زیادتی رسمون سے
بیزار تہے اب یہ بے تمیزی انہین اندہون کی نصیب ہے خدا و رسول و فقہا کو چہوڑکر
ہر کسیکو اپنا نبی و ولی و امام و مجتہد ٹہرا کر اسیکی پیروی کرنے لگتے ہین یہ نیچے مسلمان
اسی سبب سے تو بدنام ہین کہ بجز قرآن و حدیث و ائمہ و فقہا کے ہر کس و ناکس کے تابعدار
نہین ہوتے غلام علی گنگا رام نہین کہ دین اور باپ دادون کی رسمونکو ملاوین یہ
لوگ خاص کے حنیف ملت ابراہیمی پر مضبوط ہوگئے سنی حنفی اہل بیت کے پیرو اور جان نثار ہین
اگر اسمین شک ہو تو امتحان کرو کہ دین کے حرارت اور سنت رسول کے رواج دینے کا
شوق اور پوری مسلمانی پر چلنے کا ذوق کنکو ہی اور عقائد کنکا درست ہی کام کے مسلمان
وہابی کہلانے والون کا یا نام کے مسلمان بنانے کہنے والونکا جنکو تم وہابی
کہتے ہو انکا اعتقاد یہ ہی کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ یعنی معبود و
مسجود و قادر و داتا و نفع و نقصان پہنچانے والا مشکل کشا حاجت روا غیب دان
روزی رسان مارنے جلانیوالا سب پر غالب کوئی نہین مگر فقط اللہ اور حضرت محمد
صلے اللہ علیہ وسلم کے رسول صاحب معراج و شفاعت کے لئی مختار ہین اور سارے
خلقت کے سردار سب کے پیشوا اور سب سے افضل و اعلی ہین اور جنکو یہ لوگ بدعتی کہتے ہین
انکے یہ اعتقاد ہین **ابیات** نظام الدین میرا ایمان و دین ہی * وہ ایمان بلکہ رحمن بالیقین
ہی * پنجہ در پنجہ خدا دارم * ما چہ پروا مصطفے دارم * ہمہ دوست کی قائل ہین تعزیونکی
قبرونکو سجدہ کرتے ہین شیخ سدو اور دولہ اور شاہ مدار کو نفع و نقصان پہنچانیوالے
غیب دان مشکلکشا حاجت روا جانتے ہین اور ان عقیدونکو سنی بننے کی علامت و تصوف
و اجماع اسلام سمجھتے ہین اور شرک فی التصرف و شرک فی العبادت و شرک

فی العلم کو مسلمانی سمجھتے ہین انمین سے ایک بات ہی ایمان کھونے کو بس ہی اور رسولؐ کے
اطاعت کا یہ حال ہی کہ سنت کے نام سی تو چڑہ بلکہ اُسکی ضد مین سیکڑون بدعتین کرتے
ہین کسیکا عقیدہ رافضے کا سا کسیکا خارجی کا کسیکا قدریہ کا کسیکا جبریہ کا کسیکا معتزلہ کا سا ہے
پہر خاصے سنّی کے سنّی واہ رے ایمان اتنے باطل عقیدون سے اور صدہا کفر کے کلمہ بکنے سی ایمان
کو ذرہ جنبش نہین ہوتے غرض قرآن اور حدیث اور شریعت اور خدا اور رسول اور قیامت
اور شفاعت اور اولیا ؤن اور کرامت اور اماموں کے خود منکر ہوکر بیچارے غریب مسلمانون
پر ناحق تہمت لگاتے ہین عجب تماشا ہی کہ اوپر دیکہکر چلین تیتے کا سر کچلین اور کتی ہی کو اندہا
کہین نقل ہے کہ ایک عالم کسی گانو کی مسجد مین نماز کو گیا کیا دیکہتا ہی کہ وہان ہر نمازی
کے سامنے ایک ایک چہری کہڑی کی ہوئی ہی اور انکے ساتھ ایک ایک چوہا بندہا ہوا ہی
چوہی چین چین کر رہی ہین نماز مین خلل انداز ہو رہی ہین اِس عالم نے حیران ہوکر اُنسے کہا کہ
یہ کیا حرکت بیجا ہی بہون نے جواب دیا کہ واہ صاحب رسول اللہ کے حکم کو بیجا حرکت کہتے ہو
اِس بیچارہ نے دریای حیرت مین غوطہ کہا کر اُنسے کہا کہ کونسی فقہ مین یہ بات ہی ذرا بیان
تو کرو وہی جاہل اپنے اجہل اُستادکی سکہائی ہوئی باتین بکنے لگے کہ فقہ تو ہم جانتے نہین
مگر حدیث مین یہ مضمون ہی تب عالم نے کہا کہ تم عجب سنہرے بیدین ہو کہ فقہ کو حدیث کے
خلاف جانتے ہو خیر حدیث ہی بتاؤ پہر ے جاہل سب اپنے معلم الملکوت کے پاس دوڑے
گئے اُس نیم ملا نے ایک کتاب حدیث کی لاکر یہ حدیث اُس عالم کو بتائی کہ عَلَیْکُمْ
بِالسَّکِیْنَۃِ وَالْوَقَار یعنے تم پر لازم ہی کہ چین و آرام سے نماز کیطرف جاؤ دوڑکر
مت جاؤ سو وہ خرِ بے سُم و سگ بے دُم اِسکو یہ سمجہہ بیٹہا تہا کہ عَلَیْکُم بِالسَّکِّیْنِ وَالْفَار یعنے لازم
کرلو چہری اور چوہی کو تب اِس عالم نے کہا کہ اے کمبخت کیون حدیث کی عبارت خراب کرتا
ہے اور ایسی علم کے بہرسے پر قاضی بطل ہوتا بنکر فقہ کا منکر ہوکر محدث بن بیٹہا ہی تو تو
آپ بہی گمراہ ہوا اور تونے ان نادانو کو بہی گمراہ کیا حق بات سننے سے اور جاہلوں
مین آبرو جانے کے سبب سے وہ اجہل اور اُسکے شاگرد جاہل سب کے سب ملکر اُس عالم پر ٹوٹ
پڑے اور اِسکو حدیث کا منکر ٹہرا کر وہانسی نکالدیا پیغمبر صلعم فرماچکے ہین کہ جب لوگ لیے تحقیق

ہونگے عالم اور جاہل کو نہ پہچانینگے تو جاہلون کو اپنا سردار بنا کر اُنسے مسئلے پوچھینگے اور وے
جاہل بغیر علم کے فتوی دیوینگے سو خود بہی گمراہ ہونگے اور وہ سرونکو بہی گمراہ کرینگے ایسے
یارو اسی مین خیر ہی کہ دین کے مسئلے دیندار بے طمع حقانی عالم سے پوچھکر عمل مین لاؤ اور
جو جماعت کہ حضرت و صحابہ و مجتہدین کی پیروی کرتے ہو اسی جماعت مین ملجانا لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ کے بہی نشانے ہی حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ علما
امانتدار ہین سو اُن جبتک کہ دنیا مین نہ گہسین اور بادشاہون سے نہ ملین پہر جب دنیا مین
گہسین اور بادشاہون سے ملا رکہین تو بچا کرو اُن سے کیونکہ وے دین کے چور ہین سو
اسوقت کے بعضے علما حضرت رسالت پناہ کی امانتداری چہوڑکر اور اہل دولت کی خاطرداری
مین مشغول ہوکر عوام کے الٹے پلٹے کرتے ہین اور اُنکے خاطرخواہ اُنکے مطلب کے موافق
مسئلے بتاتے ہین تاکہ وے معتقد بنے رہین اور مُردون کے نذرون کے کہانے دانے شیرینی مالیدہ صدقہ
وغیرہ سے اُنکو بادو شاد کیا کرین اسواسطے جو کچہہ کہ شرک بدعت فسق و فجور عوام لوگون سے
ہوتا ہی سبہی یہ حضرات روا رکہتے ہین اور اُنسے راضی اور اُنکے شکرگذار رہتے ہین اور اُنکے
افعال ناشایستہ کو الٹی سیدہی دلیلون سے جائز بتاتے ہین ادنی بات یہ ہی کہ تمام شہر کے
سور وشئے تارک الصلوۃ کو پکے مسلمان ورکہرے باایمان ٹہراتے ہین اگر کوئی غریب مسلمان
قرآن و حدیث و فقہ سے نمازیونکی فضیلت اور بے نمازیونکی مذمت وعظ مین بیان کرے
تو اُس واعظ کے فریادی بے نمازی اپنے علما کے پاس لیجاتے ہین تب وے اُنسے ارشاد
ہوتا ہی کہ اجی وہابی لوگ بے نماز کو کافر کہتے ہین وے تو قرآن و حدیث کے معنی غلط
کرتے ہین نماز کا تارک کیسے کافر ہوگا ہان گنہگار ہی اور تم بڑے بہیا ہو کہ اُنکے وعظ مین
جاکر کافر بنکر آتے ہو سبحان اللہ عمر بہر کے فرض نماز نہ پڑہنیوالا مسلمان ہو اور نماز کی تاکید
کرنیوالا تو کیا بلکہ اُسکے وعظ سنینوالا کافر ہو افسوس ہی کہ حقانی لوگ تو بیچارے نادانونکو نماز پر
مستقل اور پکا رہنیکو سیکڑون آیت و حدیثین بیان کرکر انکو اپنی نماز پر مضبوط رہنیکے لئے سناتے
ہین اور یہ شیاطین نام کے علما کہ جنکے حق مین اللہ صاحب نے سورۃ جمعہ مین فرمایا ہی مثل الذین
حملوا التورىة ثم لم يحملوها كمثل الحمار يحمل اسفارا یعنی مثل اُنکے جنپر لادی توریت

(حاشیہ) ... عن ... عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ... [illegible]

پھر نہ اُٹھائی انہون نے جیسے مثال گدہے کی پیٹھہ پر لدے جاتا ہی کتابین اور سورۂ مائدہ
مین فرمایا ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکافرون یعنی اور جو کوئی
حکم نہ کرے اللہ کے اُتارے پر سو وہ ہی لوگ ہین کافر جو لوگ کہ امرا و فقرا کے خوشامدی ہین
حق کو باطل اور باطل کو حق بتاتے ہین خدا کے خوف سے ڈرتے نہین اتنا نہین سمجھتے کہ نماز
پڑ ہیئے اور شرک سے بچیئے کیونکہ بیچ قرآن شریف مین جابجا آیتین موجود ہین ویسے نماز
کو خدا تعالے نے سورۂ روم مین فرماتا ہی وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ یعنے
قائم رکہو نماز کو اور مشرکین سے مت بنجاؤ اور صحیح مسلم مین جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت
ہے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ درمیان بندہ کے اور درمیان کفر کے
یعنے فرق چھوڑ دینا نماز کا ہے اور احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ مین
بریدہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہی کہا کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
عہد درمیان ہمارے اور درمیان منافقون کے ہی نماز ہی پس جسنے چھوڑ دی وہ پس تحقیق کافر
ہوا اور ترمذی مین عبداللہ بن شقیق رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہی کہ تہی اصحاب
رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نہین دیکھتے تہے کسی چیز کو اعمال مین سے چھوڑنا اسکا کفر سوائے
نماز کی اور احمد اور دارمی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین عبداللہ بن عمرو بن العاص سے
روایت کی ہی کہ اسنے نقل کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ انہون نے ذکر کیا نماز کا ایکدن
پس فرمایا جو کوئی محافظت کرتا ہی نماز پر ہوگے واسطے اسکے سبب نورانیت کا اور دلیل اور سبب
مغفرت کا دن قیامت کے اور جو کوئی نہین محافظت کرتا اُسپر نہوگا واسطے اسکی نور اور نہ دلیل
اور نہ بخشش اور عذاب کیا جائیگا وہ شخص دن قیامت کے ساتہہ قارون اور فرعون اور
ہامان اور ابی بن خلف کے یعنے جو کوئی کہ نماز کبھی ترک نہ کرے اور فرائض اور واجبات اور
سنتین اور مستحبات اسکے ادا کرے ہوگا وہ شخص قیامت کے دن ساتہہ نبیون اور صدیقون اور
شہداؤن اور صالحین کے اور جو کوئی ترک کرے حشر اسکا ان بڑے بڑے کافرون مشہور
کے ساتہہ کہ جنکا سخت کفر اللہ تعالے نے کلام اللہ مین بیان فرمایا ہی یعنے قارون اور فرعون
اور ہامان جو کہ وزیر فرعون کا تہا اور ابی بن خلف مشرک تہا دشمن نبی صلے اللہ علیہ

و بعض ان کا اور چند اور بنے جنگ احد مین اپنے دست مبارک سی قتل کیا تہا اور وہ اشقیا بہت سے
کہا تا ہے اور اللہ کی ان سب پر پہٹکار ہی پناہ دی اللہ ان سب کافرون سے بے نماز بہی قیامت
کے دن انہین سب کے ساتہہ ہوگا اور ابن ماجہ مین ابی درداسی روایت ہی کہا کہ وصیت کی مجہکو
دوست میرے نے یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نہ شریک کر تو ساتہہ اللہ کے
کسیکو اگرچہ ٹکڑے ٹکڑے کیا جاوے تو اور جلایا جاوے تو اور مت چہوڑ نماز فرض کو جان بوجہکر
پس جو کوئی ترک کرے اسکو جان بوجہکر پس تحقیق بری ہوا اس سے ذمہ اور نہ پی شراب پس تحقیق وہ
کنجی ہر برائی کی یعنے جو کوئی ترک کرے اسکو جان بوجہکر بری ہوا اسسے ذمہ یعنی
عہد اسلام کا اور خارج ہوا وہ شخص دائرہ اسلام سے اور معجم کبیر مین ہی کہ تارک نماز جو لاف
اسلام کی مارتے ہین سو کہاتے ہین ہمارا ذبیحہ اور نہین پڑہتے ہماری نماز سو کچہہ اعتبار
نہین انکا منہہ پہیرنا ہماری قبلہ کیطرف نماز کے حال کے سوا اور حضرت عمر بن الخطاب اور
ابن مسعود اور ابن عباس اور معاذ ابن جبل اور جابر بن عبد اللہ اور ابو الدرداء رضوان
اللہ تعالی علیہم اجمعین اور سوا ہی ان صحابہ کے حضرت امام احمد بن حنبل اور ابو داؤد
اور عبد اللہ بن المبارک اور امام نخعی اور حکم بن عتیبہ اور ابو ایوب السختیانی اور سوا ہے انکے
بہت سے تابعین اور تبع تابعین تارک الصلوۃ کو کافر کہتے ہین اور حضرت امام شافعی رح اور
امام مالک رح اسکو قتل کا حکم دیتے ہین اور حضرت امام اعظم رح اسکو قید ہمیشہ کی لازم گنتے ہین
یہانتک کہ توبہ کرے اب یہان اکثر پیرزادی جاہل جاننے لوگون سی یہ حدیثین سنتے ہین تو
تو یہ کہدیتی ہین کہ کیا امام اعظم صاحب کو اتنا علم نہ تہا جو کہ انہون نے بے نماز کو کافر نکہا **جواب**
حضرت امام اعظم نے بالفرض اگر کافر نہین فرمایا تو نماز کا ترک کرنا بہی نہین فرمایا بلکہ انہون نے
بے نماز کو ہمیشہ کی قید کا حکم دیا ہی یہانتک کہ توبہ کرے خیر تارک نماز اگر اتفاقی کافر نہین تو
اختلافی کافر تو ہی اب دیکہو کہ باوجود اسقدر نماز کے تاکید قرآن و حدیث و فقہ سے ہوتے
ہوئے اسکو سبک اور سہل جان کے چہوڑ دینا اور علماء مجہول نے انکے خاطر سے انکو
بجز انکہ بے نماز کی مذمت کرنیوالے کو وہابی وکافر کہنا سراسر حماقت و عداوت ہی

بدعتیون نے وہابی کے نشانیان ٹہرائے ہین

جو گڑتی کا چاک سامنے رکہے ڈاڑہی نہ چڑہاوے یا جامہ ٹخنے کے اوپر رکہے بغیر ملدی بہنگری شادی
کرے تیجا دسوان چالیسوان چہ ماہی برسی کا دن مقرر نہ کرے ثواب پہنچانے کی نیت سے بہ قدر
کہانا مسکینونکو کہلاوے تونگرون قاضیون مفتیون منصفون پیرون مولویون رسالہ دارون
صوبہ دارونکو نہ کہلاوے یا کہانا نہ کہلا کر نقد نہ دیوے یا کپڑے بانٹے یا کسیکا قرض ادا کر کر
ثواب پہنچاوے عرس میلا کونڈا اکن دورسی وٹ ہونگہ کہچڑا اٹلوا چپا سیویان نہ کر کر اسکے
عوض اور کچہہ کہلاوے چہٹے چلہ مونڈن بسم اللہ ختنہ ہی دونون عیدین سالگرہ نکرے بچونکو
چہوٹی بدہی بیڑی پیرون کے نام کی نہ ڈالے نفل نماز بیٹہکر نہ پڑہے نماز کے بعد لفظی فاتحہ
نہ پڑہے صلوۃ کے اول جمعہ کے سنتین پڑہے کہانا پانی سامنے رکہکے فاتحہ نہ پڑہے جماعت تیار
ہو وقت فرض کے فوت ہونے سے اول کی سنت نہ پڑہکر فرض ادا کرنے کے بعد پڑہے تراویح
کے تسبیحین چلا کر نہ پڑہے حضرت رسول اللہ کو فقط گنہگارونکا شفیع سمجہکر کفار و مشرکون کا
بہی شفیع نہ جانے بزرگون سے حاجات نہ طلب کرے ہی بزرگون کی نذر نہ کرے اللہ صاحب کے نذر
کر کے ثواب بزرگونکو پہنچاوے اور انبیا اولیا کو غیب دان مشکلکشا حاجت روا نفع و ضرر
پہنچانیوالے دور و نزدیک سے برابر سننے والے نہ جانے شیخ سدو شاہ دول وغیرہ کی نذر کا بکرا
حرام کہے اول وقت نماز پڑہے مار دو سر کے بال رکہے آداب بندگے کرنش تسلیم مجرا نہ کرے فقط
السلام علیکم کہے سالار بخش مدار بخش پیر بخش خواجہ بخش امام بخش دہونڈو گہڑو نتہو کے نام
بدلکر رکہے نکاح کے بعد ولیمہ کرے تعزیہ علم شدہ نعل ڈہال سیج ٹٹی بنانا فقیر ہونا تعزیون
پاس قبرون پاس کہچڑی شربت لیجانے اور پیر پرستی گور پرستی چلہ پرستی طاقچہ پرستی
سے منع کرے شبرات کا حلوا چپاتے رمضان کی سیویان محرم کے روٹ صفر کی گہنگنیان
گلگلے ربیع الاول کی کہیر چپاتے رجب کے کونڈے پیر کے گیارہوین میت جنازے کے
سرہانے دو روٹیان رکہنا قبر پر پہولون کے چادر و غلاف ڈالنا قبرون پر چراغ جلانا
طواف و سجدہ کرنا منتین ماننا سہاگن کے جنازے پر لال کپڑا ڈالنا عرس کرنا منع کرے
بیوہ کے نکاح ثانی کی تاکید کرے نشہ کی چیزین نہ کہاوے بیوی گنجفہ چوسر شطرنج نہ کہیلے
غرض جو شخص کہ سنت کے کام کرے اور بدعت سے دور رہے وہ شخص ان خدا فراموشون

کے نزدیک نا بے ٹھہرا اور جو داڑھی منڈا دے یا چڑھا دے یا پیجامہ ٹخنون کے نیچے لٹکا دے
شادی مین حلوا جلوا سہرا دسوان بیسوان چھٹی چہلا وغیرہ واہیات کرتا ہی بلکہ سنت
طریقہ احمد اسلام کا رکن سمجھے تو ان نقصانیون کے عقیدے مین وہ بڑا پکا سنت جماعت ہی
اور بڑی جماعت والا کیونکہ بہت سارے لوگ یہ سب کام کرتے ہین اگرچہ کفر و شرک و
بدعت و گناہ ہین اچھا کام کرنیوالے خدا و رسول کے تابعدار ٹھہرے ہین مگر انکے مجتہدون
کے فتوی سے یہ لوگ چھوٹے جماعت والے ہین اور انکی جماعت سے خارج ماشاء اللہ آفرین
ہیرین مسلمانی و ایمانداری مرحبا تو کیا بلکہ زوف برین حق پوشی طرفداری صد العنت کریو
ایسے لوگون پر جنہون نے حضرت کے طریقے کو الٹ پلٹ کر دیا افسوس ہی کہ ان بیچارے
مذہب والون کو سنت پر عمل کرنے اور شرک و بدعت کے چھوڑنے کیواسطے اگر کوئی ہمارے
از روی خیرخواہی کے انکو کہے تو بہت ہی برا مانتے ہین جیسی نقل ہے کہ ایک بیمار کے
آس پاس کئی حکیم جمع ہوکے اس بیمار کیواسطے کڑوی کسیلی دوائین سکے مفید مرض
کر جسسے اس بیمار کو فائدہ پہنچے تجویز کر رہے تھے وہ بیمار ان دوائون کے نام سنکر
کڑوا ہوتا تھا اس اثناء مین کسی احمق نے کہا کہ اسکو بادام کا حلوا کھلا دو وہ بیمار اسبات کے
سنتے ہی کہنے لگا کہ ذرا اس حکیم کی بات تو سنو دیکھو تو اسنے اچھی دوا تجویز کی ہے
سو اس بیمار نے بادام کا حلوا اپنے واسطے پسند کیا اگرچہ اسکے حق مین مضر تھا سو ویسے
ہی ان جاہل مشرک اور بدعتیون کو جہالت کے بیماری پر نصیحت کڑوی دوا سے لگ جاتے
ہین اور شرک و بدعت کی رسم کے جائز بتانیوالون کو میٹھا بادام کا حلوا سمجھکر انکو اپنا
خیرخواہ جانتے ہین بیت حق کو باطل مت کرو یارو خدا کیواسطے + بغض و کینہ چھوڑ دو
یارو خدا کے واسطے + بعضے احمق جو اپنے قیاس پر مسائل دینی مین اجتہاد کرتے ہی
ہین سو کہتے ہین کہ کسی مقدس کے روح کے نام سے کسی جانور کو مشہور کرنا جائز ہی جیسا
کہ بیگانے سید احمد کبیر کے یا مرغا رجب سالار کا یا بکرا خواجہ احمد نبتو سے کا کیونکہ سعد
صحابی نے کنوان کہدوا کے اپنی والدہ مرحومہ کے نام سے مشہور فرمایا تھا
جواب اس قیاس پر تم جو ملا نے بزرگ کا جانور کہا کرتے ہو سو اتنے ہو گئے

خویشون کے نام کے جانور کیون نہین کرتے کوئی تم مین کا یہہ نہین کہتا کہ امان کا بکرا یا باوا
کے گائے دادی کا مرغا دادا کی مرغی تو دوسرا یہہ کہ انصار سعد بن عبادہ خزرج کے
قبیلے کے سردار تھے وہ دومۃ الجندل کی لڑائی کو حضرت صلعم کے ہمراہ گئے تھے انکی
والدہ عمرہ مسعود کے بیٹی قیس کے پوتے جو مسلمان ہوکر حضرت کی بیعت سے مشرف ہوئی تھین
سو مدینہ منورہ مین یکایک گذرنے لگے جانبردن نے کہا کہ وصیت کیجو تب انہون نے کہا کہ کسی
یعنے فوت ہونے لگے ۱۲
چیز مین وصیت کرون مال جو ہے سو سعد کا ہے بعد ایک مہینے کے سعد حضرت کے ساتھہ مدینہ
کو آئے حضرت نے اس بی بی کی قبر پہ جنازہ کی نماز پڑہی سعد نے اپنی ماں کے انتقال کے وقت کا
مذکور سنکے حضرت کی جناب مین عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا میری خیرات اسکو فائدہ دیتی
ہے تو آپنے فرمایا کہ ہان تب سعد نے کہا کہ فلانا باغ اسکی جانب سے صدقہ ہے یعنے محتاج لوگ اسکا
میوہ کہایا کرین کوئی اس باغ کو کبہی نہ بیچے نہ مالک بنے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ سعد نے
عرض کی کہ میری ماں موئی ہے اسکے حق مین کونسی خیرات بہتر ہے آپنے فرمایا کہ پانی یہ حدیث
مشکوۃ کے باب فضل الصدقہ کے دوسری فصل مین سعد بن عبادہ کی روایت سے ہے کہ تب
سعد نے ایک کنوا کہودوایا اور کہا کہ یہ کنوان سعد کی ماں کے لئے ہے یعنے انکی نیابت سے
کہدوایا القصہ ان روایتون سے غرض یہ ہے کہ اہل بدعت کو جو مردون کے باب مین بہت چیزین
تراشا کرتے ہین وہ اس قصے کی سند غلطی سے لاتے ہین سو گنجائش نہ رہی اور اہل سنت کو تو آپ
پہنچا سکا ڈہب بہی معلوم ہوگیا اور یہ بہی دریافت ہوگیا کہ کسی روایت مین حضرت نے
سعد کو کنوا کہدوا کر اپنی والدہ کا کرکے مشہور کرنے کیو اسطے نہین فرمایا نیم ملاؤن نے
جو اس بہتان کو اختیار کیا ہے اسکا سبب شاید یہ ہے کہ ایک بڑے محدث کی فارسی کتاب مین
اس قصے مین کاتب کے غلطی سے گفت کی جگہہ مگو لکہا گیا ہے سو نیم ملا یہ جو کہا کہا کہ تہمت حضرت
پر دہر بیٹہے ہین سو اس حدیث سے تیجا دسوان بیسوان چالیسوان ششماہی نہ ماہی
برسی حاضری توشہ ہمنگ سال بسال کا عرس کہان سے نکلا جو نیم ملا ہذا لام ام سعد
متعلق پر سے مردون کا کہانا کہنا جائز کہتے ہین اگر ام سعد کا کنوان کرکے فرض کرین تو بہی مردہ
کا کہانا کہتے کا اسپر قیاس نہین ہوسکتا ہان اگر کسی برتن مین پانی لے کے ام سعد اسکو چہوتا

اور تبرک ہوا ام سعد کا روح اسپر آنا ان کی اور اس پانی کو یہان بانٹنے سے وہان ام سعد
کو ثواب پہونچتا ہی کرکے یا ام سعد کے لیے کسی مراد بر آنے کیواسطے پانی چڑھانے کی منت ان کے ام سعد
کا پانی کہا جاتا تو مردے کا کہانا کہنے کا قیاس اسپر صحیح ہوتا تامل کیا چاہئے کہ نذر لام سعد کے
جا رہتا مین لام ملک کے معنے سے نہین ہو سکتا نہ بنانے کے معنے سے نہ ہبہ کے قبض تصرف
نہ ہونیکے خصوصیت کے واسطے نہ منت چڑھانیکی خصوصیت کے واسطے پہر جب یہ منت نہین
تو پانی ہی وہ خصوصیت کہ انکے ذمے جو نذر تہی اسکے ادا کیواسطے تہا لا نذر لام سعد کے
قیاس اسپر کسی مسلمان نے عمل کرکے کسی کہانے یا کپڑیکو یا جہنڈے کو یا نقشے کو یا کسی پرندے
یا چوپائے کو اپنے موئے باپ دادا یا بہن یا بیٹا بیٹی کا کرکے ٹہرایا اور شہرت دیا ہان
مردے کی جانب سے محض اللہ جل شانہ کی خوشی کیواسطے پیغمبر کے فرمودے کے موافق کچہ خیرات
دینی مستحب ہی پہر اسکو رسم و عادت ٹہراکے ناموری اور لوگونکو بتانے اور سنانے کیواسطے
عمل مین لانا بیشک شیطان کا کام ہی ام سعد کے قصہ کو اس کیا نسبت پہر نیم ملا خطرہ ایمان
جو اس حدیث سے دن شیوہ زبردستی کا کرنے کا اور منتونکے حرام کہانے کا فتوی لوگون کو
دیتے ہین سو ان حدیثونکا مضمون انپر درست آتا ہی اَجْرَأُكُمْ عَلَى الْفَتْوٰى اَجْرَأُكُمْ
عَلَى النَّارِ یعنے تم مین کا بڑا دلیر فتوی پر سو بڑا دلیر ہے آگ پر اور اَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا
وَاَضَلُّوا یعنے فتوی دے بے علم سو آپ گمراہ ہوئے اور دوسرونکو گمراہ کیا پہر کسے صحابے
اور تابعی اور کسی دوسرے عالم یا جاہل نے بہی اس کنوئے کے پانی کو تبرک نہین ٹہرایا
اور کسیطرح آداب اسکو بجا نہین لائے برخلاف بدعتیون کے جو بزرگون کے نام کے کہانونکو تبرک
سمجہتے ہین اسکے آگے ہاتہہ باندہ کر عود جلا کے کچہ پڑہ کے سر جہکا کے آداب بجا لا کے تعظیم
سے کہاتے ہین پہر ان ارواح کو انکو چڑہانا تو بعینہ ہنود کی رسم ہی اسکو دیو اپنے بڑونکے
ارواح کا پوجا کہا کرتے ہین پہر مشرک بدعتی شعار اسکا نام ظاہر مین چہاترانش کے جاہلوں
کو بہلاتے ہین کہتے ہین کہ یہ فاتحہ ہی تبرک ہی نیاز ہی توشہ ہے صحنک ہی واللہ اعلم
بِمَا يُوحُونَ یعنے اللہ صاحب جانتا ہے جو بہی انکے دلونمین **مسئلہ** جو جانور
کہ اللہ کے سوا دوسرے کے نام کا مشہور ہو اسکا کہانا حرام ہی جناب قدوۃ المفسرین

زبدة المحدثین حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز قدس سرہ العزیز نے استفتا میں کہ زبدۃ النصائح
فی مسائل الذبائح میں موجود ہے فرماتے ہیں مدار حل و حرمت ذبیحہ بر قصد و نیت ذابح ست اگر
بہ نیت تقرب الی اللہ یا برای اکل خود یا برای تجارت و دیگر امور مباحہ ذبح میکند حلال ست
والا حرام گفت و نیشاپوری زیر قولہ تعالی وَمَا اُھِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللہِ گفتہ علما اگر بہ تحقیق
مسلمانے ذبح کرد ذبیحہ را و قصد کرد بذبح آن تقرب بسوی غیر خدا گردد آن مسلمان مرتد و ذبیحہ
او ذبیحہ مرتد ست انتہی ذبح کرد کسی برائے آمدن امیر و مانند آن مثل یکے از بزرگان حرام میشود
آن ذبیحہ چرا کہ شہرت دادہ شد بآن غیر خدا اگرچہ ذکر کرد نام خدا را بران یعنی بسم اللہ گفت
واگر ذبح کرد برای مہمان حرام نشود زیرا کہ مہمانے سنت ابراہیم خلیل اللہ ست و بزرگے کردن
مہمان بزرگے کردن خدا تعالیٰ ست و وجہ فرق میان ہر دو صورت آنست کہ اگر پیش کرد
آن ذبیحہ را تا کہ بخورد از گوشت آن باشد ذبح برائے خدا و نفعی برائے مہمان یا برائے ولیمہ
یا برای فائدہ تجارت و اگر پیش نکرد آن ذبیحہ را تا بخورد بلکہ دفع کرد او را برائے غیر خدا تا
یا برای بزرگے غیر خدا پس حرام شود یا کافر میشود دو قول اند ہمچنین ست در بزازیہ و شرح وہبانیہ و
و در کتاب جنایات مذکور ست کہ بہ تحقیق آن ذبیحہ مکروہ میشود و کافر نمیشود فاعلش زیرا کہ
بتحقیق ما بدگمانے نمیکنیم بمسلمان کہ بہ تحقیق تقرب میکند آن مسلمان بسوی آدمی باین ذبح
کردن و مانند آن در شرح وہبانیہ از ذخیرہ مذکور ست و نظم کرد او را پس گفت و فاعل آن ذبح
ہمہ فقہا گفتہ اند کہ کافر ست و فضلے و ہمہ اسماعیل کافر نمیگویند و ہمچنین ست در مطلوب المومنین و اشباہ
والنظائر و در حدیث ست لعنت کرد خدا کسے را کہ ذبح کرد برائے غیر خدا رواہ احمد و نیز ملعون
ست ہر کہ ذبح کرد برائے غیر خدا رواہ ابوداؤد و در غرائب لے صبید و بستان فقیہ و کنز العباد
مذکور ست کہ بہ تحقیق جائز نیست ذبح کردن گاؤ و گوسفند نزد گورہا برای قول آنحضرت کہ
لَا عَقْرَ فِی الْاِسْلَامِ نیست عقر در اسلام یعنی ذبح نزد قبور و ہمچنین ست در کتاب سنن
ابوداؤد و ہمچنین جائز نیست ذبح کردن بر عمارت نو و نزدیک خریدن سرائے چہ بہ تحقیق
پیغمبر صلعم منع فرمودند از ذبیحہ ہائے جن برائے اینکہ بہ تحقیق او شان را بزرگے بکردند بین باطل
کرد پیغمبر خدا و منع فرمود از ان و ہمچنین ست در کتب شافعیہ چنانچہ گفتہ است امام نووی رحم

در شرح صحیح مسلم در تفسیر حدیثی که روایت کرده است آنرا از قول آنحضرت صلعم لعن الله من ذبح لغیر الله لعنت کرد خدا کسی را
که لعنت کرد پدر خود را و لعنت کرد خدا کسی را که ذبح کرد برای غیر خدا و اما ذبح کردن برای
غیر خدا پس مراد بآن ذبح اینست که ذبح کرده شود بنام غیر خدا مانند کسیکه ذبح کرد برای بت
یا صلیب یا برای موسیٰ علیہ السلام و عیسیٰ علیہ السلام و کعبه و مانند آن پس همه اینها حرام اند و حلال نمیشود و این ذبیحه
برابر است که باشد ذابح مسلمان یا نصرانی یا یهود چنانچه تصریح کرده است به و شافعی رحمه الله و اتفاق
کرده اند بر آن اصحاب ما پس اگر اراده کرد ذابح با وجود آن بزرگے مذبوح را برای غیر
خدا و عبادت را بغیر خدا باشد آن کفر پس اگر باشد ذابح مسلمان پیش ازین ذبح کردن گردد
بسبب ذبح مرتد و ذکر کرد شیخ ابراهیم مروزی از اصحاب ما که چیزیکه ذبح کرده شود نزد استقبال
پادشاه برای تقرب بسوی او به تحقیق فتوی داده اند اهل بخارا به تحریم آن مذبوح چرا که او از جمله
ما اهل لغیر الله است و گفت رافعی که چنین نیست که ذبح میکنند آنرا برای طلب خوشنودی
وقت آمدن پادشاه پس آن ذبح کردن مانند ذبح عقیقه است برای پیدائش مولود و مانند
این کفایت نمیکند حرمت را والله اعلم پس اگر گفته شود که قوله تعالیٰ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا
مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ
یعنی چیست مر شما را که نمیخورید از گوشت چیزیکه یاد کرده شد بروی نام خدا تعالیٰ و حالانکه
تفصیل کرد خدا تعالیٰ برای شما آنچه حرام شده بر شما مگر آنچه لاچار شوید بسوی خوردن آن
و همچنین قوله تعالیٰ فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ یعنی
پس بخورید از آنچه یاد کرده شد نام خدا تعالیٰ بروی اگر بقرآن ایمان آورده اید عام است
شامل چیزے را که قصد کرده شود دران تقرب بسوی خدا و غیر او پس میباشند همه حلال گوییم این
آیات عام اند مخصوص آیت دیگر او قوله تعالیٰ ست در سورهٔ مائده حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ
وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ
وَمَا اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ یعنی حرام کرده شد بر شما مردار و خوردن خون
روان و گوشت خوک و آنچه آواز برآورده شد غیر خدا تعالیٰ را بآن و آنچه بخفه بمرد و آنچه
بسنگ زدن یا مانند آن بمرد و آنچه از بلندی افتاده بمرد و آنچه بشاخ زدن

حیوانی دیگر هر دو آنچه درنده او را بخورد مگر آنچه ذبح کنید آنرا از حیوانها مذکور یعنی آنها را اگر زنده
دریابید و ذبح کنید حلال باشد و نیز حرام است آنچه ذبح کرده شد بر نصب یعنی نشانها پس
اگر به تحقیق مردی مسلمان خفه کرد گوسفند را و بسم الله گفت بر آن حلال نشود گوسپند با وجودیکه
نام خدا بر و مذکور شد و همچنین وقتیکه ذبح کند گوسفندی را بر نشانی از نشانها یا بر قبری از
قبرها و اراده کند بآن ذبح تقرب بسوی صاحب قبر یا صاحب نشان و بسم الله گوید بر آن گوسفند
حلال نشود و این آیت صریح و بنا است بر آن بر اراده تقرب است بسوی غیر خدا یا تبدیل کردن
طریق که مشهور است در ذبح از استعمال آله تیز کرده شده و مانند آن پس دانستیم که بتحقیق قوله تعالی
قَدْ فَصَّلَ لَكُمْ حواله است بر چیزیکه مذکور است در آیات دیگر مانند آیه سوره مائده وغیره
و بود وجه نزول این آیت اعتراض مشرکین که میگفتند مسلمانان بطور الزام که شما میخورید
مردار را و حالانکه کشته است او را خدا و نمیخورید چیزی را که میکشید از دستهای خود پس ترجیح
دادید شما کشته خود را بر کشته خدا پس جواب داد خدا تعالی ازان باینطور که بتحقیق مردار مذکور
نشده است باو نام خدا پس برای همین حرام کرده شد مردار و همچنین بسنگ مرده شده
و از جاهی بلند افتاده شده کشته نشد بطوریکه بر وانگیخ اراده شد در آن از جانب خدا پس
حرام کرده شد و جانوریکه کشتیم او را بدستهای خود جزین نیست که گردید حلال برای اینکه
کشتن آن واقع شده است بحکم خدا و موافق طریق مشروع بطوریکه برآمد ازان خون مسفوح
و یاد کرد نام خدا پس حلال کردن این و حلال کردن بعینه تعظیم است برای حکم خدا اما تقریر
قتل پس مغالطه وهمی است چراکه همه کشته خدا اند برابر است که باشد قتل از دستهای یا غیر
ما یا بمیرد خود چه نیست موت نزد ما مگر بحکم خدا و برای همین اتفاق کردند اهل سنت و جماعت
که به تحقیق مقتول مرده است بسبب اجل خود والله اعلم و آنچه واقع شده است در بیضاوی وغیره
آن از تفاسیر که مفسران گفته اند وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ ای آنچه بلند کرده شود آواز بآن
نزدیک ذبح او برای بت پس مبنی است بر جاری بودن عادت مشرکین در آن زمانه و
برای همین فرق نکردند مفسران در تفاسیر قدیمه میان آنچه ذکر کرده شود نام غیر خدا
بر وی و میان آنچه کرده شود ذبح آن نزدیکی بسوی غیر خدا چراکه مشرکین آن وقت

بودند خالص مر کفر بودند و وقتیکه قصد میکردند تقرب بمعنی عبادت بسوی غیر خدا ذکر میکردند
بر آن نزد ذبح نام آن غیر بخلاف مشرکان مسلمانان پس اینها آمیزش میکنند میان
کفر و اسلام پس قصد میکنند تقرب را بسبب ذبح بسوی غیر خدا و ذکر میکنند نام خدا را بر آن
مذبوح پس اول کفریست صریح و دوم کفریست که در صورت اسلام است و اعتقاد میداشتند
که نیست برای ایشان ذبح کردن مگر این را پس است [illegible] ذبح [illegible] خدا یا بر اخیر [illegible] البته بیان
شده است این عادت در زمانه ما بیرون تحقیق ایشان مشهور میکنند که فلان ذبح میکنند گاو را
برای سید احمد کبیر مثلا برابر است که بسم الله [illegible] میگویند یا نه گذاردن گاو در باره و آنچه واقع
شده است در هدایه و مکروه است آنکه ذکر کند با نام خدا تعالی چیزی دیگر را و آن این است
که بگوید وقت ذبح اللّٰهم تقبّل عن فلان الی قوله عن فلان و این مسئله اندکی
آنکه ذکر کند بطریق اتصال نه بطور عطف پس مکروه میشود و حرام نمیشود ذبیحه و اوهام است
با نحو گفت و مثالش آنکه گفته شود بسم الله محمد رسول الله چراکه شرکت یافت
نشد این شد ذبح واقع برای غیر خدا آنکه مکروه است [illegible] بسبب موجود شدن نزدیکی
از روی صورت پس منصور میشود در صورت حرام دوم آنست که ذکر کند بطور وصل بر طریق
عطف و شرکت باینطور که بگوید بسم الله و اسم فلان یا بگوید بسم الله و فلان یا بسم
الله و محمد رسول الله بکسر دال پس حرام میشود ذبیحه چراکه بتحقیق شهرت داده شد آن غیر
خدا و صورت سوم آنست که بگوید ذابح کلامی را که علیحده باشد از نام خدا از روی صورت و معنی
باینطور که بگوید پیش از بسم الله گفتن و پیش از افکندن ذبیحه را بر زمین یا بعد ذبح و این باکی
نیست برای آنکه مرویست که پیغمبر صلعم فرموده بعد ذبح اللّٰهم تقبّل هذه عن امّة محمّد
ممّن شهد لک بالوحدانیّة ولی بالبلاغ یعنی بار خدایا قبول کن این ذبیحه را از امت
محمد صلعم از کسانیکه گواهی دادند ترا بوحدانیت و مرا برسانیدن رسالت و شرط ذبح آن ذکر
خالص است صرف بنابر آنچه ذکر کردیم از آنکه بتحقیق اراده تقرب بسوی غیر خدا حرام کننده است
مر ذبیحه را برابر است که باشد تقرب بطور استقلال یا بطور شرکت و وقتیکه شناختی معنی این کلام
را شناختی که البته صاحب هدایه نهاده است مسئله را در صورتیکه چون بنا شد مذکور نزدیک

بقصد تقرب بسوی غیر خدا بلکہ باشد ذکر خالص پس آن وضع مسئلہ علیحدہ است از مسئلہ کہ نہادہ شدہ
است در صورتیکہ مقصود تقرب بسوی غیر خدا باشد پس البتہ آن صورت حرام ست مطلق
نشناختی نیز این کہ آنچہ واقع شدہ است در تفسیر احمدی از تفریع قول سے بر آنچہ واقع
شدہ است در ہدایہ و نقل کردہ است نیز او در تفسیر سیمیا چنانکہ ذکر کردیم در آن تفریع قول وی
ست وَمِنْ هٰهُنَا عُلِمَ اَنَّ الْبَقَرَةَ الْمَنْذُوْرَةَ لِلْاَوْلِيَاءِ كَمَا هُوَ الرَّسْمُ فِيْ زَمَانِنَا
حَلَالٌ طَيِّبٌ لِاَنَّهٗ لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ غَيْرِ اللّٰهِ وَقْتَ الذَّبْحِ وَاِنْ كَانُوْا يَنْذِرُوْنَهَا لَهٗ انتهى
مبنی ست بر غفلت از کلام صاحب ہدایہ و آن قول وی ست وَالثَّالِثَةُ اَنْ يَقُوْلَ مَفْصُوْلًا عَنْهُ
صُوْرَةً وَمَعْنًى الخ پس البتہ انفصال معنوی چگونہ متصور خواہد شد چون باشند برای
اولیا پس البتہ بعینہ تقرب ست بسوی غیر خدا پس نیت او شان ہمیشہ است تا وقت ذبح پس
نیست انفصال اینجا بمعنی ہرگز برای آنچہ ثابت شدہ است در قواعد فقہ از ہمیشہ ماندن
نیت تا آخر عمل و نیز مبنی ست بر نہ فرق کردن میان ذکر خالص کہ نہادہ است صاحب ہدایہ
مسئلہ را در آن و میان چیزی کہ مقصود باشد بوی تقرب بسوی غیر خدا کہ نہادیم ما مسئلہ را در آن
دکجاست این از آن والله اعلم آور تفسیر **فتح العزیز** مین فرماتے ہین وَمَا
اُهِلَّ بِهٖ یعنی دیگر آن جانور کہ آواز برآوردہ شدہ و شہرت دادہ شدہ در حق آن جانور کہ
لِغَيْرِ اللّٰهِ یعنی برای غیر خدا ست خواہ غیر آن بت باشد یا روحی خبیث کہ بطریق بہو کہ بنام او
بدہند و خواہ جنی مسلط بر خانہ یا مردہ کہ بدون دادن جانور از ایذای سکنہ آنجا دست بردار
نشود و یا توپ روانہ کردن نمیدہد و خواہ پیری یا پیغمبری را با این وضع جانوری زندہ
مقرر کردہ وہند کہ این ہمہ حرام ست و در حدیث صحیح وارد ست مَلْعُوْنٌ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ
یعنی ہر کہ بذبح جانور تقرب بغیر خدا نماید ملعون ست و خواہ در وقت ذبح نام خدا بگیرد یا نہ
زیرا کہ چون شہرت داد کہ این جانور برای فلانی ست ذکر نام خدا وقت ذبح فائدہ نکرد
چہ آن جانور منسوب بآن غیر گشت و خبثی در وی پیدا گشت کہ زیادہ از خبث مردار ست
زیرا کہ مردار بے ذکر نام خدا جان دادہ است و جان این جانور را از آن غیر خدا قرار دادہ
گشتہ اند و آن عین شرکت و این خبث در وی سرایت کرد دیگر بذکر نام خدا حلال نمیشود مانند

و خوک که اگر بنام خدا مذبوح شوند حلال نمیگردند لهذا این مسئله آنست که جانور ابرای غیر جان آفرین نثار کردن و ریختن خون نیست تا ماکولات و مشروبات و دیگر اموال را نیز اگرچه از راه تقرب بغیر الله دادن حرام و شرک ست اما اگر از راه تقرب الی الله تعالی بفقرا و مساکین داده ثواب آن که عائد بدیشان میشود از آن غیر بما خلق جائز ست زیرا که انسان را میرسد که ثواب عمل خود را بغیر خود بخشد چنانکه میرسد که مال خود را بغیر خود میدهد و جان جانور مملوک آدمی نیست تا او را بکسی تواند بخشید و نیز دادن مال از ینجهت مستوجب ثواب ست که آدمیان بوی منتفع میشوند و چون مرده بعد از مفارقت اینجهان قابل انتفاع بعین مال نمانده اند طریق نفع رسانیدن بانها در شرع چنین قرار یافت که ثواب اموال را بمستحقان برسانند تا بآنها عائد سازند و چون جان جانور اصلاً قابل انتفاع آدمی نیست در زندگی پس از مردگی نیز قابل انتفاع او نباشد آری اضحیه از طرف مرده کردن در حدیث صحیح آمده است لیکن معنیش همینست که دادن جانور برای خدا ثواب یکه دارد بآن مرده بخشیده شود نه آنکه ذبح برای مرده کرده آید و بعضی جهال مسلمین درین مقام کج فهمی میکنند و میگویند که گوشت پخته بنام مرده دادن بلاشبه جائز ست و ما نیز از ذبح کردن جانور بنام آن مرده همین قدر قصد مینمائیم برای فهمانیدن ایشان یک نکته کافیست که بایشان باید گفت که هرگاه شما ذبح کردن جانور بنام غیر خدا نذر میکنید اگر عوض آن جانور گوشت بهمان مقدار خریده و پخته بفقرا بخورانید در ذهن شما آن نذر ادا میشود یا نه اگر میشود راست میگوئید که مقصود شما از ذبح نیز از گوشت خورانیدن برای ثواب آن مرده نبود و الا تقرب بذبح نذر او کرده آید و شرک صریح لازم می آید و در لفظ این آیت کریمه که در چهار جا از قرآن مجید وارد شده تامل باید کرد که مَآ أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ فرموده اند مَا ذُبِحَ بِاسْمِ لِغَيْرِ اللَّهِ پس ذبح کردن بنام خدا همراه شهرت دادن و آواز برآوردن بآنکه فلانی گاو و فلانی بز فلانی میکنند هیچ فائده نمیکند و گوشت آن جانور حلال نمیگردد و اُهِلَّ را بر ذُبِحَ حمل کردن خلاف لغت و عرف است هرگز اهلال در لغت عرب و عرف آن دیار در آن وقت بمعنی ذبح نیامده و در هیچ شعر و هیچ عبارت بلکه اهلال در لغت عرب بمعنی بلند کردن آواز و شهرت دادن است چنانچه اهلال ذهلال اهلال طفل نو تولد و اهلال

بمعنے تلبیح وغیر ذلک مستعملست واگر کسی بگوید اهلکت لله هرگز معنے ذبحت لله فهمیده نخواهد شد
و نیز آنکه اهل را بر ذبح حمل کرده شود پس ذبح لغیر الله مراد خواهد شد ذبح باسم غیر
الله از کجا فهمیده شود و تا مدعای این مرحوم حاصل شود پس این عبارت اهلال بمعنے ذبح گرفتن
باز لغیر الله را بجای باسم غیر الله ساختن قریب بتحریف کلام الهی میرسد در نیشاپوری
میگوید اجمع العلماء لو ان مسلما ذبح ذبیحة وقصد بذبحها التقرب الی غیر الله
صار مرتدا و ذبیحته ذبیحة مرتد انتهی یعنی اجماع کردند علما برانکه اگر مسلمانی ذبح کرد
حیوانی را و قصد کرد بذبح او نزدیک شدن و قرب جستن بسوی غیر خدا تعالی آنکس مرتد گشت
و حکم ذبیحه او حکم ذبیحه مرتد باشد فقط و کافران در جاهلیت در وقت بر آمدن از خانه در راه بنام
بتان آواز میکردند و چون بمکه معظمه میرسیدند طواف خانه کعبه مینمودند این طواف ایشان
بجانب خدا هرگز از ایشان مقبول نشود و لهذا حکم شد که فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامهم
هذا یعنی پس نزدیک نشوند مشرکان بمسجد حرام بعد ازین سال پس دراینجا نیز چون آواز
بر آوردند و شهرت دادند که این جانور از فلانی ست و بنام فلانی ست و برای او میکشیم
و در وقت ذبح بنام خدا ذبح کنانیدند اصلاً موجب ثبوت حلت گشت و تشریح آنست که نزد
عوام طریق ذبح جانور بهر گونه که مقرر ست متعین است برای رسانیدن این جانور برای
هر که منظور باشد چنانچه فاتحه و قل و درود خواندن طریق متعین ست برای رسانیدن ماکولات
و مشروبات بارواح خواه بقصد رسانیدن ثواب بآن ارواح نمایند یا بقصد تقرب و دفع شر
و چاپلوسی و تملق آری ذکر نام خدا بر آن جانور وقتی فائده میدهد که قصد تقرب بغیر خدا را از
دل دور کرده و خلاف آن شهرت و آواز شهرت و آواز دیگر دهند که ما ازان کار برگشتیم انتهی
کلام المحدث الدهلوی والله اعلم بالصواب **استفتا** ما قولهم رحمهم الله در صورتیکه کسی
جانداری را برای تقرب بغیر الله ذبح سازد و عند الذبح تسمیه هم گوید آن جاندار بسبب
ذکر تسمیه حلال میشود یا بسبب تعظیم و تقرب لغیر الله حرام میشود بینوا توجروا **جواب** ذبیحه
که تقربا و تعظیما لغیر الله ذبح کرده شود حرام گردد و ذکر تسمیه بر خلاف نیت مفید نیست
بلکه اینچنین ذابح را اکثر علما نسبت بکفر کرده اند چنانچه در تفسیر نیشاپوری مذکور ست

اجمع العلماء لوان مسلماً ذبح ذبیحۃ قصد بذبحہا التقرب الی غیر اللہ صار مرتدا وذبیحتہ مرتد انتہی لیکن اگر کسے جانداری برائے ذبح لغیر اللہ مقرر سازد وعند الذبح قصد تقرب بغیر خدا از دل دور کند بخالصاً للہ آنرا ذبح سازد وآرے لا از نیت سابقہ تکلم عام والیان خواہد گرفت و ذبیحہ بشک حلال خواہد شد زیراکہ در بیناب معتبر وقت ذبح است لہذا اکثر مفسرین در تفسیر وما اھل لغیر اللہ بہ قید عند الذبح بیان کردہ اند قال فی الدر المختار ذبح لقدوم الامیر ونحوہ کواحد من العظماء یحرم لانہ اھل بہ لغیر اللہ ولو ذکر اسم اللہ تعالیٰ وایضا ھکذا فی جامع الرموز وفتح الاقطار وھدایۃ المبتدی والاشباہ وغیرھا

[illegible] سید [illegible]	[illegible] صدر اللہ [illegible]	محمد الدین قطب	سید [illegible] علی جعفر	محمد کریم اللہ ۱۳۱۲	سید فقیر احمد
ھو الخالق	محمد حافظ سید	مخصوص اللہ محمد	عفی عنہ مملوک علی	عفی عنہ حیدر علی	احمد علی
اللہ محمد یار	فقیر غلام علی خادم شرع جلی	محمد حسین شاہ	احمد اللہ	حافظ محمد الدین	محمود حافظ

من عمدۃ النصائح وما قال من ان النیۃ لا دخل لہا فی حلۃ الاشیاء وحرمتہا فیفید انہ یلزم علیہ حلۃ الذبیحۃ لقدوم الامیر والعظماء ولو ذکر اسم اللہ علیہ وھو مخالف لما فی الدر المختار وقال یحرم لانہ اھل بہ لغیر اللہ وایضا یلزم حلیۃ ما یوخذ من الدراھم والشمع والزیت وغیرھا وینقل الی ضرائح الاولیاء تقربا الیہم مع انہ حرام باجماع المسلمین کما ھو منصوص فی البحر الرائق وغیرہ فانصف ولا تکن من المجادلین + تراشے علی عفی عنہ

استفتا علمارِ دہلی وپنجاب وپشاور

در باب مسئلہ شیئاً للہ چہ میفرمایند گروہ حق پژوہ علماء ورثۃ الانبیاء در معنی این عبارت یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ وآیا ورد ساختن این عبارت و امثال دیگر مثل یا بہیکہہ ویا محمد وغیرہ موجب ثواب است یا موجب کفر وضلالت یا گناہ صغیرہ

یا کبیره ودر پس مجوز این امور نماز باید خواند یا نه یا مانع این امور از فرق ضاله و مبتدعه است
از کتب تفاسیر و احادیث و فقه معتبره افتا ارقام فرمایند **جواب** در صورت مرقومه
باید دانست که از خواندن یا شیخ عبدالقادر شیئاً لله و یا بهیکهه کر ندا بغائب ست قباحت
شرکیه بچند وجه لازم می آید **اول** اشراک فی العلم **دوم** اشراک فی التصرف که این دو وجه
بعبادت متعلق ست **سوم** اشراک فی العبادت اما بیانش چه اول و دوم پس احاطه علمی
چه از دور و چه از نزدیک سرّاً و جهراً بهر آن از جمیع اشیاء فواکر بایسته مختلفه دانستن خاصه خدا تعالی
ست که باین صفت موصوف و مختص ست و همچنین صفت تصرف فی الامور باعتبار جلب نفع
و دفع ضرر و نقصان و بلا خاصه ذات باری ست چه اصول شرک سه است یا بذات او سبحانه تعالی
بیاشد یا در عبادت یا در صفات مانند علم و سمع و بصر و غیره و کسی از مخلوق باری تعالی شانه شریک
نیست درین چیزها که مذکور شد و عالم الغیب مطلق او ست جل شانه کما قال الله تعالی وعنده
مفاتح الغیب لا یعلمها الا هو کذا فی سورة الانعام قال فی المدارک واراد انه هو المتوصل
الی المغیبات وحده لا یتوصل الیها غیره انتهی ما فیه وهکذا فی التفسیر النیشاپوری وقال الله
تعالی قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا الله الایة لیکن هرگاه کسی از مقبولان درگاه خود را
احیاناً بر بعض غیبات مطلع گرداند اطلاع میشود والا نه و او تعالی آنحضرت صلی الله علیه وسلم را با وجود
فضل و کمالات اشرف المخلوقات و سید الاولین والآخرین گردانید باین همه تعلیم فرمود قل لا
املک لنفسی نفعاً ولا ضراً الا ما شاء الله ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما
مسنی السوء ان انا الا نذیر و بشیر لقوم یؤمنون الایة پس ازین آیت کریمه صاف واضح گردید
که قدرت بنده قاصر و علم وی قلیل و صفت بنده همین است چه هر که بنده باشد صفتش همین خواهد
بود و به ندانستن علم غیب نقصان و عیب نیست آن بنده کامل و مکمل امر نمود باظهار العبودیة
حتی لا ینسب الیه نقص ولا یعاب من قبل عدم العلم بالغیب فقال قل لا املک لنفسی نفعاً
ولا ضراً الی آخر الایة و فیه ان قدرته قاصرة و علمه قلیل و کل من کان عبداً کان کذلک
والقدرة الکاملة والعلم المحیط لیس الا لله تعالی وقال الکلبی ان اهل مکة قالوا یا محمد الا
اخبرنا ربک بالسعر الرخیص قبل ان یغلو فنشتری فنربح وبالارض التی ترید ان تجدب

فتر تحل منها الی ما خصبت فانزل الله تعالی هذه الآیة المراد بالخیر فی قوله تعالی ولو کنت اعلم
الغیب لاستکثرت من الخیر وهو جلب منافع الدنیا وخیراتها من الخصب والارباح والاکساب وقیل
المراد به ما یتوصل به امر الدین یعنی لو کنت اعلم الغیب لکنت اعلم ان الدعوة الی الدین الحق
تؤثر فی هذا ولا تؤثر فی ذلک فلکنت اشتغل بدعوة هذا دون ذلک الی اخر ما فی النیشاپوری
وعن ابن عباس رضی الله تعالی عنه هکذا فی معالم التنزیل مثل قول الکلبی و یلزم من کون
غیره غیر متصرف فی ملکه بوجه من الوجوه الا بامره کونه عالما بالکل و کون غیره غیر
عالم بالکل الا باعلامه الی اخر ما فی التفسیر النیشاپوری و قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم والله لا ادری وانا رسول الله ما یفعل بی و بکم رواه البخاری والحکم بطریق الالزام
هو الوجه الاتم والمراد من الامور الدنیویة بالنسبة الیه صلی الله علیه وسلم ای البیع والعاش والشبع
والری والمرض والصحة والفقر والغنی وکذا حال الامة الحاصل انه صلی الله علیه وسلم یرید
نفی علم الغیب عن نفسه وانه لیس بمطلع علی المقدر له ولغیره والمکنون من امره وامر غیره لانه متردد
فی امره غیر متیقن بنجاته لما صح من الاحادیث الی اخر ما فی المرقات شرح المشکوة لملا علی القاری
وهکذا فی الطیبی ثم اعلم ان الانبیاء لم یعلموا المغیبات من الاشیاء الا ما اعلمهم الله تعالی احیانا
وذکر الحنفیة تصریحا بالتکفیر باعتقاد ان النبی صلی الله علیه وسلم یعلم الغیب لمعارضة قوله
تعالی قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا الله کذا فی المسایرة للشیخ الهمام کذا فی
شرح فقه اکبر لملا القاری فی الخانیة والخلاصة لو تزوج بشهادة الله ورسوله لا ینعقد
النکاح ویکفر باعتقاد ان النبی صلی الله علیه وسلم یعلم الغیب انتهی ما فی البحر الرائق فی کتاب
النکاح و مولانا شاه عبد العزیز قدس سره در تفسیر سورهٔ مزمل میفرماید که متقرب الیها دو چیز باید دل احاطه
علمی باذکار قلبیه ولسانیه ذکراین با وصف تنحی لفا امکنه وازمنه مدارک وانسته تا ذکر قلبی ولسانی
هر چه کرد را معلوم کند دوم قوت نزدیک شدن مدرک او ودر آمدن در آنرا بر کردن و حکم صفت او پیدا
کردن که در عرف شرع آنرا دنو و تدلی و نزول و قرب خوانند واین دو صفت خاصهٔ ذات
پاک او تعالی است هیچ مخلوق را حاصل نیست آری بعضی کفره در حق بعضی از معبودان خود
و بعضی بیر پرستان از زمرهٔ مسلمین در حق پیران خود امر اول را اثبات میکنند و در وقت

احتیاج بهمین اعتقاد و تنها استعانت میخواستند انتهی ما فی التفسیر العزیزی پس ازین معلوم شد که ورد یا شیخ
عبد القادر شیئاً لله و یا بهیکه بجهت حاجت خواستن و در دفع مرض و بلا جستن ازین بزرگان
رحمهم الله تعالی از مسافت بعیده قطع نظر از نزد قبر که بیانش خواهد آمد جائز نیست که درین شرک
لازم می آید که علم غیب به مخلوق ثابت کردنست و ازین اشتراک فی العلم میشود و بهر حال اینچنین
هرگز نباید کرد که ازین شرک پیدا میشود چنانچه از آیات کریمه و احادیث و کتب عقاید هویدا گردید
پس هر که اینچنین اعتقاد در بزرگان دارد که ندا از من دور میشنوند در هر آن ازین جهت
وظیفه این کلمه پیدا رود شرک ست بعینه و شما نباید خواند که عقیده شرکیه پیدا رد و اگرچه بظاهر خود
را مسلم میگوید زیرا که صفت علم غیب را اماکن قریبه و بعیده سرّاً و جهراً هر آن که خاصه او عالم الغیب
والشهادة است باعتقاد فاسد خود در جناب انبیا و اولیا ثابت میکند که ازین اشتراک فی العلم
لازم می آید بنا بر دعوی باطله اهل باطل او تعالی در سورهٔ یوسف میفرماید و ما یؤمن اکثرهم
بالله الا وهم مشرکون الایه و در تفسیر بیضاوی در سورهٔ احقاف تحت این آیت کریمه
ومن اضل ممن یدعو من دون الله من لا یستجیب له الی یوم القیامة وهم عن دعائهم
غافلون نوشته اما جماد و اما عباد مسخرون مشتغلون باحوالهم انتهی ما فی البیضاوی پس ازین
آیت هم ندا کردن بغایب از دور اصلاً جائز نیست و هم از نزدیک چه ایشان باحوال خود مشتغل
اند از ندا و دعا داعی محض غافل اند کما اتضح من البیضاوی ولهذا قال العلامة
التفتازانی فی شرح المقاصد ولا نزاع فی ان المیت لا یسمع انتهی ما فی شرح المقاصد
و در فتح القدیر و کافی و کفایه و غنایه و عینی و غیره کتب فقه ازین که میت نمیشنود مشحون اند
پس نزدیک فقه ندا کردن بدرخواست دعا را از ایشان مفید و جائز نشد و ازینجهت بسیاری
از فقها طلب دعا از میت انکار کرده اند چنانچه در کشف الغطا شیخ الاسلام نوشته لان المراد
من الکلام الاسماع والمیت لیس باهل للاستماع الا تری قوله تعالی انک لا تسمع الموتی
والی قوله وما انت بمسمع من فی القبور انتهی کلام المحمود العینی فی حاشیة الهدایة فی المحلی
هر که این اعتقاد از مسافت بعیده اولیاء الله را ندا کند که از احوال ما مطلع میشوند و ارواح ایشان بر
ندای من علم پیدا رند و کشایش رزق و فراخی آن و دفع بلا و نقصان و دفع تنگی میکنند

ویا گور ویا بمکان نشست وبرخاست ایشان صورت ایشان برزخ سازد بشک از زمرهٔ مشرکین ست چنانکه مولانا شاه عبد العزیز قدس سرہ در تفسیر فلا تجعلوا لله اندادا می نویسند چهارم فرقه پیر پرستان گویند چون مرد بزرگ که بسبب کمال ریاضت ومجاہده مستجاب الدعوات ومقبول الشفاعت عند الله شده بود ازین جہان میگذرد روح او را قوتے عظیم ووسعتے بس فخیم بہم میرسد هر که صورت او را برزخ سازد یا در مکان نشست وبرخاست او یا بر گور او سجود وتذلل تمام نماید روح او بسبب وسعت واطلاق بر آن مطلع شود ودر دنیا وآخرت در حق او شفاعت نماید تمام شد عبارت تفسیر عزیزی، ولهذا قال فی البزازیة وغیرها من کتب الفتاوی من قال ان ارواح المشائخ حاضرة تعلم یکفر کذا قال الشیخ فخر الدین ابو سعید عثمان الجیانی بن سلیمان الحنفی فی رسالة ومن ظن ان المیت فی الامور دون الله یتصرف کفر کذا فی البحر الرائق واستعانت بفراخی رزق ودفع بلا وطلب ولد وغیره ازین کلمه ازان بزرگان هرگز روا نیست چه استعانت از غیر خدا تعالے درین امور جائز نیست قال رسول الله صلی الله علیه وسلم واذا سألت فاسئل الله واذا استعنت فاستعن بالله الی اخر الحدیث کما رواه احمد والترمذی کذا فی المشکوٰة پس آنحضرت صلی الله علیه وسلم ایراد کلمهٔ شرط وجزا ارشاد فرمودند پس استعانت که از مخلوقات کرده نمیشود ولا محاله آن مقارن باستعانت بالله خواهد بود چه جزا لازم شرط ست وشرط ملزوم او وقاعده کلیه از اہل معقول ومنقول مقرر شده که وجود ملزوم بدون لازم محالست کذا فی المسلم والچلپی وغیرهما لیس خواه مخواه استعانت درین امور مذکوره بمقارنت استعانت خدا تعالے میباید واز غیر حق تعالے هرگز جائز نیست و ایاک نعبد وایاک نستعین ہم مشعر ہمین معنے ست وتقریر بسیط در بیان این نیست ودر تحقیق استعانت رساله جداگانه نوشته شد درینجا اشاره ازان کرده شد واگر کسی گوید که او تعالے مفتاح علم همه اشیا است کلیه وجزئیه در هر آن از مسافت بعیده اولیاء الله را داده وحواله ایشان کرده بنا برین میدانند ومیشنوند پس این را در تفسیر نیشاپوری تحت همین آیت کریمه وعنده مفاتح الغیب لا یعلمها الا هو الایة نوشته ولا یمکن ان یکون هذه المفاتح عند شیء من الممکنات لان المحاط لا یحیط بمحیطه فلا یحیط دون الواجب

یا او جب فلا تکون مفتاح العلم لجمیع المعلومات الا عنده انتهی ما فی التفسیر النیشاپوری
و دوم بیان اشتراک فی العادت یعنی چنانکه معامله از الله تعالی بعادت خود میکنند چنانکه یا الله یا
کریم میگوید همچنین یا علی یا حسین میگوید بعادت خود قطع نظر از نداکردن پس اگر این کلمه یا شیخ
عبد القادر شیئاً لله قطع نظر از شنیدن و دانستن ایشان بطور عادت جبلی میگوید ازین هم
پرهیز کنند که موهم شرک ست و اگر بارادهٔ سفارش و شفاعت کردن الله تعالی از ایشان میخواهد
یعنی او تعالی را تشفیع و سفارش کننده دانسته اینچنین میگوید تا هم جائز نیست که شان
او تعالی عظیم و بس فخیم ست و شاهی مطلق و فعال لما یرید و یفعل ما یشاء ست و کسی از
بندگان مقبولین خود را مختار علی الاطلاق نکرده و اختیار نداده که ترا مختار خزانه رحمت
خود گردانیدم که هر چه خواهی کن و هر که بخواهی بده که بعد ازین حاجت شفاعت خدا تعالی
را گردد و از ان بنده مختار کل او که تو اگر سفارش کنی از فلان بنده که حاجت روائی من کرده
دهد تا مهم انجام کار من است آید سبحانه ما اعظم شانه آن جل جلاله را آنچنان نباید فهمید که پادشاه
دنیا از وزیر ذی لاقته بود الاختیار خود در بعضی امور برای کسی ادنی نوکر خود سفارش
و شفاعت میکند چونکه آن وزیر عالیقدر مختار کل است بهر حال اختیار نظم و نسق و سیاست ملکی و حفاظت
مال بدو داده است که اگر خود آن پادشاه در کاربار این امور مذکوره بی اذن وزیر دخل دهد
در ملک او خلل واقع شود بنابرین مصلحت از سوی مزاجی و تندخوئی او شفاعت ادنی نوکر
خود میخواهد از ان وزیر ظهیر سلطنت خود پس اینطور در جناب الهی اعتقاد نباید داشت
که او تعالی مالک الملک و شاهی و مختار علی الاطلاق ست که درین اعتقاد تنقیص در شان
عظمت نشان او لازم می آید تعالی الله عنه علواً کبیراً چنانکه ابو داود از جبیر بن مطعم روایت
کرده قال اتی رسول الله صلعم اعرابی و قال جهدت الانفس و جاع العیال و نهکت الاموال
و هلکت الانعام فاستسق الله لنا پس طلب باران کن از خدا تعالی فانا نستشفع بک علی الله
بدرستیکه ما طلب شفاعت میکنیم بتو بخدا یعنی ترا شفیع میگیریم و نستشفع بالله علیک و
طلب شفاعت میکنیم بر تو یعنی خدا را شفیع می آریم نزد تو تا طلب باران کنی از وی
قال النبی صلی الله علیه وسلم سبحان الله سبحان الله فما زال یسبح حتی عرف فی وجوه

اصحابه پس تا نیه تسبیح میکرد و آنحضرت صلی الله علیه وسلم تا آنکه شناخته شد اثر غضب در رویهای اصحاب یعنی صحابه بسبب آنحضرت صلعم متاثر شدند تا در رویهای ایشان نیز اثر آن ظاهر شد ثم قال ویحک بستر فرمود آنحضرت صلعم وای بر تو عجب ادنی اثر انه لا یستشفع بالله علی احد بدرستیکه شان نیست که طلب شفاعت کرده نمیشود بخدا از احدی یعنی او تعالی شفیع گردانیده نمیشود بر کسی که شفاعت از آنکس خواهد زیرا که مرتبه شفیع کمتر میباشد از آن کسیکه از و شفاعت میخواهند شان الله اعظم من ذلک ویحک اتدری ما الله یعنی تو میدانی که چیست خدا و صفت عظمت او چیست ان عرشه علی سموته هکذا وقال باصابعه مثل القبة علیه وانه لیئط به اطیط الرحل بالراکب یعنی بدرستیکه عرش با برداشت عظمت و وسعت او هر آئینه آواز میکند مانند آواز پالان شتر بسوار یعنی عاجز می آید عرش از برداشت عظمت او تعالی و این تقریر تمثیل عظمت الهی ست بقدر فهم اعرابی پس برای قبولیت دعا و طلب حاجت روائی از کسی بزرگ و ولی وغیره ... خدا تعالی را شفیع آوردن بانیطور نشاید که از آن بزرگ شفاعت خدا تعالی خواهند چنانکه از لا یستشفع بالله علیک تا آخر بر آن مشعر ست که درین قضیه حق تعالی را ادنی ازو میشود دست از خدا خواهیم توفیق ادب ✻ بی ادب محروم گشت از لطف رب ✻ و منشور لامع النور وما قدروا الله حق قدره نیز برین برهان قاطع ست بهر صورت ازین کلمه گفتن قباحت در قباحت پیش می آید که اجتناب از آن ضرورست و باین اشاره در در مختار از شرح وهبانیه آورده ومن قال شیئا لله بعض یکفر و یخشی علیه الکفر بعض یعنی الخ انتهی ما فیه و حاشیه پس مناسب نیست که بدینطور بگوید یا الله شیئا للشیخ عبد القادر یعنی یا خداوندا عطا کن و ده مرا ببرکت شیخ عبد القادر رحمة الله علیه چه اینطریق جائز ست چه در دعا خواستن از خدا تعالی بحرمت فلان یا ببرکت فلان مباح ست و بحق فلان نشاید که حق کسی بر خدا تعالی نیست چنانچه در هدایه و شرح وقایه و دیگر کتب فقه حنفیه مذکورست والله اعلم بالصواب فاعتبروا یا اولی الالباب فقط کتبه العبد الضعیف طالب الحسنین فی الدارین محمد نذیر حسین عفی عنه رب المشرقین و المغربین بجاه سید الثقلین امام القبلتین جد الحسن و الحسین صلی الله علیه و علیهم فی الملوین

عبارت مولوی نور الحق صاحب دہلوی الجواب

وظیفه هذا بلا شک استعانت و استمداد از غیر الله ست و استعانت و استمداد مذکور نوعی از کفر ست ردّ آن در سورهٔ فاتحه و در تمام قرآن و حدیث مشحون و مخزون ست فقط و اعلم ان الامة لو اجتمعت علی ان ینفعوک بشیء لم ینفعوک الا بشیء قد کتب الله لک عبارت مولوی **غلام رسول صاحب مدرس امرتسر** استعمال کلمه ها در اصل معنی خود بطریق مذکور بیشک ممنوع بلکه کفر ست لیکن بطریق تنبه و شوق چنانچه علامه در شرح ملخص در بحث انشا مینویسد ممنوع نیست اما ترک اولی ست لایهام الشرک عبارت **مولوی غلام علی صاحب قصوری** جماعه فقها رحمهم الله تعالی خصوصاً حنفیه نفعنا الله ببرکاتهم و برکات علومهم بعضی از کلمات و افعال حکم به کفر کرده چنانکه سوگند بغیر خدا مانند مادر و پدر و جز آن یا بگوید این اثم سخت ست یا گوید چیزی برای خدا بده و امثال آن از آنچه در کتب ایشان مسطور ست مدارج النبوة تصنیف عبد الحق دهلوی رح و حاصل اینکه اینچنین کلمات موهم شرک اند اجتناب از انها موجب ثواب فقط

سید محمد نذیر حسین	هو الخالق	هو الرب	محمد قطب الدین	هو القادر	برکت الله
رحمت الله	عبد الرزاق	حفیظ الله	عبد الحکیم	نور الحق	احمد علی
احمد الدین بگوی	عبد القادر	عبد الله	غلام رسول قصوری	غلام علی / غلام شرع ...	محمد بن بارک الله
احمد الله	مسکین محمد ... عفی عنه	غلام محی الدین مدرس	سید حسن شاه قادری	سید شهاب الدین	سعد الله
مفتی محمد احسن الله	مفتی برکت الله	محمد عالم	یار محمد	نصیر احمد	نیاز محمد
ملا جلال الدین اخون پشاوری	میر عبد الغیاث	مولانا محمد	فقیر بادشاه گل	جان محمد	قاضی ... جان

استفتا متضمن بر سه سوال حامداً و مصلیاً سوال اول یا رسول الله

گفتن باعتقاد حضور روح شریف در هر مکان هر موضع و ناظر بودنش بحال همه کس

ونالکن جائزست یا نے **سوال دوم** در دیار شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً لله میخوانند
معمول جهال مشائخ این شهر انست که روح شریف شیخ را عالم بعلم محیط
ازان روح بتوسل و شفاعت خدا تعالی انجاح مطالب خود میخواهند
میکنند جائزست یا نے **سوال سوم** عبدالنبی و عبدالرسول نام نهادن درست
یانے بینوا توجروا **جواب سوال اول** آنکه یا رسول الله با عتقاد دیگه در سوال مذکور
ست گفتن بیشک شرک و کفرست زیرا که منشا و اعتقاد مذکور اثبات علم محیط با نحضرت صلی
الله علیه وسلم ست والعلم المحیط لیس الا لله تعالی کما فی التفسیر الکبیر و النیشاپوری و اثبات
آن با نحضرت صلعم یا با نبیاء و اولیاء دیگر شرک در صفتی از صفات باری تعالی است که علیم ست باشد
البیضاوی انه من یشرک بالله فی عبادته او فیما یختص به من الصفات و الافعال فقد
حرم الله علیه الجنة یمنع من دخولها کما یمنع المحرم علیه من المحرم فانها دار الموحدین
وما واه النار فانها المعدة للمشرکین انتهی وآنچه در بعضی اوقات انبیاء و اولیاء از
بعض مغیبات خبر داده اند منشا آن علم محیط و حصول قوت دریافت مغیبات نبوده بلکه اعجاز
و کرامت که فعل باری تعالی بخرق عادت ست موجبش گردیده شیخ عبدالحق دهلوی در ترجمه
مشکوة بذیل والله انی لا دری من خلفی کما ادری من بین یدی مینویسند بدانکه این دیدن آن
حضرت صلعم از پس بطریق خرق عادت بود بوحی یا الهام وگاه گاه بود نه دائم و موید آنست آنچه
در خبر آمده که چون ناقه آنحضرت گم شد و در یافت منافقان گفتند محمد خبر آسمان میگوید
و نمیداند که ناقه او کجاست پس فرمود آنحضرت والله من نمیدانم مگر آنچه بدانا ند مرا پروردگار
من اکنون نموده مرا پروردگار من که وی در جای چنین و چنانست و مهار وی به شاخ درختی
بند شده است و نیز فرموده است من بشرم نمیدانم که در پس این دیوار چیست یعنی بے
دانانیدن حق انتهی و بذیل من نسی الصلوة فلیصلها مینویسند اگر گویند چرا بکشف و وحی
و الهام در نیافت گوییم که این فعل باری تعالی ست اگر دهد او وحی نفرستاد و کشف نکرد چه
توان کرد انتهی و آنچه در بعضی ادعیه ندا و خطاب با نحضرت در حضور شریف واقع گردیده
بود و الی الآن عمل بر آن و بهمان جاری مانده وجهش آنست که آن بطریق اتفاق آمده

اصلہ ہمچنان داشتہ اند وبتغیر آنہا نپرداختہ اکنون اجرای آن بالطرز محض حکایت میباشد مقصود
ازان اقبال نبود شیخ عبد الحق دہلوی در رسالۂ مسمی تحصیل البرکات فی بیان معنی التحیات
مینویسند اگر گویند کہ خطاب مرحاضر راست وآنحضرت صلعم درینمقام حاضر نیست پس توجیہ این
خطاب چہ باشد جوابش آنست کہ چون ورود این کلمہ در اصل بصیغہ در شب معراج بصیغۂ خطاب
بود دیگر تغیرش نداوند وبرہمان اصل گذاشتند ودر شرح صحیح بخاری میگوید کہ صحابہ در زمان
حیات آنحضرت بصیغۂ خطاب میگفتند وبعد از زمان حیاتش ہمچنین میگفتند السلام علی النبی
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ نہ بلفظ خطاب انتہی ودر شرح حصن حصین مولانا محمد حنفی مرقوم ست
قد یقال فی وجہ اختیار الخطاب فی السلام علی النبی نحن نتبع لفظ رسول اللہ صلعم حین علم
الحاضرین من الصحابۃ کیفیۃ التسلیم ومن ذھب الی الغیبۃ توخی ما یؤدیہ اللفظ بحسب
مقام الغیبۃ وقریب منہ قولہ تعالی قل للذین کفروا ستغلبون بالتاء والیاء التحتانیۃ اللفظ المتوعدین
والفوقانیۃ معنی کذالک بحسب مقام الخطاب ونیصر ھذا التاویل ما رواہ البخاری عن ابن مسعود
رض انہ علمنی النبی صلعم وکفی بین التشہد کما یعلمنی السورۃ من القرآن التحیات للہ
الی قولہ السلام علیک وھو بین اظہرنا فلما قبض قلنا السلام علی النبی انتہی ودر
تفسیر کبیر ذیل یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا انک انت علام الغیوب
مسطور ست والوجہ الرابع فی الجواب انہم قالوا لا علم لنا الا علم نعلق بہم وقت حیاتنا و
لا ندری ما کان منہم بعد وفاتنا والجزاء والثواب انما یحصلان علی الخاتمۃ وذلک
غیر معلوم لنا فلہذا المعنی لا علم لنا وقولہ انک انت علام الغیوب یشہد بصحۃ
ھذین الجوابین انتہی وقاضی حمید الدین ناگوری در توشیح مینویسد منہم الذین یدعون الانبیاء
والاولیاء عند الحوائج والمصائب باعتقاد ان ارواحہم حاضرۃ تسمع النداء وتعلم
الحوائج وذلک شرک قبیح وجہل صریح قال اللہ تعالی ومن اضل ممن یدعو من دون
اللہ الآیۃ ودر قاضیخان مینویسد رجل تزوج المرءۃ بشہادۃ اللہ ورسولہ کان باطلا
لقولہ صلعم لا نکاح الا بالشہود وقیل نکاح یکون بشہادۃ اللہ ورسولہ فہو فی الشرع
لغو وبعضہم جعلوا ذلک کفرا لانہ یعتقد ان الرسول صلعم یعلم الغیب وھو کفر

و در مختار الفتاوی مینویسد فی البدایع لو تزوج امرأة بشهادة الله و رسوله لا یجوز النکاح
وقال الشیخ الامام ابو القاسم الصفار هذا کفر محض لانه اعتقد ان رسول الله صلعم یعلم
الغیب انتهی و در بحر الرائق شرح کنز الدقائق مینویسد لو تزوج بشهادة الله و رسوله
لا ینعقد النکاح و یکفر لاعتقاد ان النبی صلعم یعلم الغیب و کذا فی العینی و الصمدیة و
تحیت القلوب و العقائد السنیة و در فتاوی بزازیه مرقوم ست من قال ان ارواح المشائخ
حاضرة تعلم یکفر انتهی و ملا حسین خباز در مفتاح القلوب مینویسد و از کلمات کفر ست ندا کردن
اموات غائبات را بگمان آنکه حاضر اند مثل یا رسول الله یا عبد القادر و مانند آن انتهی و در
فتح العزیز بذیل رتل القرآن ترتیلا مسطور ست و درین نوع تقرب متقرب را بید او دو چیز می آید اول
احاطه علمی یاد کار قلبیه و لسانیه ذکر این باوصف تخالف امکنه و از منه و حدکه و البته تا ذکر قلبی
و لسانی هر ذاکر را معلوم کند دوم قوت نزدیک شدن و در مدد کاو بید آمدن و آنرا اثر کردن و
حکم صفت او پیدا کردن که در عرف شرع آنرا دنو و تدلی و نزول و قرب نامند و این هر دو
صفت خاصه ذات پاک او تعالی ست هیچ مخلوق را حاصل نیست آری کفره در حق بعضی از معبودان
و بعضی پیر پرستان از زمره مسلمین در حق پیران خود امر اول را ثابت میکنند و در وقت احتیاج
بهمین اعتقاد ازانها استعانت میفهمایند اما مطرو هی یابند و در حقیقت در اشتباه واقعشده اند
که بیان آنها اشتباه درین مقام اجنبی ست انتهی **و جواب سوال ثانی** آنکه یا شیخ عبد القادر
جیلانی شیئاً لله گفتن از دو وجه ناجائز ست اول بجهت اشتمال بر نداء غائب باعتقاد احاطه علمی
و هی که شرک فی العلم ست دوم بجهت احتوای این کلام بلفظ شیئاً لله که مفادش تشفیع و متوسل
بر گردانیدن خدا بجناب شیخ عبد القادر جیلانی و متوسل الیه و معین قرار دادن شیخ ست و این
تنقیص ذات باری ست و آن صریح کفر ست لیکن چون کلمه ضد بنقص لفظ محتمل معنی دیگر هم ست بعض
فقها عدم کفر را و خشیت کفر را ترجیح داده اند و بعض علما وجه تکفیر چنان بیان کرده اند که مفاد
شیئاً لله طلب شی ست برای خدا و آن اثبات احتیاج خدا ست و این کفر ست اخرج ابو داود
عن جبیر بن مطعم قال اتی رسول الله صلعم اعرابی فقال جهدت الانفس و جاع
العیال و نهکت الاموال و هلکت الانعام فاستسق الله لنا فانا نستشفع بک علی الله

ونستشفع بالله عليك فقال النبي صلعم سبحان الله سبحان الله فما زال يسبح حتى عرف
ذلك في وجوه اصحابه ثم قال ويحك انه لا يستشفع بالله على احد شان الله اعظم من ذلك
ويحك اتدري ما الله ان عرشه على سمواته لهكذا وقال باصابعه مثل القبة وانه ليئط به
اطيط الرحل بالراكب ودر طيبی شرح مشکوة بذیل این حدیث مرقوم ست ولما قيل ان
استشفاعه لا نضمامه الى اخرنا صراكشوسائر عنه الى ذى سلطان عظيم منع صلعم
ان يستشفع بالله تعالى على احد انتهى و در في المرقاة شرح المشكوة لما كان ظاهر هذه العبارة
موهما للتساوي في القدر والتساوي في الامر والحال ان الله سبحانه منزه
عن الشرك مطلقا وقال تعالى ليس لك من الامر شئ وقال من ذا الذي يشفع عنده الا
باذنه وقال ولا يشفعون الا لمن ارتضى انكر النبي صلعم واستعظم الامر لديه وتعجب
من هذه النسبة اليه فقال النبي صلعم سبحان الله تنزيها له من المشاركة انتهى و في الدر
المختار كذا قول شئ لله قيل بكفره و در قيد الزوائد و نظم الفرائد من قال شيئا لله بعض
يكفر ويخشى عليه الكفر بعض يقيده و في شرحه وجه التكفير انه طلب شيئا لله وهو جل
وعلى غني عن كل شئ والكل محتاج اليه و في طوالع الانوار حاشية الدر المختار حاصله
ان الناظم ذكر خلافا في مسئلة من قال شيئا لله فبعضهم جزموا بالكفر وبعضهم قال يخشى
عليه الكفر وقد علمت ان الراجح عدم الكفر انتهى و قاضی ثناء الله پانی پتی در ارشاد الطالبین
میفرمایند جهال میگویند که یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئا لله یا خواجه شمس الدین ترک پانی پتی
شیئا لله جائز نیست انتهى و اگر روح حضرت شیخ را متصرف الامور اعتقاد میکند کفر نیز دیگر
ست في البحر الرائق من ظن ان الميت يتصرف في الامور دون الله واعتقد ذلك يكفر
انتهى **جواب سوال ثالث** آنکه اگر در تسمیه عبد النبی و عبد الرسول قصد معنے اضافی باشد
این تسمیه کفر بود و الا غیر جائز في شرح الفقه الاكبر لعلي القاري واما ما اشتهر من
التسمية بعبد النبي فظاهره كفر الا ان اراد بالعبد المملوك انتهى و در شرعة الاسلام
ولا يسميه حكيما ولا ابا الحكم ولا ابا عيسى ولا عبد فلان انتهى و في ملخص الانوار اتفقوا
على تحريم تسمية كل اسم معبد لغير كعبد عمرو وعبد الكعبة واشباه ذلك انتهى و في التحفة

لابن حجر المکی ویحرم ملک الملوک لان ذلک لیس لغیر الله تعالی وکذا عبد النبی او الکعبة او الدار او علی او الحسین لایهام الشرک انتهی وفی المرقاة شرح المشکوة ولا یجوز نحو عبد الحارث ولا عبد النبی ولا غیره مما شاع فیما بین الناس انتهی وفی حجة الله البالغة وسمی عبداً لاولئک کعبد المسیح وعبد العزی وهذا مرض جمهور الیهود والمشرکین وبعض الغلاة من منافقی دین محمد صلعم بومنا هذا انتهی ونیز حضرت شاه ولی الله رحمة الله علیه در ترجمهٔ فارسی قرآن میفرمایند که شرک در تسمیه نوعیست از شرک چنانچه اهل زمان ما غلام فلان وعبد فلان نام می نهند انتهی وحضرت مولانا شاه عبد العزیز قدس الله سره العزیز در فتح العزیز در بیان انواع مشرکان میفرمایند واز انجمله اند کسانیکه در نام نهادن خود را بندهٔ فلان وعبد فلان میگویند واین شرک در تسمیه است انتهی کتبه العبد المسکین محمد بشیر الدین عفی عنه

سید رحمت علیخان ١٢٥٣
عدالت العالیه سلطانی
سراج العلما ضیاء الفقها

محمد یعقوب

(مُهرها:)
قطب الدین ١٢٦٧ · محمد نذیر حسین ١٢٦٧ · بشیر و نذیر احمد ١٢٦٠
نوازش علی ١٢٦٠ · عبد الحمید ١٢٦٧ · بشیر الدین احمد
محمد سعید · بشیر و نذیر احمد ١٢٦٧ · محمد برکت الله ١٢٦٨ · [illegible]
فضل الرحمن ١٢٦١ · عبد الکریم · سید محبوب علی جعفری · مشتاق احمد · محمد بشیر الدین · نصیر الدین
فقیر غلام علی · محمد حسین · احمد الله · غلام محی الدین · علاء الدین مسکین

استفتاء علمای دهلی وپنجاب در باب ضرب الاقدام

ما قولهم رحمهم الله اندرین صورت که بعضے کسان بعد صلوة یازده قدم بطرف عراق میروند برای حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی الله عنه ومیگویند که این عمل فرموده آنجنابست ومعمول است در طریقه قادریه چه حکم ست فاعل آنرا مرتکب صغیره است یا کبیره یا کفر یا مستحب یا مباح

جواب باید دانست که فضائل وکمالات حضرت شیخ محی الدین ابو محمد عبد القادر

جیلانی و مناقب و مفاخر ایشان مثل آفتاب روشن است و کمالات و کرامات ایشان بحد تواتر رسیده
تا آنکه گفته اند ما بلغ مبلغه من احد من شیوخ الآفاق در علم و عمل و زهد و تقوی و حقائق
و معارف اکمل کاملین و مقبول بارگاه رب العالمین بودند و عظمت و جلالت مرتبت ایشان
بنا بر آن است که در اتباع سنت و تمسک بکتاب الله و رسوله و تثبت فیما شرع الله و رسوله و اقتفای
سیرت و اعمال صحابه عظام و تقوی تام از محدثات امور و توکل و اعتماد در جمیع احوال بر خدا
جل شانه و اخلاص کامل در طاعات و استقامت تمام داشتند پس امریکه خلاف این امور قولاً یا
فعلاً از آنجناب وی منقول شود آنرا مسلم نباید داشت که از اکابر دین اینچنین نباید
مثل آنکه از آنجناب روایت کرده اند که هر که بعد نماز مغرب یازده قدم جانب عراق به تعظیم
تمام حرکت کند و روی توجه بآنطرف آورده نام من بر زبان آرد و حاجت خود خواهد حاجت
او روا گردد چرا که این فعل خلاف ما ثبت بالکتاب و السنة و طریقة الخلفاء الراشدین المهدیین
است که فرموده در حق آنها رسول خدا صلی الله علیه و سلم علیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین
من بعدی و هم بر طبق سیرت و عمل دیگری از اصحاب رسول صلی الله علیه و سلم نیز نبوده که در
حق آنها وارد شده اصحابی کالنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم بلکه از هیچیک تابعین و تبع تابعین
و دیگر اعلام کرام و ائمه عظام مثل آن منقول و مروی نیست و اینکه عوام این عمل را اعمال
مشائخ میگویند قابل التفات نیست چه کسی از مشائخ کرام که اهل علم و فقهاء و ائمه دین اند مثل
آن تصریح نکرده و قول و فعل بعضی غیر موثوق بهم معمول به نتواند شد اتباع سواد اعظم میباید اگر
همچو عمل موجب ثواب و قربت الی الله بودی هر آئینه سلف کرام بلکه خود حضرت شیخ عبد القادر
جیلانی تعظیم آن سمت مدینه منوره اختیار کردندی زیرا که هیچیک مزار بر صفحه زمین بزرگتر
از مزار فائض الانوار حضرت نبوی صلی الله علیه و سلم نبوده و صحابه رضی الله عنهم در محبت
و تعظیم آنحضرت صلی الله علیه و سلم نسبت بما مردم غالب تر و در تحصیل ثواب و ابتغاء مرضات
الله حریص تر بودند الحاصل بعد صلوة مفروضه انحراف از قبله کردن و تعیین سمت مزار
هیچیک از نبی و ولی نمودن و قدمی چند بهیئت نماز گزارندگان یا تعظیم کنندگان تا بطرف
زدن و تذلل و خشوع تمام نمودن هرگز درست نیست اگرچه بعضی علماء این فعل را شرک

رکفر گفته اند چنانچه روایات آن مرقوم میشود مگر چون حکم کفر بدوان جزم این معنی که مرتکب این
فعل مرآن شخص را که رو بهی التجایو بی آورده موثر تام و حاجت روا مستقل انگاشته نمیتوانند شد
لا محاله این فعل حرام واثم و گناه عظیم ست آری اگر صرف بر روی کمیت نماز انتصار کنند و ثواب آن
بروح پر فتوح آنجناب نبخشند روا باشد که ثواب اعمال صالحه باتفاق اکثر ائمه باموات
میرسد واگر بهنگام دعا در و بقبله بتوسل آنجناب دعا بدرگاه او سبحانه کرده باشد هم درست
باشد زیراکه توسل بعلما در دعا درست ست فقط فی دافع المبطلین من تصنیف القاضی
الکامل علامة الورى افضل المتاخرین ابراهیم بن محمود البلخی الحنفی رحمه الله

ماقول ائمة الدین رضی الله عنهم اجمعین اندر آنچه جماعه عادت خود ساخته اند
و بران اصرار مینمایند و ممتنع نمیشوند و محبت میگیرند که در شهرها معظم چنین میکنند ما نیز همچنین
میکنیم مثل یا فلان فلان مشائخ بمثل ضرب اقدام نحو عراق بعد صلوة آیا مجوز این فعل مستحب شود
یا نه و این فعل از حرمت بدر آید یا نه و ایشان معذور باشند یا نه **جواب** کتبه محمد بن محمود
الکاشف رحمه الله **فی** کتبه ابوالمفاخر بن محمود البلخی **فی** کتبه محمد بن طاهر بخاری **فی** کتبه یوسف
بن محمد سمرقندی **فی** کتبه مظفر بن محمود البلخی **فی** کتبه محمد بن فخر الدین الحلوائی **فی** کتبه عبد العزیز
بن نجم الدین شیرازی **فی** کتبه ابراهیم بن اسماعیل النیشاپوری **فی** کتبه محمد بن ابی بکر الهندی
فی کتبه علی بن محمد بن قاضی حمید الدین ناگوری هکذا فی محک الطالبین فی فصل
زیارة القبور للشیخ محمد سعید القادری المعروف بعبد السلام حسام الدین بن
حبیب الله العلوی الارموی الجیلانی العربی ثم الکردری رحمة الله علیه قال القاضی
شهاب الملة والدین قد قررنا من قبل ان ضرب الاقدام بعد الصلوة نحو العراق کفر
قائله وفاعله واقعان فی جریمة عظیمة هکذا نقل من تحقیق احکام الفتاوی فی
مدارج السالکین شرح منازل السائلین وما افتری علی المشائخ العظام من نحو ضرب
الاقدام بعد الصلوة نحو العراق فهو کفر اولئک الذین یعلم الله ما فی قلوبهم فاعرض
عنهم وعظهم وقل لهم فی انفسهم قولا بلیغا تبا لهم ما ابعدهم عن حقیقة الایمان
والله اعلم وعلمه اتم واحکم نمقه العبد المسکین محمد صدر الدین

اعطی الله کتابہ بیمینہ فی یوم الدین فقط

سید رحمت علیخان

عدالت العالیہ سلطانیہ

سراج العلماء ضیاء الفقہاء

محمد برکت الله ۱۲۶۰	سید محمد نذیر حسین ۱۲۶۰	عبد الله
نوازش علی ۱۲۶۰	الخالق الخبیر ہو القادر	غلام محمد

سکاین علاء الدین	محمد یعقوب ۱۲۶۰	حسب حفیظ	قاضی محمد فضل الرحمن خان ۱۲۶۱	منتخب الدین احمد فقیر خواجہ	محمد بشیر ونذیر آمدہ ۱۲۶۰
جعفری سید محبوب علی	فقیر غلام علی خادم شرع علی	عبد العزیز	کتابہ الی مراد الہی احمد بخش	محمد بن بارک الله	عبد الکریم

حق ما اجاب بہ المجیب الفقیر * اصاب من اجاب * المجیب مصیب * الجواب صحیح کتبہ محمد عبد الرزاق

کتبہ الاثیم احمد الدین عفی عنہ * مشتاق احمد * محمد مخدوم عفی عنہ * بن ہدایت النبی سہارنپوری

نعم الجواب وحبذا المجیب * صح المکتوب * ہذہ المسائل صحیحۃ * ہذا الجواب صحیح فقیر

الراقم عبد القادر * الراقم نور الدین * غلام رسول قصوری * عبد الله

الحق ان ضرب الاقدام نحو العراق ممنوع عند الفقہاء وما نقلوہ عن جناب الشیخ عبد القادر الجیلی رضی الله عنہ فی بہجۃ الاسرار فمحمول علی السکر لانہ لم یوافق السنۃ کما ہو القاعدۃ المقررۃ عند المحققین السکر لا یصح المسائل **فقیر غلام محمد لاہوری**

استفتاء در بیان مسئلہ رفع سبابہ

الحمد لله رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ واصحابہ اجمعین اما بعد باعث تحریر این استفتاء آن بود کہ فقیر غلام رسول بن فضیلت پناہ میاں رحیم بخش بن حافظ نظام الدین خادم بعد مطالعہ رسالہ مولانا علی القاری صاحب مرقات شرح مشکوۃ و رسالہ نور الحق بن شیخ عبد الحق دہلوی و رسالہ شیخ علی المتقی و شرحین بر مشکوۃ از شیخ دہلوی و شرح سفر السعادت و شرح مولانا علی القاری بر موطا امام محمد شیبانی و تحریرات مولانا عبد العزیز محدث دہلوی و تحریرات محقق قندہاری حبیب الله مقبول الله الباری و مسوی شرح موطا از مولانا ولی الله دہلوی و رد المحتار شرح

در مختار مشهور بشامی و طحطاوی شرح در مختار و فتح القدیر شرح هدایه از شیخ ابن همام و عرفانی
شرح مجموعه سلطانی از عنایت الله لاهوری صاحب غایت الحواشی بر شرح وقایه و از کتب صحاح سته
و غیرها صحیح مسلم مع شرح نووی و ترمذی و نسائی و ابو داؤد و ابن ماجه و موطأ امام مالک و
مشکوة المصابیح و سائر کتب فقهیه حنفیه مطالعه کرده و دید که رفع انگشت سنت زائده و مستحب
نوشته اند و در احیای این سنت ترغیب داده اند و مواعید اجر جزیل بر آن باحادیث صحیحه
به ثبوت رسانیده در خاطر این حقیر هوس آن شد که بتوفیق الله تعالی بترویج این سنت متروکه
و احیای این سنت مرده احراز ثواب نماید و مردم پنجاب که اکثر از علمای مبتدعین در روافض
میدانند و راقم را تشنیع و تقبیح و تضلیل میکنند ازین شناعت آگاه کنند که عیاذاً بالله که از
سنت سنیه چه قدر تنفرے پیدا شده و منشای آن مطالعه بعضے روایات ضعیفه است که در بعض
کتب وارد شده و چونکه فراغت تحقیق دینیات ندارند بتعصب بیخبر اند چنانچه مولوی کرم بخش علی پوری
که اکثر از علم معقول فراغت کتب دینیه ندارد زیاده در ینباب دست و پا زده و بطعن و تشنیع رافع
لب کشاد و بعبرت قائل شدگان آنکه به زور معقول سنت را رد کرده آید و ندانست که بیت
بوریا باف گرچه بافنده است + نبرندش بکارگاه حریر + لهذا از علما در ینباب سوالے که وه استفتا
مرتب ساخته تا که متبع سنت سنیه بکسی وجه لغزش نخورد استفتاء چه میفرمایند علمای
دین در باب رفع انگشت شهادت در تشهد که صاحب خلاصه کیدانی مسمی بلطف الله النسفی حرام نوشته
و صاحب مسعودی از نسخه عدم رفع مذهب طرفین و رفع مشرب ابو یوسف گفته و متصل مینویسد
که رفع مذهب متقدمین است و متاخرین از ان نهی کرده اند و منسوخ شده برای نفی تهمت چراکه روافض
در ین غلو کرده اند و بعضے میگویند که مبنی نماز بر سکون و وقار است و این رفع خلاف وقار است و بسیارے
از فقها بر عدم رفع علیه الفتوی نگاشته اند مولانا علی القاری رساله در باب سنیت رفع ساخته
بکتاب و سنت سند گرفته و احادیث صحیحه آورده و مذاهب ائمه ثلثه و اصحاب را همین گفته و شیخ
عبدالحق دهلوی در شرح سفر السعادت و مدارج النبوة و شرح مشکوة شریف سنیت رفع را ترجیح
داده و علی متقی رساله در ینباب تصنیف کرده و صاحب فتح القدیر کمال الدین ابن الهمام که از محققین حنفیه
است گویا روح و جان این مذهب است و نظیرش بعد او کم گذشته در شرح صحیح مسلم عدم رفع را خلاف

درایة و روایة تحریر ساخته واکثر محققین بهمین راه رفته اند آیا از روی دلائل شرعیه ترجیح کدام جانب راست
که بعضے مردمان انفعیین را مرتکب حرام و سنت فاسد را کافر میگویند و رساله ملا علی قاری را هربار گویند
و اقتدا پس رافع در نماز جائز ندارند و بقضاء صلوٰة ماضیه حکم کنند بینوا توجروا **الجواب**

علماء ربیشاور یقول العاصی بانواع المعاصی العبد الجانی الحافظ **غلام جیلانی**

غفر الله تعالی له ولاسلافه وتجاوز عن تقصیره واسرافه ان الحق الصریح الذی لا محیص عنه ولا منا
والصواب الملیح الذی یعض علیه بالنواجذ الاضراس هو القول بسنیة الاشارة بالمسبحة فی
التشهد فالمؤمن یکون دائما علیها علی التشهد فورد فیها اخبار کثیرة و آثار شهیرة طویناها
علی غیرها ویدل علیها نصوص الائمة المجتهدین ونصوص العلماء الراسخین ویکفی للمنصف
للحق العتید لا للمتعسف العنید ما اکتب من کتب الثقات ومحفل الاثبات قصیرة من طویلة
فی التحفة الاشارة مستحبة وهو الاصح علی ما ثبت فی الحدیث ۱۲ رمز شرح کنز عن ابی یوسف
انه یعقد الخنصر والبنصر ویحلق الوسطی والابهام ویشیر بالسبابة وعن محمد انه صلی الله علیه
وسلم کان یشیر ونحن نصنع بصنعه ۱۲ رمز شرح کنز مشهور بعینی ذکر ابو یوسف فی الامالی
انه یعقد الخنصر والبنصر ویحلق الوسطی والابهام ویشیر بالسبابة وذکر محمد انه صلعم کان
یشیر ونحن نصنع بصنعه قال هو قول ابی حنیفة شمنی شرح مختصر رح فی فتح القدیر القول
بالاشارة وانه مروی عن ابی حنیفة کما قال محمد فالقول بعدمها مخالف للروایة والدرایة ورودها
فی صحیح مسلم عن فعل صلی الله علیه وسلم وفی المجتبی لما اتفقت الروایات وعلم من اصحابنا جمیعا کونها
سنة وکذا عن الکوفیین والمدنیین وکثرت الاخبار کان العمل بها اولی بحر الرائق الظاهر انها سنة کما
فی البرجندی وعند الشافعی یعقد الخنصر والبنصر ویحلق الوسطی والابهام ویشیر بالسبابة عند التلفظ بشهادتین
مثل هذا حکاه عن علمائنا ایضا ۱۲ شرح وقا ذکر محمد فی غیر روایة الاصول حدیثا عن النبی صلعم فی الاشارة قال هذا
قولی وقول ابی حنیفة قال الفقیه ابو جعفر ان الاشارة بالسبابة رواه عن ابی حنیفة وفی الامالی عن ابی یوسف
کما تقدم وعن الحلوانی یقیم اصبعه عند قوله لا اله ویضع عند قوله الا الله لیکون النصب کالنفی والوضع
کالاثبات وفی المحیط قیل رفع سبابة الیمنی فی التشهد عند ابی حنیفة ومحمد من السنن ۱۲ کفایة قال محمد
نصنع بصنع رسول الله صلعم ونلحن نفعل وهذا قول ابی حنیفة وقولنا ۱۲ عینی اشارة از ائمه ادیعه

[illegible] انه ذكر في الولوالجية والخلاصة الفتوى على انه لا يشير لكنه قال في الملتقط والزاهدي
[illegible] يفعل الاشارة اتفاقا وانما الاختلاف في الكيفية وذكر في نسخة صحيحة من المضمرات
[illegible] شيخ الاسلام على شرح وقاية في الملتقط عن ابي نصير
[illegible] الاشارة اختلاف العلماء [illegible] ولعله اراد اختلاف المحققين من العلماء والمتاخرين
[illegible] لا سبيل الى العمل بالراي مع امكان العمل بالنص ١٢ شمائلي فثبت بهذا ان العمل
[illegible] دليل مراه شرعا ١٢ شاشي المعتمد ما صححه الشراح لا سيما المتاخرين كالكمال
[illegible] وشيخ الاسلام الجد وغيرهم انه يشير لفعله صلعم ونسبوه لمحمد والامام بل
[illegible] غرر الاذكار المنتقى عندنا انه يشير باسطا اصابعه كلها وفي الشرنبلالية
[illegible] انه يشير بسبابته وحدها يرفعها عند النفي ويضعها عند الاثبات واحترزنا
[illegible] لا تخرج عن الدراية والرواية وبقولنا بالمسبحة عما قيل يعقد
[illegible] انتهى ١٢ در مختار **يقول** العاصي بانواع المعاصي احقر العبيد **محمد سعيد**
[illegible] الروايات في مسئلة الاشارة ظاهرة في التعارض بين النفي والاثبات غنية
عن [illegible] الجمع بين الشتات لكن كان الاثبات مستنبطا من الاحاديث المفيدة للاعتقاد
[illegible] للنفي وجه يصلح للاعتماد والانقياد لا يسوغ لنا الا القول بسنية الاشارة ولا يسعنا
[illegible] العمل بها الا بالاشارة فالحق ان يأول العبارات الدالة على النفي الى اثبات اصل الاشارة و
[illegible] بعض الكيفيات يفوض الى علم خالق الارض والسموات هذا ما يظهر لي فيما سمعته ورايته وعند
[illegible] لا يعلمها الا هو **جواب از علماء پنجاب** ربع سبابه در تشهد ثابت باحاديث ست
[illegible] اختلاف علماء فقهيه در كيفيت عقد ست **الفقير الاثيم مولوى احمد الدين**
[illegible] والعفو عنه اقول وبالله التوفيق قال على القاري قدس سره في شرح فقه الاكبر فلم يحوجنا
سبحانه الى راي فلان وذوق فلان ووجد فلان في اصول ديننا ولئن نجد من خالف
الكتاب والسنة مختلفين مضطربين بل قال الله تعالى اليوم اكملت لكم دينكم واتممت
عليكم نعمتي ورضيت لكم الاسلام دينا فلا نحتاج في تكميله الى امر خارج عن الكتاب والسنة
كما قال الله تعالى هذا بلاغ للناس وقال الله تعالى اولم يكفهم انا انزلنا عليك الكتاب يتلى عليهم وقال الله

تعالی وما اٰتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا والی قول النبی [illegible]

لا ندخل فی ذلک متاولین بآرائنا ولا متوھمین باھوائنا فانہ اسلم [illegible]

انتہی ۱۲ ولیت شعری کیف نترک ما ثبت لنا من الاحادیث [illegible]

لا نعرف دلیلہ ولا یکلفنا اللہ باتباع سبیل نعم [illegible]

خصوصًا بما لم یرض لہا المحققون من اصحابنا [illegible]

عن امامنا الاعظم وصاحبیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کما صرح فی فتح القدیر [illegible] قال الشیخ ولی اللہ

محدث الدھلوی فی شرحہ المسوی من احادیث الموطا بعد نقل احادیث الاشارۃ بالمسبحۃ فی التشہد قال

اکثر اھل العلم علی اثبات الاشارۃ بالمسبحۃ الیمنی عند کلمۃ التہلیل ویشیر عند قول لا الہ الا اللہ

وھو الصحیح من مذھب ابی حنیفۃ ذکرہ محمد فی الموطا انتہی وقد بسط العلامۃ القاری فی

شرح المشکوۃ ونقل شہادۃ علمائنا الحنفیۃ علی رفع الشہادۃ من شاء فلیرجع الیہ ولولا

ضیق الوقت لبسطت بسطا واللہ یحق الحق ویبطل الباطل " الراقم الاثیم فقیر غلام محمد

قصوری قولہ ویبسط اصابعہ ذکر محمد رح فی غیر روایۃ الاصول حدیثا عن النبی صلی اللہ علیہ

وسلم فی الاشارۃ ثم قال ھذا قولی وقول ابی حنیفۃ رح وحکی [illegible]

والبنصر ویحلق الوسطی مع الابہام ویشیر بالسبابۃ وفی الجامع [illegible] وعن ابی یوسف

فی املائہ یروی الاشارۃ عن النبی وفسرھا بما فسر ابو جعفر رح ثم قال [illegible]

یشیر بثلاثۃ وخمسین ثم قال ان الاشارۃ روایۃ عن ابی حنیفۃ وفی الاملاء عن ابی یوسف

کما تقدم وفی قول المدنیین یجب ان یعقد ثلاث وخمسین ویشیر بالسبابۃ وعن الحلوانی یقیم

اصبعہ عند قول لا الہ ویضع عند قول الا اللہ لیکون النصب کالنفی والوضع کالاثبات

وفی المحیط وقیل رفع سبابۃ الیمنی فی التشہد عند ابی حنیفۃ ومحمد والشافعی رحمہم اللہ تعالی

من السنن وفی ظاھر الاصول لا یرفعہا کذا روی عن ابی یوسف قال العلامۃ نجم الدین الزاھدی

لما اتفقت الروایات عن اصحابنا جمیعا فی کونہ سنۃ وکذا عند الکوفیین والمدنیین وکثرت

الاخبار والآثار کان العمل بہا اولی ۱۲ کفایۃ شعبی حاشیہ حررہ حافظ غلام محمد صاحب

لاہوری مسئلہ اشارت بانگشت شہادت در تشہد نماز ثابت و متحقق سنت است [illegible] صحیح و آثم

صریحہ وبہم باتماع صحابہ کرام و ائمہ اربعہ وغیرہم علی ما صرح بہ علی القاری فی شرح موطا محمد رح والشیخ المحدث
عبد الحق دہلوی وغیرہما وخملا فیکہ در بعض کتب نقلست از بعض متاخرین حنفیہ منقولست بیچ اصلی قابل
اعتماد ندارد چنانچہ امام ابن الہمام تصریح باتخفیف فرمودہ فالحق ان الاشارۃ سنۃ زائدۃ لا ریب
فیہا وبسیاری از محققان علماء حنفیہ در اثبات سنیت اشارت رسالہا تالیف کردہ اند ۱۲ حررہ
العبد الملتجی الی اللہ محمد بن محمد وحی بارک اللہ عفی عنہ روزی از جناب محمد خلیل الرحمان
تموشانی اللہم اغفر کہ استاد استادان ایشاں بودند بطرف منگار رم کہ رسیدہ بودم فرمودند کہ من
خود رفع سبابہ نمیکنم بکر لندہ را مانع نمیشوم کہ عمل بحدیث بودہ است آری دوروقت اعتقاد من این بہت
کہ در حق رفع کنندہ نسبت ناسزا نہ باید کرد تا وقتیکہ ثابت نشود اضافۃ الکفر الی فاعل فعل النبی صلعم
نعوذ باللہ من شرور انفسنا کسانیکہ رافع را در منصب کفر نصب کردند الامان باللہ خود در چاہ
معصیت مجرور شدند کہ بر اہل آثار طاعن آمدند وحالانکہ جناب عبد القادر جیلانی قدس سرہ در
غنیہ میفرمایند واعلم ان لاہل البدع علامات یعرفون بہا فعلامۃ اہل البدع الوقیعۃ فی
اہل الاثر وعلامۃ الزنادقۃ تسمیتہم اہل الاثر الخ **مسئلہ** مومن احلم بکفر کردن بلا ثبوت حجت
متحقق عند الشرع اثبات کفر بر خود ست ۱۲ خلاصۃ الفقہ **الراقم محمد عالم ساکن کہوڑی شاگرد**
مولوی حافظ محمد لاہوری وردود احادیث مصطفی صلعم بلا اشتباہ در حق رفع مسبحہ در تشہد
بہ صحاح ستہ مثل صحیح مسلم کہ مملو از افعال نبویہ است علیہ الصلوۃ والتحیۃ ومثل موطا کہ در فن حدیث
بس مشعاست باضبط تمر ائمہ درجات طبقات وحفظ مراتب ثقات بر عاشقان سنت سید المرسلین اظہر
من الشمس ست ومانعین کہ از اشارت نہی میکنند بمنزلت کہ اما افعال خاتم النبیین را منکر قرار دادہ
نسبت بجرئت میسازند چنانکہ امام محمد در موطا خود میگارد وبصنیع رسول اللہ صلعم نا خذ وہو قول
ابی حنیفۃ وبا وجود این تحقق از قول امام اعظم ست بر دارند کہ منع رفع انگشت شہادت میکنند ۱۲
حافظ ولی اللہ لاہوری فی مسئلۃ کیفیۃ رفع السبابۃ اختلف المجتہدون فعند الفتوی
یلیق بالقول حقیقۃ ان من رفع لا یمنع ومن لا یرفع لا یجبر لکن فعلہ افضل لان ہذا فعل رسول
اللہ صلعم وکتب الاحادیث مشحونۃ فمن اراد العلم فلیتامل **تحریر مولوی**
غلام رسول ساکن ڈیرہ اسمعیلخان وفی الشرنبلالیۃ عن البرہان الصحیح

انہ یشیر بمسبحتہ وحدہا یرفعہا عند النفی ویضعہا عند الاثبات واحترز بالصحیح عما قیل
لا یشیر لانہ خلاف الروایۃ والدرایۃ وفی المسبحۃ وحدہا عما قیل یعقد عند الاشارۃ
انتہی وفی العینی عن التحفۃ الاصح انہا مستحبۃ وفی المحیط انہا سنۃ ۱۲ در مختار **تحریر مولوی**
شیر محمد صاحب بنہ والہ شاگرد مولوی حافظ محمد چونکہ سنیت رفع نزد اکثر فقہا و محدثین
ثابت شدہ پس رافع را مرتکب السنۃ گفتہ میشود نہ مرتکب الحرام فضلا ان یکفر ولیشتم نعوذ
باللہ منہا **الراقم مولوی عبد العلی الدہلوی** ہذہ الروایات
صحیحۃ والاشارۃ سنۃ **مولوی محمد علی ولد مولوی نظام الدین** فتحگریہ
ہذہ الروایات صحیحۃ لا ریب فیہ **مولوی قدرت اللہ دہلوی** اریکہ وجہ ثبوت
آن بدون ترتب نسخ و تبدیل مشروع بلکہ مسنون باشد بکدام حجت نامشروع تواند گردید چگونہ
قول غیر معصوم را بر قول معصوم ترجیح میدہند **مولوی حمایت اللہ کشمیری** صدق
رسول اللہ الحمید صلعم ای اشد علی الشیطان من الحدید **فقیر احمد اللہ کاشمیری**
رفع سبابہ مختلف فیہا ست ومن قلد مجتہدا فی مجتہد فیہ فلا انشاد ولا عبار علیہ ۱۲ غایۃ
الحواشی شرح وقایہ **تحریر مولانا صاحب نور محمد کہیٹرا** این بندہ خود رفع سبابہ مطابق
روایت حنفی مذہب میکند و رافع را از روی احادیث صحیحہ و روایات فقہیہ و علمای
کرام کہ معتقد بندہ اند متسنن و متبع میدانند و چونکہ سوای خلاصہ حرمت آن در ہیچ کتابی معلوم
بندہ نشدہ آنرا اعتبار نمیکنم مگر تارک بسبب اختلاف بعضے علماء بہر نیکار نمیشود و تارک سنت
نمیداند کفر چہ و تکفیر چہ **دستخط مولوی نور محمد جیلانی** منع کردن رفع سبابہ منع میدانم چہ بر انکار سر
تن منع من ہم جاری نمیشود و بر رفع احکام حدیث چگونہ منع کنم اگر کردہ شود بسیار جائز داشتہ اند و اگر
نکردہ شود ما کوتاہ ہمتان را چہ فرائض متروک مستحبات را کدام کس در نظر می آرد متعصبین حنفیہ
انگشت بے برای شہادت بر نمیدارند و برای خارش تن دست بسیار بر میدارند **فقیر عبید اللہ**
ملتانی در مسئلہ رفع سبابہ ہیچ شکی و شبہہ نیست کہ سنت است بسبب آنکہ فاعل آن و غیر فاعل آن ہیچ انکار
نے کہ سنت زائدہ اقرب بمستحبات است ۱۲ حررہ **مولانا نور الدین چکوڑی** و آنکہ
بعضے میگویند کہ جناب امام ربانی ترجیح عدم رفع نمودہ اند جوابش از شمس الدین مرزا جانجانان

مجدد رحمۃ اللہ علیہ **مکتوب پانزدہم در بیان رفع سبابہ نوشتہ شد** نوشتہ بودند
کہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ در مکتوبے از مکتوبات خود منع رفع سبابہ کردہ اند تو با وجود
دعوی محبت بجناب ایشان رفع سبابہ میکنی وصحبت را اتباع محبوب لازم ست مجدد ما ما وسیما جلبشان
اتباع کتاب وسنت بر عباد فرض گردانیدہ میفرماید مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ
رَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ورسول صلعم میفرماید لا یؤمن احدکم
حتی یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ وحضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ نائب کامل
آنحضرت اند بنای طریقہ خود را بر اتباع کتاب وسنت گذشتہ اند وعلماء در اثبات رفع سبابہ رسالہا
مشتمل بر احادیث صحیحہ و روایات فقہیہ حنفیہ تصنیف کردہ اند تا بجائیکہ حضرت شاہ یحیی فرزند اصغر
حضرت مجدد نیز در بیان رسالہ تحریر نمودہ اند و در نفی رفع یا حدیث بہ ثبوت نرسید و ترک
رفع از جناب حضرت مجدد بنا بر اجتہاد واقع شدہ وسنت محفوظ از نسخ براجتہاد مجتہد مقدم ست و بعد
ثبوت سنت رفع ترک آن باین حجت کہ حضرت مجدد ترک فرمودہ اند معقول نیست وحضرت
مجدد بر ترک سنت تحذیر کثیر فرمودہ اند وحضرت مجدد ہم مذہب حنفی داشتند و امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
گفتہ اذا اثبت الحدیث فھو مذھبی و اترکوا قولی بقول رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
پس میدانست کہ حضرت مجدد از ترک این مر اجتہادی اخذ باحادیث صحیحہ متغیر نشوند واگر گویند کہ حضرت
مجدد باآن علم واسع از احادیث ثبوت رفع مگر آگاہ نبودند گویم تا زمان مبارک حضرت ایشان
این کتب و رسائل در دیار ہند شہرت نیافتہ بود و از نظر مبارک ایشان نگذشتہ کہ ترک نمودہ اند
و گرنہ ہرگز ترک رفع نمیفرمودند کہ ایشان حریص ترین اکابر امت باتباع سنت بودہ اند
و اگر گویند عدم رضای حضرت رسالت علیہ التحیۃ را باین عمل از کشف دریافتہ ترک فرمودہ باشند گویم کہ
کشف در امور طریقہ معتبر ست و در احکام شرعیہ حجت نیست معہذا در ان مکتوب احتجاج بکشف نکردہ اند
امید آنست کہ این مخالفت جزوی عزیمت قاعدہ کلی ایشان کہ بتمام ترغیب باتباع پیغمبر علیہ السلام
فرمودہ اند منتج نتائج گردد والسلام **مقامات مظہری** تمام شد عبارت استفتا ہو لوے
غلام رسول صاحب **بہ بیان برائی چومنے انگوٹھے کا وقت سننے**
اشہد ان محمدا رسول اللہ کے اور اثبات بدعت ہونے اس فعل کے

معلوم کرنا چاہئے کہ بعضے بدعتی نا واقف علم حدیث سے جنکو صحیح اور سقیم اور ضعیف اور قوی مین کچھہ امتیاز نہین وقت سننے کلمہ اشہد ان محمدا رسول اللہ کے مؤذن سے انگوٹھے چوم کے آنکھون پر لگاتے ہین اور اس فعل کو چند احادیث جھوٹی اور موضوع اور بناوٹ کی کو کتب طبقہ رابعہ سے حجت لاکر سنت جانتے ہین اور در حقیقت یہہ عمل بدعت ہے سو اول ان احادیث جھوٹی اور موضوع اور بناوٹ کی کو کہ جنسے بعضے بدعتی استدلال کرتے ہین سنو اور بعد اسکے حال ان احادیث کا معہ جواب شہادت کے دریافت کرو اور حقیقت مسئلہ کو سمجھو **حدیث پہلی** ان ابا بکر الصدیق لما سمع قول المؤذن اشہد ان محمدا رسول اللہ قال اشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا وقبل باطن انملتی السبابتین ومسح عینیہ فقال م من فعل مثل ما فعل خلیلی فقد حلت علیہ شفاعتی یعنے تحقیق حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالے عنہ نے جب سنا قول مؤذن کا اشہد ان محمدا رسول اللہ تو کہا اشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا اور بوسہ دیا باطن دو انگشت شہادت کو اور لگا دیا دونو آنکھون کو پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کریگا جیسا کہ کیا دوست میرے نے پس بیشک واجب ہوگئے اسپر شفاعت میری سو یہہ حدیث جھوٹی اور بالکل موضوع ہے **حدیث دوسری** قال الخضر من قال حین سمع المؤذن یقول اشہد ان محمدا رسول اللہ مرحبا بحبیبی وقرۃ عینی محمد بن عبد اللہ صلعم ثم یقبل ابہامیہ ویجعلہما علی عینیہ لم یعم ولم یرمد ابدا یعنے فرمایا خضر علیہ السلام نے جو شخص کہے جسوقت سنے مؤذن کو کہ کہتا ہے اشہد ان محمدا رسول اللہ یہہ لفظ مرحبا بحبیبی وقرۃ عینی محمد ابن عبد اللہ پھر بوسہ دے دونو انگوٹھون کو اور پھیرے ان دونو کو آنکھون اپنے پر تو نہ اندھا ہوگا اور نہ دکھینگے آنکھین اسکی کبھی خدا خراب کرے بنانیوالے کو سو یہہ حدیث بھی بالکل موضوع اور بناوٹ کی ہے **حدیث تیسری** قال الحسن من قال حین سمع المؤذن یقول اشہد ان محمدا رسول اللہ مرحبا بحبیبی وقرۃ عینی محمد بن عبد اللہ ویقبل ابہامیہ ویجعلہما علی عینیہ لم یعم ولم یرمد یعنے فرمایا حسن رضی اللہ عنہ نے جو شخص کہے جسوقت کہ سنے مؤذن کو کہ کہتا ہے اشہد ان محمدا رسول اللہ اسنکے یہہ لفظ مرحبا بحبیبی وقرۃ عینی محمد ابن عبد اللہ اور بوسہ دے دونو انگوٹھون کو اور

پھیری اُنکو دو آنکھون اپنے پر تو نہ اندھا ہوگا اور نہ دوکھینگی آنکھین اسکی سو صریح جھوٹ ہے حدیث
اور طوفان ہے **حدیث چوتھی** من قبل عند سماعہ من المؤذن کلمۃ الشھادۃ
ظفری ابہامیہ ومسّہما علی عینیہ وقال عند المس اللھم احفظ حدقتی ونورھما برکۃ
حدقتی محمد ونورھما لم یعم یعنے جو شخص بوسہ دیوے وقت سننے مؤذن سے کلمہ شہادۃ کو دونون ناخن انگوٹھون
اپنے کو اور لگاوے انکو دونو آنکھین اپنے پر اور کہے وقت لگانے کے اللھم احفظ حدقتی
ونورہما ببرکۃ حدقتی محمد ونورہما نہ اندھا ہوگا سو یہہ بھی جھوٹی حدیث اور بہتان ہے
حدیث پانچوین ان علیاً رضہ کان اذا سمع المؤذن یقول اشھد ان محمدا رسول
اللہ قال ذلک وقال رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا ویقبل باطن انامل
مسبحتیہ ویضعہما علی عینیہ یعنے تحقیق علی رضہ تھے آپ جب سنتے تھے مؤذن کو کہتا
ہے اشھد ان محمدا رسول اللہ تو فرماتے آپ بھی ایسا ہی اور کہتے رضیت باللہ ربا وبالاسلام
دینا وبمحمد نبیا اور بوسہ دیتے باطن سرون دو انگشت شہادت کو اور رکھتے انکو اپنی دونو
آنکھون پر سو یہہ بھی بالکل باطل اور جھوٹھی حدیث ہے **حدیث چھٹی** ان رسول اللہ صلعم
قال من قبل ظفری ابہامیہ عند سماع اشھد ان محمدا رسول اللہ فی الاذان انا قائدہ و
مدخلہ فی صفوف الجنۃ یعنے تحقیق رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو شخص بوسہ دیوے دونو ناخن
انگوٹھون اپنے کو وقت سننے اشھد ان محمدا رسول اللہ کے اذان مین تو مین کھینچنے والا اور داخل
کرنیوالا ہون اُسکا صفون جنت مین سو یہہ بھی جھوٹی حدیث ہے گویا کہ کسی شیطان نے
رسول اللہ پر بہتان رکھا ہے **حدیث ساتوین** ان رسول اللہ صلعم دخل المسجد فی
عشر المحرم عند الاسطوانۃ حذاء ابی بکر فقام بلال فاذن فلما بلغ اشھد ان محمدا رسول اللہ
فقبل ابی بکر ظفری ابہامیہ ووضعہما علی عینیہ وقال قرۃ عینی بک یا رسول اللہ فلما
فرغ بلال من الاذان توجہ النبی صلعم الی ابی بکر فقال من فعل مثل ما فعلت یا ابی بکر
غفر اللہ تعالی ذنوبہ حدیثہا وقدیمہا وعمدھا وخطاءھا یعنے تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم داخل ہوئے بیچ مسجد کے عشر محرم مین پاس اسطوانہ کے مقابل ابو بکر رض پس کھڑے ہوئے
بلال پس اذان دی انہون نے پھر جب پہنچے بلال اشھد ان محمدا رسول اللہ پر بوسہ دیا ابو بکر

نے دونو ناخن انگوٹھون اپنے کو اور کہا آنکھو دونو آنکھون اپنی پر اور کہا قرۃ عینی بک یا رسول الله
پھر جب فراغت ہوئے بلال رض اذان سے تو متوجہ ہوئے نبی صلے الله علیہ وسلم طرف
ابوبکر رض پس فرمایا جو شخص کرے جیسا کہ کیا تو نے ای ابوبکر رض بخشدیگا الله سب گناہ
اُسکے نئے اور پرانے جانے اور انجانے سو یہہ بہی جھوٹھا اور حضرت پر بہتان لگایا ہے

حدیث آٹھوین عن عبد الله من سمع المؤذن یقول اشھد ان محمدا رسول الله فاجابہ وقال مرحبًا بحبیبی وقرۃ عینی محمد بن عبد الله وقبّل ابھامیہ نفسہ وامرھما علی عینیہ لم یعم ولم یرمد ابدًا یعنے روایت ہے عبد الله رضی الله عنہ سے کہ جو شخص سنے مؤذن کو کہ کہتا ہے اشھد ان محمدا رسول الله پس جواب دے اُسکو اور کہے مرحبا بحبیبی وقرۃ عینی محمد بن عبد الله اور بوسہ دے دونو انگشت نفس اپنے کو اور پھیرے اُنکو آنکھون اپنی پر نہ اندھا ہوگا نہ آنکھین دُکھینگے اُسکے کبھی سو یہہ بہی بناوٹ ہے

حدیث نانوین روی ان ادم اشتاق الی لقاء محمد صلعم کان فی الجنۃ فاوحی الله تعالی الیہ ہو من صلبک ویظھر فی اخر الزمان فاظہر الله تعالی لہ سورۃ محمد فی صفا ظفری ابہامیہ فمسح علی عینیہ فصار اصلا لذریتہ فلما اخبر جبرئیل النبی صلعم ھذہ القصۃ قال من سمع اسمی فی الاذان فقبل ظفری ابہامیہ ومسح علی عینیہ لم یعم ابدا یعنے روایت کیا گیا کہ تحقیق آدم مشتاق ہوئے واسطے ملاقات محمد صلعم کے جس وقت کہ تہے بیچ جنت کے پس وحی کی الله تعالے نے طرف اُنکے کہ محمد صلعم صلب تیرے سے ہے اور ظاہر ہوگا آخر زمانہ مین پس ظاہر کیا الله تعالے نے واسطے آدم علیہ السلام کے سورہ محمد صلعم صفا ئی دونو ناخن انگوٹھون آدم علیہ السلام مین پس لگایا آدم نے دونو آنکھون پر پس ہوا وہ فعل اصل واسطے اولاد آدم کے پہر جب خبر دی حضرت جبرئیل نے نبی صلعم کو اس قصہ کی تب فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ جو شخص سنے نام میرا اذان مین پہر بوسہ دے دونو ناخن انگوٹھون اپنے کو اور لگا دے اُنکو دونو آنکھون اپنے پر تو نہ اندھا ہوگا کبھی سبحان الله کیا خوب استدلال احادیث سے ہے کہ ایک حدیث بہی صحیح نہین اور انکا کسی معتمد کتاب مین پتہ اور نشان بہی پایا نہین جاتا ہے محققین نے ان سب احادیث مین کلام کرکے تصریح غیر صحیح اور موضوع ہونیکی کردی ہے تفصیل اُسکے

یہہ ہی کہ اول [illegible] شین کتب احادیث بعد رابعہ ہیں احادیث اس طبقہ کی اس قابل نہیں
ہیں کہ کسی عقیدہ اور عمل کے ثابت کرنے میں انپر اعتماد کیا جاوے اور انکو تمسک بہی ٹھہرایا جاوے
چنانچہ حضرت شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی عجالہ نافعہ میں فرماتے ہیں طبقہ رابعہ احادیثی کہ نشان
آنہا در قرون سالفہ معلوم نبود و متاخرین آنرا روایت کردہ اند پس حال آنہا از دو شق
خالی نیست یا سلف تفحص کردند و آنہارا اصلے نیافتند تا مشغول بروایت آنہا میشدند یا یافتند
و دران قدحے و علتے دیدند کہ باعث شد ہمہ آنہارا بر ترک روایت آنہا و علی کل تقدیر این
احادیث قابل اعتماد نیستند کہ در اثبات عقیدہ یا عملے بآنہا تمسک کردہ شود انتہی دوسرے
علامہ شمس الدین ابو الخیر محمد بن وجیہ الدین عبد الرحمان سخاوی نے مقاصد حسنہ میں حدیث پہلی
اور دوسری کو ذکر کر کے [illegible] اور ایسا ہی کتاب مجمع البحار میں بہی ہے اور لفظ لا یصح کا معنے
ثابت نہیں ہے [illegible] چنانچہ علامہ فتنی نے اپنے تذکرہ میں لکہا ہے قولنا لم یصح لا یلزم
منہ اثبات العدم وانما ہو اخبار عن عدم الثبوت انتہی یعنے قول ہمارا لم یصح نہیں
لازم ہوتا ہے اس سے اثبات نہونے کا اور نہیں ہے وہ قول مگر خبر دیتا ہے نہ ثابت ہونے سے
اور شیخ الاسلام نے ترجمہ صحیح بخاری میں لکہا ہے کہ در فردوس از حدیث ابی بکر صدیق رض
آوردہ کہ چون شنید قول مؤذن اشہد ان محمدا رسول اللہ گفت ہمچنین و بوسید باطن
انملہ دو انگشت سبابہ او مسح کرد بدان دو چشم خود را پس فرمود آنحضرت صلعم کسیکہ بکند مانند تو
پس شفاعت برو واجب شدہ و از حسن بن علی رض آوردہ اند کہ ہر کہ بگوید نزد سماع این کلمہ از مؤذن مرحبا
بحبیبی و قرۃ عینی محمد بن عبد اللہ و ببوسد دو ابہام خود را و بگرداند آنرا بر دو چشم خود نابینا و درد
چشم نباشد ہرگز صحیح نشدہ نزد محدثین چیزے ازان انتہی غرض شیخ الاسلام نے
حدیث پہلی اور تیسری کو نقل کر کے کہا کہ محدثین کے نزدیک نہیں صحیح اور ثابت نہیں ہوا
ہے کچہہ اسمیں سے اور یہی علامہ شمس الدین سخاوی نے اسی مقاصد حسنہ میں بعد نقل حکایات محمد بن
بابا اور قول مجد مصری اور بعض شیوخ عراق یا عجم کے حدیث تیسری اور چوتہے کو ذکر کر کے
کہا ولا یصح فی المرفوع من کل ہذا شيء یعنے نہیں ثابت ہے مرفوع میں انمیں سے کچہہ اور
ابن ربیع شافعی اور زرقانی مالکی نے کتاب مختصر المقاصد میں اور ابن طاہر فتنی حنفی نے

تذکرہ موضوعات مین بہی ایسا لکہا ہی اور حسن بن علی ہندی صاحب سبیل الجنان نے تعلیقات
مشکوۃ المصابیح مین بعد نقل حدیث پہلی اور پانچوین اور نوین کے لکہا ہی کہ ما اوردہ فی وضع
الابہامین علی العینین عند سماع الشہادۃ من المؤذن لم یصح انتہی یعنے جو یہہ روایت کیا
گیا ہی رکہنے انگوٹہون مین آنکہون پر وقت سُننے کلمہ شہادت کے موذن سے ثبوت کو نہین پہونچا ہی
اور شیخ فتح محمد بُرہانپوری نے بعد حدیث پانچوین کے اپنے فتوح مین لکہا ہی اور ترہ صاحب
تذکرۃ الموضوعات ولم یتکلم فیہ بجرح اصلاً کما تکلم فی خبر الصدیق انتہی یعنے
لایا ہی اِس حدیث کو صاحب تذکرہ موضوعات مین اور نہین کلام کیا اسمین جیسا کہ کلام کیا
خبر صدیق مین لانا صاحب تذکرہ کا اِس حدیث کو بیان موضوعات مین دلیل صریح وضع کی ہی
اور نہ کلام کرنا اُسکا شاید بسبب جلی ہونے وضع اُسکے کے ہی اور ملا علی قاری نے مختصر موضوع
مین بعد نقل کلام سخاوی کے لکہا ہی اگر صحیح ہو جاوے عمل صدیق اکبر تو دلیل کافی ہی واسطے عمل
کرنے ہمارے کے کیونکہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ لازم پکڑو تم سُنت میری اور
سنت خلفاء راشدین کے مگر عمل صدیق اکبر کا بالکل ثبوت کو نہین پہونچا چنانچہ سخاوی نے لکہا ہی تو نہی
کوئی دلیل واسطے عمل کے اور یہی ملا علی قاری نے بعض اور رسالون اپنے مین تصریح موضوع ہونے
اِن احادیث کی کی ہی اور امام جلال الدین سیوطی نے کتاب تیسیر المقال مین لکہا ہے کہ
الاحادیث التی رویت فی تقبیل الانامل وجعلہما علی العینین عند سماع اسمہ صلعم عن
المؤذن فی کلمۃ الشہادۃ کلہا موضوعات انتہی یعنے جو حدیثین کہ روایت کی گئی ہین چومنے
انگلیون اور پہیرنے اُنکے مین آنکہون پر وقت سُننے نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موذن
سے کلمہ شہادت مین سب موضوع ہین اور یہی امام نے کتاب الدرۃ المنتثرۃ فی الاحادیث
المشتہرۃ مین ایسا ہی لکہا ہی اور علامہ ابو اسحاق بن عبد الجبار کابلی شرح رسالہ عبد السلام
لاہوری مین بعد نقل حدیث چہٹی اور ساتوین اور آٹہوین کے لکہا ہی قد تکلموا فی احادیث
وضع ابہامین علی العینین فلم یصح شیئ منہا بروایۃ ضعیفۃ ایضاً ولذا صرح بعضہم
بوضع کلہا یعنے تحقیق کلام کیا ہی محدثین نے حدیثون کہنے انگوٹہون کے مین آنکہون پر پس
نہین ثابت ہوا ہی کچہہ اُنمین سے ساتہہ روایت ضعیف کے بہی اور اسیواسطے تصریح کی ہے

بعض محدثین نے ساتھہ موضوع ہونے کل احادیث کے اور امام ابوالحسن عبد الغافر فارسی
صاحب مفہم نے شرح صحیح مسلم مین اور مجمع الغرائب نے کتاب اقوال الاکاذیب مین بعد نقل احادیث فردوس
دیلمی کے لکھا ہے والروایات فی ھذا الباب کثیرۃ لا اصل لہا بسند ضعیف ایضا وقال
الحافظ ابونعیم الاصفہانی ما روی فی ذلک کلہ موضوع انتہی یعنے روایات چومنے انگوٹھوں
اور رکھنے انکے مین آنکھون پر بہت ہین کہ نہین ہے کچھہ اصل انکی سند ضعیف سے بھی اور فرمایا
حافظ ابونعیم اصفہانی نے کہ جو اسمین روایت کی گئی ہین سو سب موضوع ہین اور محمود احمد
عینی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری کے باب یقول اذا سمع المنادی مین لکھا ہے یجب علی السامعین
ترک کل عمل غیر الاجابۃ انتہی ملخصا یعنے واجب ہے سنیوالون اذان پر چھوڑنا ہر کام کا
سوا جواب اذان کے اور بھی شرح مذکور کے اسی باب مین لکھا ہے ینبغی ان لا یتکلم السامع
فی خلال الاذان والاقامۃ ولا یقرء القرآن ولا یسلم ولا یرد السلام ولا یشتغل
بشیء من الاعمال سوی الاجابۃ انتہی یعنے لائق یہہ ہے کہ کلام نکرے سننے والا میان
اذان اور اقامت کے اور نہ پڑہے قرآن اور نہ سلام کرے اور نہ سلام کا جواب دے اور نہ
مشغول ہو ساتھہ کسی عمل کے سوائے دینے اذان کے اور محمد یعقوب بنبانی نے خیر جاری شرح
صحیح بخاری مین بعد نقل عبارت عینی کے لکھا ہے واعلم انہ یستفاد من کلام العینی المذکور
فیہ منع وضع الابہامین علی العینین عند سماع اشہد ان محمدا رسول اللہ انتہی
یعنے جان تو تحقیق مستفاد ہوتا ہے کلام عینی سے جو یہان پر مذکور ہے منع ہونے رکھنے
انگوٹھونکا آنکھون پر وقت سننے اشہد ان محمدا رسول اللہ اور فتوی جامع الروایات مین بعد
نقل حدیث دیلمی کے لکھا ہے این حدیث ملا جلال الدین سیوطی در موضوعات آوردہ است
موجب عمل نیست انتہی اور حضرت شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ العزیز اور مولوی
مرزا حسن علی لکھنوی سے لوگوں نے اس مقدمہ مین استفتا کیا تھا دونو نے جواب مین تحریر
فرمایا کہ ہرگز یہہ قول حدیث سے ثابت نہین ہوتا ہے استفتا محدث دہلوی کا یہہ ہے

سوال در وقت اذان و با وقات دیگر ہرگاہ نام محمد صلعم میشنوند ہر دو دست یکجا میبوسند
و بر چشمان می نہند این عمل جائز است یا نہ **جواب** در وقت اذان سوای جواب کلمات اذان

چیزی دیگر ثابت نشده و در وقت ذکر نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوای نوشتادن درود وسلام بر آنحضرت صلعم چیزے دیگر ثابت نشده و این عمل از روی احادیث معتبره در زمانہ بزمانہ خلفای راشدین نبوده پس این عمل را بوقت اذان یا بوقت شنیدن نام آنحضرت صلعم سنت یا مستحب دانستہ کردن بدعت ست ازین امر احتراز باید کرد و آنچہ در بعضے کتب فقہ این مینویسند آن کتب چندان اعتماد ندارند انتہی ملفظہ ملخصاً اور استفتا محدث لکھنوی کا یہہ ہے **سوال** آنکہ اکثر مردمان بوقت شنیدن محمد رسول اللہ در اذان ہر دو ناخن انگشت خود را بوسہ داده بر چشم نہند ممنوع ست یا مسنون **جواب** ممنوع ست واز قبیل بدعت و آنچہ درینباب حدیث از جناب آنحضرت صلعم در عمل کردن صدیق اکبر رض نقل کنند ہمہ موضوع ست کذا ذکره الشیخ جلال الدین سیوطی وغیره من محدثین وبحسب روایات فقہ معتبره ہم اصلاً ثبوت ندارد انتہی ملفظہ الحاصل کلام شمس الدین سخاوی اور ابن طاہر فتنی اور ابن ربیع شافعی اور زرقانی مالکی اور حسن بن علی ہندی اور شیخ فتح محمد برہانپوری اور ملا علی قاری اور امام جلال الدین سیوطی اور ابو اسحاق کابلی اور ابو الحسن عبد الغافر فارسی شارح صحیح مسلم اور شیخ الاسلام اور محمود بن احمد عینی اور شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی اور مرزا حسن علی محدث لکھنوی وغیره محدثون سے بخوبی ثابت ہے کہ جو احادیث انگوٹھے چومنے مین لائی جاتی ہین سب موضوع ہین اور یہہ فعل ممنوع اور غیر مشروع پس قول بعض فقہاء طبقہ رابعہ کا جنھون نے احادیث موضوعہ سے حجت پکڑ کر اس فعل کو جائز کیا ہے سو ایسا فعل اور قول قابل اعتبار اور لائق التفات کے نہین ہے بلکہ سراسر بہتان آنحضرت صلعم پر ہے اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے من یقل مالم اقل فلیتبوء مقعده من النار یعنے جو کوئی وه بات کہے جو مین نے نہ کہی ہو تو چاہئے کہ وه بنا لیوے اپنی جگہہ دوزخ مین اور دوسری حدیث مین یون وارد ہے کہ من عمل عملا لیس علیہ امرنا فهو رد یعنے جو کوئی کرے ایسا عمل کہ اسپر ہمارا حکم نہین ہے سو وه مردود ہے

استفتا متضمن برشش مسائل

الحمد للہ وسلام علی عباده الذین اصطفی اما بعد میگوید فقیر ابو عبد اللہ

غلام العلی القصوری که درینوقت سائلی از شش سوال جواب طلب نموده پس فقیر از طرف الملحق متشبثا
باذیال التوفیق بجواب آن پرداخت **سوال اول** اعتقاد داشتن باینوجه که ذات سرور
کائنات در حالت برزخ بر اقوال و احوال و عقائد همه امت واقف و مطلع اند و آن
ذات شریف را بر همه احوال امت اطلاع میدهند بانی وجه کان صحیح ست یا نیست
واگر نیست کفرست یا فسق هر چه نزد آنصاحب مقررست بنویسند مع سند معتبر و عبارت
کتاب بعینه **جواب اولاً** باید دانست که در اثبات امور عقائد ادله قطعیه یقینیه معتبر داشته
اند و ادله غیر قطعیه مثل احادیث صحاح و حسان و متواترات غیر منصوصه و آیات محتمله
مبنی اعتقادیات نمیتوانند شد و آنچه از انها ثابت شود از معتقدات نمیشمارند و لفظ اعتقاد
بر ان اطلاق نمیکنند و این قدر که مذکور شد بدیهی الثبوت و مستغنی البیانست چه کتابی از
کتب کلام و عقائد از تصریح آن خالی نیست اما چون سائل طالب عبارت کتابست ازینجهت عبارت
شرح فقه الاکبر که حاضر الوقت ست نوشته میشود و در جواب هر مسئله همین اسلوب ملتزم باشد مولانا
علی قاری قدس سره علیه الرحمة والغفران من باری در فقه اکبر در مسئله عذاب قبر آورده است.
وَلَا یَخْفٰی اَنَّ الْمُعْتَبَرَ فِی الْعَقَائِدِ هُوَ الْاَدِلَّةُ الْیَقِیْنِیَّةُ وَ اَحَادِیْثُ الْآحَادِ لَوْ ثَبَتَتْ اِنَّمَا
تَکُوْنُ ظَنِّیَّةً اَللّٰهُمَّ اِلَّا اَنْ تَعَدَّدَ طُرُقُهٗ بِحَیْثُ صَارَ مُتَوَاتِرًا مَعْنَوِیًّا فَحِیْنَئِذٍ قَدْ تَکُوْنُ
قَطْعِیًّا اِنْتَهٰی بِعَیْنِهٖ وَبِتَمَامِهٖ پس خود مطلع و واقف بودن ذات شریف سرور کائنات
صلی الله علیه وسلم در حالت برزخ بر همه احوال و عقائد امت از حسان هم ثابت نیست
چه جای صحاح و متواترات بلکه بحکم لا یعلم الغیب الا الله خلاف آن ثابت ست لیکن اطلاع اورا
و عرض احوال شدن بوسائط ملائکه از مواهب لدنیه که از کتب سیر تصنیف قسطلانی ست
مفهوم میشود و شیخ عبد الحق در مدارج النبوة هم از مواهب نقل کرده اما از کتب اصول مثل
بخاری و مسلم و ترمذی و ابن ماجه وغیره نشانی ازین حدیث پیدا نیست پس تا وقتیکه صحت آن از
کتب اصول حدیث ثابت نمیشود بمجرد نقل ارباب سیر که از هر قسم احادیث در ان منقول میشود
اعتقاد در امثال این نشاید شمار در اعتقادیات که مدار آن بر یقینیات ست لکن اگر بسند صحیح ثابت
شود مجال انکار نیست بلکه واجب التسلیم ست با وجود اینهمه هم از ایمانیات و یقینیات نمیتوانند

چہ اگر از احادیث مورث ظن ست نہ یقین علیٰ مالایخفی علی الماہرین و اگر از متواترت ست باز ہم
ازین قسم نخواہد بود کہ جہل و غفلت ازان قادح ایمان و مخل ایقان باشد بلکہ ازان قسم ست
اگر ہمہ عمر در خاطر کسے ہم نگذرد مومن کامل تصور تواند شد و تفصیل این اجمال از نقل عبارت
شرح فقہ اکبر بعلمائے اعلام و فضلائے عالیمقام معلوم میشود و ہذا عبارتہ وههنا مسائل
ملحقات لابد من ذكرها في بيان الاعتقاديات ولو كانت من الامور الخلافيات
ليتم به المقاصد ويكمل به العقائد وذلك لان حد اصول الدين علم
يبحث فيه عما يجب به الاعتقاد وهو قسمان قسم يقدح الجهل به في
الايمان كمعرفة الله تعالى وصفاته الثبوتية والسلبية والرسالة والنبوة
وامور الآخرة وقسم لا يضر كتفضيل الانبياء على الملائكة فقد ذكر السبكي
في تاليف له لو مكث الانسان مدة عمره لم يخطر بباله تفضيل النبي على
الملك لم يسأله الله عنه انتهى وعرف صاحب المقاصد علم الكلام بانه
العلم بالعقائد الدينية عن الادلة اليقينية فالقسم الثاني من الملحقات
فمن شاء فليقتصر على ما قل منها ومن شاء زيادة الفائدة منها فليتعلق
بما الحقناه فمنها تفضيل بعض الانبياء على بعضهم وهو قطعي بحسب الحكم
الاجمالي حيث قال الله تعالى تلك الرسل فضلنا بعضهم على بعض وقال الله تعالى
ولقد فضلنا بعض النبيين على بعض اي بمزيد العلم اللدني لا بوجود المال الدنيوي
واما بحسب الحكم التفصيلي فالامر ظني والمعتقد المعتمد ان افضل الخلق نبينا
حبيب الحق وقد ادعى بعضهم الاجماع على ذلك فقد قال ابن عباس رض ان
الله فضل محمدا على اهل السماء وعلى الانبياء وفي حديث مسلم و
الترمذي عن انس رض انا سيد ولد آدم يوم القيامة ولا فخر وزاد احمد و
الترمذي وابن ماجة عن ابي سعيد وبيدي لواء الحمد ولا فخر اه پس این
عبارت مصرح ست کہ اگر کسے در عمر خود تفضیل بعض انبیاء بر بعض اگرچہ معتقد و معتمد است
کہ لیس احد افضل الخلق وسید البریات الا نبینا حبیب الحق

محمد صلی اللہ علیہ وسلم مخفی نشود بعینہ این امر در جہل مطلق باشد قادح ایمان نیست پس عرض احوال کہ ثبوت آن متحقق نیست از اعتقادیات چگونہ توان شمرد علاوہ آنکہ علماء تحقیق نمودہ اند کہ آن نیز و معتقد نہ در مسائل اعتقادیات ونہ در ملحقات آن بلکہ معظم مسائل کلامیہ را کہ شہرہ ابحاث آنرا معرکہ آرای اہل نیست از ضروریات عقائد نمی شمرند قال الشیخ ابن تیمیہ ان المسائل التی اختلف فیہا اہل القبلۃ من کون اللہ عالماً بعلم او مریداً بارادۃ العبد او غیر متحیز ولا فی جہۃ ونحوہا ککونہ مرئیاً اولا لم یبحث النبی علیہ السلام من اعتقاداتہم من حکم باسلامہم فیہا ولا الصحابۃ ولا التابعین فعلم ان صحۃ دین الاسلام لا یتوقف علی معرفۃ الحق فی تلک المسائل وان الخطاء فیہا لیس قادحاً فی حقیقۃ الاسلام وتفصیل این مسئلہ در رسالہ خود کلام الرفیع کہ در ورد شبہات شفر دست بیان کردہ شد فمن شاء فلیرجع الیہا آئیس سوال سائل بعنوان مذکور ناشی ست از عدم تتبع کتب عقائد و عدم توغل بکتب دین **تقریر سوال** باین عنوان باین عبارت اجیبوا کہ مطلع بودن سرور کائنات در حالت برزخ ہمہ اقوال و احوال عقائد امت بعرض ملائکہ یا بغیر عرض ملائکہ ثابت ست یا نہ و اگر ثابت ست از امور اعتقادیات ست یا نہ و اگر از امور اعتقادیات ست پس کدام قسم ست از ضروریات فی الدین ست کہ جہل و انکار آن قادح در حقیقت اسلام ست یا غیر آن کہ انکار و جہل قادح در حقیقت اسلام نیست در انصورت جواب اینست کہ مطلع بودن آنحضرت بغیر از وساطط ملائکہ بدیہی البطلان ست و مستلزم اثبات علم غیب کہ بحکم وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ہو الایۃ خاصہ علام الغیوب ست بآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و آن شرک جلی ست و بوساطط ملائکہ غیر متیقن و غیر مثبت چراکہ بغیر از ارباب سیر احدی بنقل آن نپرداختہ و کسے بتصحیح آن تصریح نکردہ بلکہ احادیث بخلاف آن وارد اند از آنجملہ حدیث مسلم کہ در مشکوۃ شریف در کتاب الطہارت واقع ست عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی المقبرۃ فقال السلام علیکم دار قوم مؤمنین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون وددت انا قد رأینا اخواننا قالوا اولسنا اخوانک یا رسول اللہ قال انتم اصحابی واخواننا الذین لم یاتوا بعد قالوا کیف تعرف من لم یات بعد من امتک

يا رسول الله فقال ارأيت لو ان رجلا له خيل غر محجلة بين ظهري خيل دهم بهم الا يعرف
خيله قالوا بلى يا رسول الله قال فانهم يأتون غرا محجلين من الوضوء وانا فرطهم على
الحوض رواه مسلم ازين حديث مصرح ست كه در صحابه كرام عرض احوال در برزخ متعارف
نبود ونيز ظاهرست كه بعد از ثبوت عرض احوال شناخت باين علامات جزوى چه احتياج
بود واز آنجمله حديث متفق عليه است كه در مشكوة در باب الحوض والشفاعة آمده وعن سهل
ابن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني فرطكم على الحوض من مر على شرب
ومن شرب لم يظمأ ابدا ليردن على اقوام اعرفهم ويعرفونني ثم يحال بيني وبينهم فاقول
انهم مني فيقال انك لا تدري ما احدثوا بعدك فاقول سحقا سحقا لمن غير بعدي واين
حديث نص ست بر نفي عرض احوال امت اگر ثابت شود وحديثي صحيح درين باب يافته شود
واجب التسليم ست با اين همه مستلزم صحت نداى حقيقي نيست چه در صحت حقيقت ندا وخطاب
حضور حقيقي شرطست نه مطلع بودن بعرض يا بغير آن نعم عرض صلوة وسلام بوساطط ملائكه
ثابت ومتحقق ست چه درين باب احاديث وارد اند كه معاضد ومشاهد يكديگر شده حكم حسان
پيدا كرده عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لله ملائكة سيا
في الارض يبلغوني من امتي السلام رواه النسائي والدارمي وغير ذلك واما حديث
من صلى علي عند قبري سمعته ومن صلى علي نائيا وكل الله ملكا يبلغني اه في سنده الصغير
الكذاب قلت له شواهد كحديث ان لله ملائكة سياحين في الارض يبلغوني من
امتي السلام وغير ذلك كذا ذكر ابن طاهر في تذكرته تستقل الشهادة لاخر الحديث
لا لاوله فتدبر خلاصه جواب اينكه مطلع بودن آنحضرت صلعم بر احوال بدون عرض باطل و اعتقاد
آن شرك وبعرض ملائكه بعد بعض كتب سير منقولست اما چون معارض احاديث صحيحه واقع شده
لائق اعتماد نيست واثبات مسائل عقائد واعمال بآن نميتوان كرد وبفرض صحت مجوز صحت نداى
حقيقي نيست **سوال دوم** اعتقاد كردن كه ارواح را ادراكي وسماعيست ودر حالت
برزخ احوال شان مانند احوال شان قبل از موت ست چنانچه احيا را اگر مانعي از ادراك وسماع
ومانند اشتغال باشغال يا غير اين باشد ادراك وسماع در بعض اوقات نميكنند همچنان اموات را

ہیچ فرقے نیست و در میان ایشان مشروع ست یا غیر مشروع اگر اول ست کدام قسم ست و اگر
ثانی ست کدام قسم ست **جواب** چنانچہ مسئلہ اول از مسائل اعتقاد نبودن این مسئلہ نیز از
مسائل اعتقاد نیست قطع نظر از ینہمہ چو ایشان آنکہ ارواح مفارقہ را اورا کے بتخلق نوعی حیات بقدر
ما یتالم و یتلذذ بہ حاصلست قال الامام الاعظم رضی فی الفقہ الاکبر و عادۃ الروح
الی العبد فی قبرہ حق وقال علی القاری فی شرحہ بعد اتمام القول
اعلم ان اہل الحق اتفقوا علی ان اللہ تعالی یخلق فی المیت نوع حیات فی القبر قدر
ما یتالم و یتلذذ الخ راقم میگوید کہ نیصر علی ما فسرہ اکثر المفسرین قولہ تعالی امتنا اثنتین
و احییتنا اثنتین الایۃ بان الموت الاول فی الدنیا والثانی فی القبر والحیاۃ الاول
فی القبر والثانی عند البعث اما بقاء این ادراک از احادیثیکہ در نعیم ارواح و عذاب
آن و منبسط بودن آن وقت بوصول ثواب صدقات وارد اند مفہوم میشود و علی القاری در اختلاف
موت و حیات روح نوشتہ وقد دل علی ذلک الاحادیث الواردۃ فی نعیم الارواح
وعذابہا بعد المفارقۃ الی ان یرجعہا اللہ الی اجسادہ انتہی اما سماع موتے پس
ائمہ حنفیہ متفق اند برنفی آن چنانچہ در کتاب ایمان باتفاق تصریح کردہ اند کہ میت را سماع
نیست و آنکہ شیخ عبد الحق در مشکوۃ نوشتہ اکثر فقہا منکر اند و بعضے فقہا و اکثر مشائخ قائل اند
ادعا محض ست بشہادت یکروایت کہ مفید مدعا ایش باشد و موجب اذعان سامع گردد تصدیق
دعوی نمودہ بتحقیق معلوم گشتہ کہ در عدم سماع موتے اختلافے نیست اختلافے
کہ ہست در سماع موتے قلیب ست ام المومنین حضرت عائشہ رضی منہا از ان منکر اند و بحدیث
خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ ما انت باسمع منہم محمول بر سہو و نسیان کردند بعضے دیگر آنرا
قبول نمودہ بمحل اعجاز و خرق عادت فرود آوردہ اند و بجواب از استدلال ام المومنین
پرداختہ اند چنانچہ از مواہب لدنیہ مفہوم میشود و در نفی سماع مطلق از موتے ہیچ شکے
نیست چنانچہ در رسالہ المعان استقصائی روایات نمودہ ایم و در ینجا بندے از ان
ایراد کردہ میشود و احادیثیکہ در شرح صدور در اثبات سماع موتے وارد اند قابل تمسک
نمیتوان شمرد کہ اکثر احادیث رسائل جلال الدین سیوطی از طبقہ رابع میباشند و احادیث

طبقہ رابع قابل آن نیستند کہ در اثبات عقیدہ یا عملے تمسک بآن کردہ شود چنانچہ مولانا شاہ عبد العزیز
در عجالہ نافعہ میفرمایند کہ مایہ تصانیف شیخ جلال الدین سیوطی رح در رسائل وی وادر خو و ہمین
کتابہا ہست پس مادامیکہ تصحیح احادیث متحقق نمیشود استدلال بآنہا از داب محققین نیست حالا
بنقل روایات فقہیہ کہ در عدم سماع موتے در کتب متداولہ واقع اند پرداختہ می آید در در المختار
بتتہ فلو قال ان ضربتک او کسوتک او کلمتک او دخلت علیک او قبلتک تقید
کل منہا بالحیات حتی لو علق بہا طلاقا او عتقا لم یحنث بفعلہا بمیت وعلامہ
سید محمد امین معروف بابن عابدین در رد المحتار حاشیہ در المختار نوشتہ اند قولہ تقید
کل منہا بالحیات الخ اما الضرب فلانہ اسم لفعل مؤلم یتصل بالبدن او استعمال آلۃ
التادیب فی محل یقبلہ والایلام والادب لا یتحقق فی المیت ولا یرد تعذیب المیت
فی قبرہ لانہ توضع فی الحیوۃ عند العامۃ بقدر ما یحس بالالم والبنیۃ لیست بشرط
عند اهل السنۃ بل تجعل الحیوۃ فی تلک الاجزاء المتفرقۃ التی لا یدرکہا البصر واما
الکسوۃ فلان التملیک معتبر فی مفہومہا کما فی الکفارۃ ولهذا لو قال کسوتک
هذا الثوب کان هبۃ والمیت لیس اهلا للتملیک وقال فقیہ ابو اللیث رح لو کان
بالفارسیۃ ینبغی ان یحنث لانہ یراد بہ اللبس دون التملیک ولا یرد قولهم انہ لو
نصب شبکۃ فتعلق بہا صید بعد موتہ ملکہ لانہ مستند الی وقت الحیوۃ والنصب
او المراد انہ علی حکم ملکہ فتملک الورثۃ حقیقۃ لا هو وایضا هذا ملک لا تملیک هذا
ما ظهر لی واما الکلام فلان المقصود منہ الافهام والموت ینافیہ ولا یرد ما فی الصحیح من
قولہ صلعم لاهل قلیب بدر هل وجدتم ما وعدکم ربکم حقا فقال عمر اتکلم المیت
یا رسول الله فقال علیہ السلام والذی نفسی بیدہ ما انتم باسمع من هولاء او
منهم فقد اجاب عنہ المشائخ بانہ غیر ثابت یعنی من جهۃ المعنی وذلک لان عائشۃ
ردتہ بقولہ تعالی وما انت بمسمع من فی القبور انک لا تسمع الموتی وانہ انما
قالہ علی وجہ الموعظۃ للاحیاء وبانہ مخصوص باولئک تضعیفا للحسرۃ علیهم
وبانہ خصوصیۃ لہ علیہ السلام معجزۃ لکن یشکل علیهم ما فی مسلم ان المیت لیسمع قرع

اذا ذهب قوم الا ان يخصوا ذالك باول الوضع في القبر مقدمة للسوال جمعًا بينه وبين الايتين فانه شبه فيهما الكفار بالموتى لافادة عدم سماعهم وهو فرع سماع الموتى هذا حاصل ماذكره في الفتح ههنا وفي الجنائز ومعنى الجواب الاول انه وان صح سنده لكنه معلول من جهة المعنى بعلة تقتضي عدم ثبوته عنه عليه السلام وهي مخالفة القرآن فافهم انتهى ودر جامع صغير نوشته وكذلك الكلام لان معناه الافهام والموت ينافيه الا ترى الى قوله وما انت بمسمع من في القبور ودر هدايه نوشته من قال ان ضربتك فعبدي حر فمات فضربه فهو على الحيوة لان الضرب اسم لفعل مولم يتصل بالبدن والايلام لا يتحقق في الميت ومن يعذب في القبر يوضع فيه الحيوة في قول العامة وكذا الكلام والدخول لان المقصود من الكلام الافهام والموت ينافيه ودر عنايه مينويسد قوله وكذلك الكلام بان حلف لا يكلم فلانا ولا يدخل دار فلان لان المقصود من الكلام الافهام وذا بالاسماع وذا لا يتحقق بعد الموت الخ ودر شرح مواقف نوشته كه تجويز كلام علم وقدرت واراده وسمع وبصر ميت مذهب فرقه صالحيه از معتزله است عبارتش اينست الصالحي اصحاب الصالحي وهم امن هيهم انهم جوزوا قيام العلم والقدرة والارادة والسمع والبصر بالميت ويلزمهم جواز ان يكون الناس مع اتصافهم بهذه الصفات امواتا وان لا يكون تعالى حيا انتهى ودر شرح مقاصد علامه تفتازاني مرقوم است اما قوله وما انت بمسمع من في القبور فتمثيل حال الكفرة بحال الموتى ولا نزاع في ان الموتى لا تسمع انتهى ودر غرائب في تحقيق المذاهب نوشته راى الامام الاعظم ابوحنيفة من ياتي القبور اهل الصلاح فيسلم ويخاطب ويتكلم ويقول يا اهل القبور هل لكم من خبر وهل عندكم من اثر اني اتيتكم وناديتكم من شهور وليس سوالي منكم الا الدعاء فهل دريتم ام غفلتم فسمع ابوحنيفة يقول مخاطبته لهم فقال هل اجابوا لك قال لا فقال سحقا لك وتربت يداك كيف تكلم اجسادا لا يستطيعون جوابا ولا يملكون شيئا ولا يسمعون صوتا وقرء وما انت بمسمع من في القبور انتهى ودر فصول في علم الاصول مينويسد لو حلف لا يكلم فلانا وكلمه بعد الموت او ضربه يحنث لان الحنث يتعلق بما يقصد لا بمجرد الاسم والقصد لا يحصل الا بالحيوة لان الضرب الافهام والايلام انتهى ودر نظم الدلائل

میخواہد ان الذین فی القبور لا یسمعون ما یکونون موتی انتہی و در شامی ست میخواہد من
حلف لا یکلم فلانا فکلمہ بعد الموت لا یحنث لعدم الاسماع انتہی و در تفسیر منثور
میخواہد اخرج ابو سہل السری بن سہل الجندی النیشاپوری فی الخامس من حدیثہ من
طریق عبد القدوس عن ابی صالح عن ابن عباس فی قولہ تعالی انک لا تسمع الموتی وما
انت بمسمع من فی القبور قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقف علی القتلی یوم بدر
ویقول ہل وجدتم ما وعدکم ربکم حقا یا فلان یا فلان الم تکفر بربک
الم تکذب بنبیک الم تقطع رحمک فقالوا یا رسول اللہ ایسمعون ما تقول
فقال ما انتم باسمع منہم لما اقول فانزل اللہ فانک لا تسمع الموتی وما انت بمسمع
من فی القبور انتہی و در تفسیر بیضاوی نوشتہ انما یستجیب الذین ای یستجیب الذین یسمعون
بفہم وتامل کقولہ تعالی او القی السمع وہو شہید وہولاء کالموتی الذین لا یسمعون
و در جامع القرآن تحت آیۃ کریمہ والموتی یبعثہم اللہ میخواہد ای الکفار کالموتی
لا یسمعون انتہی و در جلالین تحت والموتی میخواہد ای الکفار شبہہم بہم فی عدم
السماع انتہی و در نیشاپوری و کشاف تحت آیت کریمہ انما یستجیب الذین یسمعون میخواہد
ان الذین تحرص علی ان یصدقوک بمنزلۃ الموتی الذین لا یسمعون وانما یستجیب من
سمع انتہی و در معالم التنزیل تحت ہمین آیت میخواہد انہم لفرط اعراضہم عما یدعون
اللہ کالمیت الذی لا سبیل الی سماعہ والصم الذی لا یسمع انتہی بالجملہ از کتاب و
سنت و اجماع امت ثابت کہ موتی را اسماع حاصل نیست **سوال سوم** اعتقاد کردن کہ
از ارواح انبیاء کرام و اولیاء عظام فیض و استفاضہ برای گنہگاران جاری ست و ایشان را
من جانب اللہ قدرت ست کہ منصوب شدہ راہ ہدایت مینمایند یا بدیگر وجہ بہر طرح کہ ارادہ
باریتعالی باشد از ایشان برای خلق اللہ فیضان ست درست ست یا نیست **جواب** فیض
و استفاضہ یا در افعال اختیاریہ متعدیہ ست کہ در میان مردم در شراب و طعام و کسوت
و تعلیم و تعلم و اخذ و اعطاء جاری ست و این فیض و استفاضہ از ارواح مطلقا
متصور نیست بلکہ بدیہی البطلان ست شرعا و عقلا والا بعثت انبیاء مرۃ بعد اخری

عبث و بیفائده میگردد چه وجود شریف ابو البشر آدم علی نبینا و علیه السلام تا قیام قیامت
برای کائنات کفایت میکرد و محاربه و مجادله نوح و ابراهیم و موسی و عیسی و خاتم الانبیاء
علی نبینا و علیهم الصلوة والسلام چه ضرور بود مسلّمنا با وجود وجود شریف سرور کائنات
افاده و استفاده و تعلیم و تعلّم مردم را از زمان صحابه متواترات ست بیجا میتوان گفت و تا
این زمان منقول نیست که مسئله از مسائل دین خواجه دین صلوة الله علیه از قبر شریف بیکے تعلیم
فرموده باشد اختلاف صحابه در تعیین کفن و دفن و غسل با وجود موجود بودن عنصر شریف
روحی مدین در اختلاف در مسائل دیگر در عبادات و معاملات که هر یک را در دین الٰهی دیگر بوده و باهم
مختلف الا ماشاء الله و محاربات و منازعات شان و همچنین اختلاف تابعین و تبع تابعین
از ائمه مجتهدین و مفسرین و محدثین چنانچه بر ماهرین مسائل دین مخفی نیست در کدام عمل فرو
توان آورد بلکه کارخانه قیاس و اجتهاد و استنباطات و تتبع روایات احادیث و فقه در هم
برهم میشود و نیست آنرا اثری الا در ذهن کسانیکه مغلوب وهام و منکوب خیالات
مشام اند و لا عبرة بهم یا در امور غیر اختیاریه از اقبال و ادبار و احیاء و اماتت و ترزیق
و تخلیق و غیر ذلک انهم بدیهیة البطلان ست و یا در دعا و استغفار و انهم بحکم حدیث
و اذا مات ابن ادم انقطع عمله الحدیث یعنی ترتب آثار و اجابت آن نه نفس عمل
جب مرتا ہے ابن آدم قطع ہوتا ہے عمل اسکا
که آن ثابت ست بطریق تلذذ و اعتبار چنانچه در حدیث معراج و حدیث رأیت موسی یصلی
فی القبر واقع ست و بحکم حدیث صحیح مسلم عن جابر قال قیل لعائشة ان ناسا یتناولون
اصحاب رسول الله صلی الله علیه و سلم حتی ابابکر و عمر قالت ما تعجبون من هذا
انقطع عنهم العمل فاحب الله ان لا ینقطع و نیز بحکم روایت فقه که در شرح وقایه در باب جنائز
نوشته و انما قال فی الاول الاسلام و فی الثانی الایمان لان الاسلام و الایمان
و ان کانا متحدین فالاسلام مبنی عن الانقیاد فکانه دعا فی حال الحیاة للایمان و
الانقیاد و اما عند الوفات فقد دعا بالتوفی علی الایمان و هو التصدیق
والاقرار و هو العمل فغیر موجود فی حال الوفاة و بعده انتهی و استفتاء
عالم ربانی خلیفه ثانی که با وجود قرب قبر جناب رسول الله صلی الله علیه وسلم و حی بودن

آنحضرت ور قبر شریف چنانچه بعضے متاخرین باثبات آن پرداخته اند که از طلب دعا و
استغفار از حضرت خواجه عالم اعراض نموده بحضرت عباس رجوع نمودند و بحضور صحابه کرام
که اجماع سکوتی تعبیر از آنست گفتند اللهم انا کنا نتوسل بنبیک ونحن الآن
نتوسل بعم نبیک چنانچه در صحیح بخاری واقعست مؤید آنست یا بانیطریق که در وجود
شریف ایشان تاثیرے ودیعت نهادند که ببرکت شریف آن ذرات عالم فیضیاب میشوند
واز حظیره قدس مستفیض میگردند واین طریق مسلم ست وحدیث ابدال بهم ترزقون وبهم
تمطرون را با آنکه صحیح نیست بدین محل فرود آوردند **سوال چهارم** استمداد از اهل قبور
محض باینوجه که یا حضرت دعا کنید برائے حصول مطالب مشروع ست یا غیر مشروع فذلک
کذلک **جواب** این سوال در جواب سوال دوم وسوم مندرج ست چراکه گفتن یا حضرت
سماع را میخواهد وسماع از اهل قبور منتفی ست کما مر ونیز بر دعاے اهل قبور اثرے مترتب نیست
چنانچه گذشت پس طلب دعا از ایشان لغو افتاد **سوال پنجم** سفر کردن برائے
امکنه متبرکه بقصد حصول تیمن مستحب است یا بدعت فذلک کذلک **جواب** سفر کردن بقصد
تحصیل برکت بطرف امکنه ثلاثه بحکم حدیث صحیح لاتشد الرحال منصوص ست وبجز آن اگر
متبرک بودن آن بیقین ثابت ست مثل طور وحوالی شام وقبور انبیاء غیر قبر خاتم النبیین مختلف
فیه منصوص نیز وفقیر بحکم لاتشد الرحال عدم جواز ست و اگر متبرک بودن آن بیقین ثابت
نیست بلکه مظنون ست مثل قبور مشاهیر زمان هم داخل اختلاف مذکور ست اگر معبود خلائق
ومسجود عوام ومظهر ظهور بدعات ومحرمات از چراغان وگنبد وقبات ورقص مغنیات و
بنگ نوشی وشراب خواری نیست و اگر معبود ومسجود خلائق ست حکم وثن دارد احتراز از آن واجب
و اگر مظهر بدعات است پس حضور در ظهور بدعات محظور کما لایخفی چنانچه حضرت شاه ولی الله
دهلوی در بلاغ المبین تصریح کرده اند وهم آنحضرت صلی الله علیه وسلم فرموده اند و در صحاح
موجود ست فرمودند آنحضرت صلی الله علیه وسلم لا تتخذوا قبری وثنا یعنی
مسازید گور مرا بتے ونیز بجناب الهی مناجات میکردند وعرض مینمودند اللهم لا تجعل
قبری وثنا یعنی اے بارخدا مگردانی قبر مرا بتے که پرستش کرده شود واز اینجا

دریافت شد که وثن از صنم عام است که اطلاق وی بر صورت و غیر صورت کرده اند نیز دریافت
شد که قبر هم بر تقدیر پرستش در اوثان داخل است و قوله تعالی فاجتنبوا الرجس من الاوثان
یعنی پرهیز کنید از پلیدی بتان و در مصنف خود ابو بکر بن شیبه که از محدثین سلف است آورده اند
که مردے در مدینه منوره قریب روضه قبر شریف سرور عالم صلعم ایستاده چیزے عرض
میکرد و زین العابدین علی بن حسین او را منع فرمود و گفت آن سرور فرموده است
که لا تتخذوا قبری وثنا از ینجا از چنین حدیث به یقین دریافت میشود که بت پرستان
روبروے بتان خود میکنند اصلا از ان چیز ها پیش قبور نباید نمود که بعد کردن این کار روبروے
تصویر آن قبور بے شبه در عداد اوثان داخل میشود که اجتناب از آنها واجب است خواجه بهاء الدین
نقشبند رح که طریقه او را سر بسر اتباع پیغمبر گفته اند در همین معنی میگوید **شعر** تو تا کے گور
مردا را پرستی * بگرد کار مردان کن درستی * انتهی **سوال ششم** آنچه در تقویة الایمان
و نصیحة المسلمین از فوائد و عقائد اند موافق معتقدین اہل سنت جماعت اند یا نیست
جواب آنچه فوائد و عقائد در تقویة الایمان و نصیحة المسلمین بعد از تراجم آیات
و احادیث واقعه اند بعینه مطابق مضمون آیات و احادیث اند اگر فرقے هست فرق اجمال
و تفصیل است اگر تفسیر بیضاوی و مدارک و جلالین و معالم و شرح مشکوة و ترجمه آن بیک طرف
نهاده اولا معنے آیات و احادیث که در تقویة الایمان و نصیحة المسلمین وارد است بامعان
نظر از کتب مذکوره دریافته باز ترجمه و فائده آن که بزبان اردو است ملاحظه کنند لطف
این هر دو رساله بے توقف خواهند دریافت و معلوم خواهند کرد که از معانی متفقه اہل سنت
جماعت اختیار کرده و هم جواب اعتراضات که بنظر ظاهر آیت و حدیث که بر عقائد اہل
سنت وارد اند مد نظر داشته راقم کرده مرة این معامله نموده هر بار از فائده دیگر برداشته والله
الموفق والمعین و منه الهدایة والهام الیقین و اخر دعوینا ان الحمد لله رب
العلمین **از آنجا که این فتوی** که باتفاق علماء هند مرقوم است خیلے باین جواب
سوال مناسبت داشت لهذا بطریق تتمه درینجا درج نموده شد اللهم تقبل
منا انك انت السمیع العلیم **استفتاء علماء دہلی و پنجاب**

در باب تقویۃ الایمان و نصیحت المسلمین **سوال** علماء دین و فضلاء
محققین موحدین سی یہہ ہی کہ کتاب مسمی تقویۃ الایمان تصنیف مولوی اسماعیل صاحب
کی اور کتاب نصیحۃ المسلمین مولوی خورم علی صاحب کے جسمین شرک کی برائی کا بیان ہی
ان دونو کا کیا حال ہی آیا اُنپر عمل کرنا اور اُنکے موافق عقیدہ رکھنا ہدایت ہی یا
گمراہی اور اُنکا مضمون موافق اہل سنت کے ہی یا نہین اور جو شخص کہ اُنکے مصنفون کو
اور انپر عمل کرنیوالونکو بسبب اِس تصنیف کے اور عمل کے کافر اور گمراہ کہی اُسکا کیا حال ہی
اور اُسکے پیچھے نماز درست ہی یا نہین بینوا توجروا **جواب** نصیحۃ المسلمین اِس
فقیر کے نظر سے نہین گذری اور نہ اُسکے مصنف کا حال تفصیلے معلوم ہی لیکن اگر اُس کتاب
مین شرک کی برائے کا بیان ہی تو اُسکے اچھے ہونے مین کسکو کلام ہی اور تقویۃ الایمان
کو نظر اجمال سے دیکھا ہی باعتبار اصول اور اصل مقصود کے بہت خوب ہی اور
مولوی اسماعیل صاحب کو ایسا دیکھا کہ پھر کسیکو ایسا نہ دیکھا یہہ لوگ مصداق ہین کہ جنکی حق
مین حق سبحانہ تعالے نے فرمایا وَلْتَكُنْ مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ
وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ اور یہہ فرمایا إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ
هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللَّهِ وَاللَّهُ
غَفُورٌ رَّحِيمٌ وَاللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ پس جو اُنکو
کافر اور گمراہ کہے وہ آپ گمراہ ہی واللہ اعلم بالصواب | محمد صدر الدین | مہر سلالۃ
المحققین عمدۃ المدققین مولانا مفتی صدر الدین خانصاحب دہلوی ✦ سائل کہتا ہی کہ کتاب
تقویۃ الایمان تصنیف مولوی اسماعیل صاحب کے اور کتاب نصیحۃ المسلمین مولوی خرم علی
صاحب کے جسمین شرک کے برائی کا بیان ہی الی آخرہ فقط **الجواب** سب خاص و عام پر
ظاہر ہی کہ شرک ایسی بُری بلا ہی جسکے دفع اور مٹانیکو اور اُسکے مذمت کے بیانکو سب
انبیاء اور رسول حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت محمد رسول اللہ تک علی نبینا و علیہم السلام
بھیجے گئے اور سب صحیفے اور کتابین آسمانی اور فرامین رحمانی توریت سی لیکر فرقان تک
اِسی شرک کی برائی و مذمت کے بیان مین نازل ہوئی اور جو شخص بزبان عربی واقف

علوم دین ماہر قواعد اصول شرع متین اول سے آخر تک قرآن شریف کو غور سے تلاوت
کرے اور اسکے مضامین عالیے پر اپنی فکر صحیح اور سلیم نظر خرچ کرے اس مطلب کو صراحۃً پاویگا
کہ مراد او مقصود اور مہتم بالشان حضرت رب العالمین جل ذکرہ کا نزول قرآن سے یہہ
دفع شرک اور اظہار توحید اور اثبات وحدانیت اپنی ذات پاک کا ہے اور یہی خلاصہ مضمون
سب اذکار اور سب ادیان حقہ اور کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کا جسکو سب انبیاء اور اولیاء
مقربین اور صوفیہ صافیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نفی اور اثبات سے تعبیر و بیان فرماتے
ہین باقی مضامین اثبات رسالت اور احکام معاد و احکام عبادات و معاش وغیرہ مبادے اور
وسائل تحصیل اسی توحید ذاتے اور صفاتے حضرت رب العالمین سمجھے ہین اور یہہ توحید
ذاتے اور صفاتے حضرت رب الارباب کی بلا فرق و تفاوت کے سب دینون مذہبون حقہ میں
چلے آئی ہے کسی دین مین اسکا نسخ اور تبدیل نہین ہوا اور کلام برکت التیام حضرت
خیر الاولین و الآخرین رسول رب العالمین کا جو چہہ کتابون وغیرہ مین مندرج ہے جسکو
صحاح ستہ کہتے ہین وہ سب اسی شرک و بدعت کے دفع اور اظہار توحید ذاتی اور صفاتی اور
اعلاء کلمۃ اللہ اور احیاء سنت رسول اللہ مین باواز بلند ناطق ہے اور حضرت خلفائے
راشدین اور سب صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور علماء مجتہدین اور محدثین اور
صوفیہ صافیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین دفع شرک و بدعت اور اثبات توحید ذاتے اور
صفاتے اور اعلاء کلمۃ اللہ اور احیاء سنت رسول اللہ مین جس جس قدر سعی اور کوشش
کر گئے ہین مطالعہ کتابون انکے سے واضح و لائح ہے شکر اللہ سعیہم اور متاخرین مثل
امام غزالے اور امام رازی اور شیخ محی الدین عربے اور حضرت قطب الاقطاب عبد القادر
جیلانے اور حضرت مجدد الف ثانے اور شاہ عبد الحق محدث دہلوی اور شاہ ولی اللہ
محدث اور شاہ عبد العزیز شاہ رفیع الدین شاہ عبد القادر محققین علماء دہلی نے اسے
دفع شرک و بدعت مین اور اثبات توحید ذاتے اور صفاتے مین اور اعلاء کلمۃ اللہ
اور احیاء سنت رسول اللہ مین طرح طرح سے مضمون رنگا رنگ بیان فرمائے ہین جسکو
کچھہ شک و شبہ ہوا ان لوگون سابقین کے کتابین ملاحظہ کرین الغرض اس مضمون مین

یعنے بیان مذمت و برائی شرک و بدعت اور اثبات توحید ذاتے اور صفاتی حضرت واجب الوجود
فائض الجود اور اعلاء کلمۃ اللہ اور احیاء سنت رسول اللہ مین وحی آسمانے اور کلام نبوی سے
اور جماہیر اہلسنت وجماعت از سلف تا خلف متفق اور متحد ہین کسیکو اسمین مجال اختلاف اور
انحراف کا نہین کیونکہ یہہ عین ایمان ہی اسکا خلاف دین و ایمان کا خلاف ہی پہر اب غور
کیا چاہئیے کہ جب یہہ امر مانند آفتاب کے واضح ہوگیا کہ کتاب تقویۃ الایمان تصنیف مولوی
اسمعیل صاحب مغفور ومرحوم کے یا اور کوئی رسالہ مولوی خورم علی وغیرہ کا جسمین دفع
شرک اور بدعت اور اثبات توحید ذاتے اور صفاتے اور اعلاء کلمۃ اللہ اور احیاء سنت
رسول اللہ کا بیان موافق قرآن مجید اور احادیث حمیدہ کے ہوئی وہ سراسر مطابق مذہب
اہلسنت وجماعت کے ہی اسپر عمل کرنا اور اسکے موافق عقیدہ رکھنا عین ہدایت ہے
مخالف اسکا مخالف اہلسنت وجماعت کا ہی جسنے تقویۃ الایمان کو اور رسالہ نصیحۃ المسلمین
کو مطالعہ کیا اسمین اول سے آخر تک آیات قرآن اور صحاح احادیث نبوی مندرج ہین
اقرار انپر عین ایمان اور انحراف اور اعراض انسے عین کفر ہی مولوی خورم علی اپنے
تحریر رسالہ مین وبیان مسائل مین اکثر تابع تحریر اور تقریر مولانا صاحب کے ہین اور تحریر
وتقریر مولانا صاحب کے تقویۃ الایمان مین مثل تحریر وتقریر امام رازی مفسر تفسیر کبیر کے
ہی اور مسائل اور احکام مندرجہ تقویۃ الایمان موافق کتب سلف اہلسنت کے ہین اور جبکہ
یہہ مضمون عالی مقصود اعظم متفق علیہ جماعت انبیاء اور اولیاء اور علماء اولین وآخرین کا ہیے
مضمون دفع شرک وبدعت و اثبات توحید ذاتے وصفاتے اور اعلاء کلمۃ اللہ اور
احیاء سنت رسول اللہ اشرف مقاصد دینی قرار پایا پہر غور کیا چاہئیے کہ جو کتاب محتوی
اور حامل اس مضمون شریف کو ہی وہ کس مرتبہ کو اشرف اور لائق تعظیم وتکریم ہوگے اور
تقویۃ الایمان مین اول سے آخر تک یہی مضمون شریف مندرج ہی الحمد للہ کہ شرافت اس
کتاب کی کس عالی درجہ مین علی الرغم مخالفان ثابت ہوگئی اب جو منکر اور مخالف ہی تقویۃ الایمان
کا لازم آیا اسپر انکار اور خلاف مضمون شریف توحید ذاتے اور صفاتی حضرت واجب الوجود کا
اور جسپر لازم آیا یہہ انکار وہ شامل ہوا اشد اور اغلظ کفار اور منافقین مین

پھر کیونکر ایسے بدعقیدہ کے پیچھے نماز اہلسنت کی درست ہوگی ہان اگر وہ یون تقریر کرین کہ ہمکو
بعضے مسائل فرعیہ مندرجہ تقویۃ الایمان مین شک و شبہ ہے و انشاء اللہ تعالی ہم اسکے شک
و شبہ کو رفع کر دینگے تین برس پہلے اسکے فضل امام بداونی نے دس شبہے تقویۃ الایمان
اور صراط مستقیم پر جو تصانیف مولوی اسمعیل صاحب مرحوم کے ہین لکھکر ایک رسالہ مقولات
عشر نام مشہور کیا تھا سو اسکے جواب اور رفع شکوک مین ہمنے ایک کتاب تنشر نام فارسی
زبان مین لکھدی ہے جس صاحب کو شوق ہو وے اسکا مطالعہ کرے واضح ہو کہ اب چند
اوصاف و محامد حضرت مولوی اسمعیل صاحب مغفور و مرحوم مصنف اس کتاب کے ذکر کرتا ہون
اس راقم الحروف نے حضرت ممدوح کو بچشم خود دیکھا اور فیوض و برکات زمانے انکے صحبت سے اور
انوار ایمانے انکی مجالس وعظ و نصیحت مین پائے اور ہزارون منکرین خدا تعالی اور رسول صلعم کے
مقر اور ہزارون فاسقین و ائمۃ الحجر اور زانیے بدکار انکی صحبت کے برکت سے تائب اور پارسا
ہوگئے حضرت مولانا حافظ قرآن مجید ضابط احادیث رسول حمید حاجی الحرمین الشریفین
عالم ربانی باعمل عارف معارف سبحانی باخبر غازی مجاہد فی سبیل اللہ مہاجر فی محبۃ رسول اللہ
قامع بنیان شرک و بدعت باعث احیاء سنت حامی دین و ملت غرض کہ اپنی جان و مال و عزت
و آبرو کو اس لا صفات نے محض محبت خدا و رسول مین نثار کر کے رتبہ شہادت کبرے
حاصل کیا اللہم اوصل فے درجات رضوانک لفضلک و رحمتک و ذیک مجیب مولانا مرحوم
مرتبہ اولیاء کاملین کا سا رکھتے ہین اوصاف اولیاؤن سابقین کے سب انمین پائے جاتے ہین
کیونکہ موافق شرع شریف کے ولی خدا کا اور مقبول رسول کا وہی ہے کہ جسکے صحبت مین محبت خدا
اور رسول صلعم کے زیادہ ہووے اور ایمان صیقل پاوے گناہ چھوٹین عبادت بڑھے اللہ جلشانہ
کا خوف اور رسول مقبول کے راہ کی محبت دلمین پڑے دنیا سے بیزاری اور آخرت
کے کامون مین شوق زیادہ ہووے سو یہ سب خوبیان حضرت مولانا ممدوح کی صحبت
مین تھین اور انکی تصنیفات کتابون مین پائی جاتے ہین جن لوگون کو دیدہ بصیرت
اور نور ایمان اللہ کی ہدایت سے ہے وہ دریافت کرتے ہین اور جو لوگ بغاوت اور
شقاوت ازلی مین گرفتار ہین وہ اس نور کے روشنے سے محروم اور بے نصیب

ہین ایسون کے شان مین یہہ صادق ہے اولئک کالانعام بل ہم اضل سبیلا اکثر اوقات فرقانی واشارات رحمانی اوراحادیث صادقہ حضرت رسول مقبول کے مولانا کے حال صافی پر منطبق وصحیح منطوق ہین بخوف تطویل بعض کو ذکر کرتا ہون قال اللہ تعالی ومن یخرج من بیتہ مہاجرا الی اللہ ورسولہ ثم یدرکہ الموت فقد وقع اجرہ علی اللہ الایۃ لاتحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم یرزقون فرحین بما آتاہم اللہ من فضلہ الایۃ الغرض مولانا صاحب کا شہید ہونا اللہ کے راہ مین اورعالم وبیدار متقی اور پرہیزگار اورمحدث اورحافظ قرآن ہونا مانند آفتاب کے ثابت ہے اوروہ جو حدیث مین وارد ہے العلماء ورثۃ الانبیاء وہ ایسے ہی علماء کے شان مین ہے فنعم ماقیل فمن سب العلماء فکانما سب الانبیاء ومن سب الانبیاء فدخل فی حزب اعداء اللہ ورسولہ فاولئک حزب الشیطان الا ان حزب الشیطان ہم الخاسرون فقط کافر اوربرا کہنا اوربرا جاننا ایسے عالمون وبیدار کو اوانکی کتابون کو کہ جسمین بالکل آیاتین قرآنی اورحدیثین نبوی مندرج ہین برا کہنا اشد فسق ہے بلکہ خوف کفر کا ہے ایسے عقیدہ والے پر ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر مین اس روایت کو بیچ باب بیان کلمات ارتداد کے ذکر کیا ہے وفی الخلاصۃ من ابغض عالماً من غیر سبب ظاہر خیف علیہ الکفر وقیل یکفر باستخفاف العلماء وہو مستلزم لاستخفاف الانبیاء علیہم السلام لان العلماء ورثۃ الانبیاء انتہی ملخصاً اور نماز پڑہنا اوراقتدا کرنا ایسے عقیدہ والے کے پیچہے جسکا فسق اوربدعت حد کفر کو پہونچا جائز اوردرست نہین جیسا کہ شرح عقائد نسفی مین ہے المنع عن الصلوۃ خلف المبتدع فمحمول علی الکراہۃ اذ لاکلام فی کراہۃ الصلوۃ خلف الفاسق والمبتدع ہذا اذا لم یود الفسق او البدعۃ الی حد الکفر فاما اذا ادی فلا کلام فی عدم جواز الصلوۃ فقط واللہ اعلم بالصواب وعلمہ اتم واکمل کتبہ العبد المسکین محمد تقی ختم اللہ لہ بالحسنی [محمد تقی خان] مہر مولوی محمد تقی خانصاحب دہلوی جامع معقول ومنقول

[سید محمد نذیر حسین] مہر مولوی صاحب لقیۃ السلف حجۃ الخلف حافظ الحدیث مولانا سید نذیر حسین صاحب دہلوی

[ضیاء الدین] مہر خواجہ مولوی ضیاء الدین احمد واعظ دہلوی سلمہ اللہ تعالے

یہہ جواب صحیح اور بہت خوب لکہا ہی مجیب نے اور جناب مولانا اسمعیل علیہ الرحمۃ مصداق
اس آیت کریمہ کے ہین ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسہم واموالہم بان لہم
الجنۃ یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلون ویقتلون وعدا علیہ حقا فی التوراۃ و
الانجیل والقرآن ومن اوفی بعہدہ من اللہ فاستبشروا ببیعکم الذی بایعتم بہ
وذالک ہو الفوز العظیم ترجمہ اسکا یہہ ہی کہ اللہ نے خرید لی مسلمانون سے انکی جانین
اور مال اس قیمت پر کہ انکو بہشت ہی لڑتے ہین اللہ کی راہ مین پہر مارتے ہین اور مرتے ہین وعدہ
ہو چکا اسکے ذمہ پر سچا توریت اور انجیل اور قرآن مین اور کون ہی قول کا پورا اللہ سے
سو خوشیان کرو اس معاملت پر جو تمنے کی ہی اسنے اور یہی ہی بڑی مراد ملنی فقط

[خلیل الدین خان] مہر نواب خلیل الدین خان صاحب سلمہ ربہ [حفیظ الدین] مہر مولانا حفیظ اللہ صاحب دہلوی

یہہ دونون جواب جو ہیں فاضلین نے لکہے ہین نسبت کرنا ساتہہ بد اعتقادی اور کفر وغیرہ کلمات
نا ملائم کے ایسے داخل اعلیٰ اکمل و اتقی و اورع قامع شرک و بدعت و مجاہد فی سبیل اللہ
یعنی مولانا و بالفضل اولنا مولوی اسمعیل علیہ الرحمۃ کو سراسر کذب و بہتان ہی اکثر لوگ انکے
فیض بیان سے موفق بصوم و صلوۃ اور مجتنب شرک و بدعات سی ہوئی اور کنہ انکی تصانیف
کا دریافت کرنا کام ہر کسی کم استعداد فاشی منش کا نہین یہہ جناب مقدس تو متصنف
تصنیفات علماء ربانی حقانی سے اور متبع سنت نبوی سی تہی اور مصداق اس آیت کریمہ کے
یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا وفی الآخرۃ نہ مورد او صاف
ذمیمہ کے لیکن حق تعالے لغزش دیتا ہی راہ راست سے بے انصافونکو ویضل اللہ الظالمین ویفعل
اللہ ما یشاء ؎ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ * برا کہنا ہر مسلمان کو
خصوصا ایسے اعلم اوحد العصر کو سباب المسلم فسوق اور داخل ہونا
اس حدیث مین ایما رجل قال لاخیہ کافر فقد باء بہا احدہما ۱۲ فاعلم ان المقولات
العشرۃ التی کتبہا فضل الرسول کلہا مردودۃ خارجۃ عن عقائد اہل السنۃ والجماعۃ
فمن لہ طبیعۃ بالغۃ وقریحۃ بازغۃ یکشف بہا من قرائن الفنون الخاذہا

الحمد لولد من اللہ — مہر مولوی رامپوری | محمد علی — مہر مولوی محمد علی رامپوری | محمد حسن — مہر مولوی محمد حسن | ابو محمد عبد … — مہر مولوی محمد عبد … رامپوری | سید رحمت علیخان … عدالت العالیہ … — مہر …

مولانا محمد اسمعیل صاحب اور مولوی خورم علی صاحب حق پر تھے اور کتابوں میں انکی … کے برائی ہے اور آیتیں قرآن شریف کے ہیں انکا ترجمہ ہے پہر جو کوئی … کے کرے یا انکے کتابونکو برا کہے وہ خود گمراہ ہے اور برا ہے فقط جواب … کوئی مولوی اسمعیل صاحب ولی کامل کو کافر کہتا ہے وہ خود کافر ہے اور مصداق … حدیث من عادی لی ولیا فقد بارزنی بالمحاربۃ فقط

[seal: محمد اکبر علیخان] [seal: … الرحیم …]

ز بانی بسیار کسان شنیدہ ام کہ پیشتر از وجود با جود مولانا مرحوم با وجود کثرت علماء و صوفیان کہ دم تقرب باخدا تعالے میزدند قلت نمازیان بدین درجہ بود کہ بروز جمعہ الوداع … دہلوی و الا ان او ہم خالے میبودند صرف ببرکت ذات و الا صفات مولانا صاحب نمازیان بکثرت آمدند و خوب میدانم و مرا تجربہ ایست کہ در خانہا سے … مراسم کہ در ہندوستان علی الاعلان جاری بودند دیگر اعتقاد و شرک تا بید … ویا از استحسان او در نمیگذشتند و ظاہر ست کہ حج کردند و بیوہ را نکاح کنانید … شہادت رسیدند پس کسیکہ ہمچو عالم باعمل را بے حجت مخاصمت کند کافر باشد ومن ابغض عالما اوفقیہا من غیر سبب ظاہر خیف علیہ الکفر اھ ومن خاصم فقیہا فی حادثۃ وبین القضیۃ لہ وجہا شرعیا فقال المخاصم این دانشمندی مکن یا من تردد ثم یخاف علیہ الکفر واذا کان القضیۃ یذکر شیئا من العلم او یروی حدیثا صحیحا فقال آنکہ این ہیچ نیست او رد ہ اھ فہذا کفر فقط واللہ تعالی اعلم وعلمہ اتم

[seal: محمد …] مہر مولوی محمد … سونپتی

جواب حضرت استاذی سیدی مفتی محمد صدر الدین صاحب کا مع تقریظات سب حضرات کے حق ہے اور ماذا بعد الحق الا الضلال اور مولوی اسمعیل صاحب حاجی اور مہاجر اور … شہید اور حافظ اور عالم اور محی الدین تھے اور مصداق تھے اس آیت کریمہ کے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ پس انکو کافر کہنے والا خود کافر ہے

اور مصداق ہی اس حدیث کا من عادی لی ولیا فقد بارزنی اللہ بالمحاربۃ اھ۔ کتاب
تقویۃ الایمان لب لباب ہی قرآن اور حدیث کا تو منکر اور طاعن اسکا منکر ہی قرآن اور
حدیث کا اور جس صاحب کو تقویۃ الایمان کے کسی بات پر کچھہ اعتراض ہو اسکو لازم ہی کہ اپنے
شک اور اعتراض کو ہمارے سامنے بیان کرے نہ یہہ کہ مجمل دعوی سے اہل حق کے تکفیر اور
تضلیل کرے * نمقہ العبد الاحقر ابو سعید محمد المدعو بہ حسین رزقہ اللہ اتباع سید الثقلین
[مہر: محمد حسین ۱۲۷۹] مولوی اسمٰعیل صاحب کے کافر کہنیوالے کا کفر رجوع کرتا ہے طرف اسکے محمد عبد الحکیم
ساکن عظیم آباد پٹنہ * مکفر مولوی اسمٰعیل صاحب کا خود کافر ہی * حررہ خادم حسین عفی اللہ
ساکن اعظم گڈھ * مکفر مولانا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کا خود کافر ہی * حررہ عبد المشتاق
الی اللہ الہادی الاحد المدعو بہ بخشش احمد القاضی فوری عفی عنہ [مہر: بخشش احمد قاضی] مہر جناب
عدالت مآب جامع معقول و منقول حضرت قاضی بخشش احمد صاحب سلمہ متوطن قاضی پور پورب - مکفر
مولوی اسمٰعیل صاحب کا خود کافر و مردود ہی تقویۃ الایمان سراسر خلاصہ قرآن و حدیث
ہی - حررہ محمد اسد علی متوطن اسلام آباد از اضلاع کلکتہ صدر [مہر: اسد علی] مکفر مولوی
اسمٰعیل صاحب کا خود کافر ہی * راقم سید محمد ابراہیم غفر اللہ لہ ساکن ڈیرہ فقط مولوی اسمٰعیل
حاجی شہید فی سبیل اللہ مہاجر الی اللہ کا حال جو اپنے والد ماجد مولوی محمد عبد الخالق مرحوم
سے اور علماء سے جو سنا گیا وہ ایسا نہیں کہ یہہ مختصر قرطاس اسکے تحریر کو وفا کرے حضرات
کو انکے اشتیاق میں یہی کہتے سنا ؎ وہ صورتیں الٰہی کس ملک بستیاں ہیں * اب جنکے
دیکھنے کو آنکھیں ترستیاں ہیں * اور انکے وصف قرآن شریف اور حدیث سے ثابت
و ظاہر ہوتے ہیں ان الذین امنوا والذین ہاجروا وجاہدوا فی سبیل اللہ
اولئک یرجون رحمۃ اللہ واللہ غفور رحیم پھر ایسے شخص کو جو کافر کہے وہ کمال
خسران اور ضلال میں ہی ینبغی لہ ان یتوب ویدعون یتوب اللہ علیہ [مہر: محمد عبد الرب]
مہر مولوی عبد الرب صاحب دہلوی عمدۃ الواعظین سلمہ ربہ مولانا محمد اسمٰعیل صاحب
شہید محدث غازی دہلوی رحمہ اللہ تعالی در اعتقاد ما از علماء ربانی و علمای حقانی
بودہ اند و کتاب ایشان تقویۃ الایمان بنظر این احقر گذشتہ کتابے بس عجیب و غریب ست

جزاه الله تعالى عنا وعن سائر المسلمين خير الجزاء في الدارين وتکفیر کنندگان ایشان برادران تکفیر
کنندگان خلفاء ثلثه رضی الله تعالی عنهم اند ہداہم الله تعالی مُهر ہوئی ہے حافظ
محمد بن مولانا بارک الله صاحب ساکن لکھوکے ضلع فیروزپور متعلق پنجاب ٭ سائل میگوید کہ ہر دو
کتاب برای استیصال شرک و بدعت اند و موید توحید و اتباع سنت پس خوبی این امر
چہ شک ست و چہ شبہ پس اعتراض معترضین بر فہمید خود ست کہ بسبب زور ہی تباویلات
فاسدہ مخالف اہل سنت و جماعت میشانید ہداہم الله تعالی الی الصراط المستقیم او کار و مراقبات
ہمہ بہ تفصیل نوشتہ اند فقیر **عبد الله المشہور بغلام رسول** بارہا گفتہ ام
بار دیگر میگویم ٭ کہ من دل شدہ این رہ نہ بخود میپویم ٭ در پس آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند ٭ آنچہ
استاد ازل گفت بگو میگویم ٭ کہ کتاب تقویۃ الایمان بیشک موجب تقویۃ الایمان الیقانست
ونصیحۃ المسلمین بلا ریب نصیحۃ المسلمین وخیر خواہی شہانست کہ در ہند و عرب و خراسان
موجب احیاء سنت نبویہ و امحاء بدعات و رسوم شرکیہ گردیدہ اما مصنف الاول رحمہ
الله فقل من اجتمع فيه ما اجتمع فيه من الفضائل والكمالات كان كما سمعنا
عالماً عاملاً حافظاً ومفسراً ومحدثاً فقيهاً واعظاً ومهاجراً قد اشترى الله نفسه
بان له الجنة وفضله الله على القاعدين درجة وكذا مصنف الثاني ثبت انه
كان محدثاً فقيهاً متورعاً فمن عاداهما فقد بارز الله بالمحاربة وانا احقر الخليقة
بل لا شئ في الحقيقة احمد الله جعل الله آخره خيراً من اولاه فقط
ذلك كذلك لا ريب فيه وايضاً سمعت بهذه الوجه من لسان شاه عبد الغني
مسكين محمود عفي عنه ٭ ما كتب في هذا القرطاس من مناقب امام الشريعة قامع
البدعة محي السنة رسول الله ماحي آثار الشرك والكفر محمد اسمعيل الدهلوي الغازي
الشهيد قدس الله سره فهي قطرة من بحرها ورشفة من ديمها الله دره كانها
محرزها واما تقوية الايمان فما رآه هذا المسكين بالنظر التفصيلي لكني رأيت
في مقدماته نكتب في دفع الشرك وقمع البدعة فلا ريب في صحته واما نصيحة المسلمين
فما رأيته الى الآن فلو كتب ايضاً على نمط تقوية الايمان فهو شقيقه في الصحة

رقم ... من حال ... انه كان عالماً ... وعاقلاً ... الابرار ... الامن
من الاشرار ... الراقم ... سید حسن شاہ قادری (مُہر) عمدة المحققين
... مولانا اسمعیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ حق پر تھے اور
... نے شرک و بدعت کی برائی ... آیات قرآن شریف کا ترجمہ ہے پر
... ثبت ... یا ... کتاب کو برا کہے وہ خود گمراہ ... ہیں ... بالله
من ذلك ... الراقم ... شاہ ... – ... در جواب این سوال افاده
... اند ... گرنه بیند بروز ... چشمه آفتاب را
... ولا یلتفت الی ... المتعصبین فانهم خائفون فی الدین وانا العبد
المسکین ... عفا الله عنه بسم الله الرحمن الرحیم بر ناظرین
این ... کتاب تقویۃ الایمان تصنیف ... در رد شرک
بدعت و اثبات توحید و سنت ... مولوی اسمعیل صاحب ... کمالات
... شہید شدہ اند ... شہدا خدا تعالیٰ میفرماید
ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل الله اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون
... شاہ عبد الغنی ... مولوی
... است پس درحق چنین عالم ربانی بدگمان بودن نباید
... امروز یا فردا ... کسی که چنین کتب
... مولوی ... خود گمراہ ... بلکه خوف ایمان ... الراقم کمترین عباد الله
... بتاریخ یکم ماہ محرم الحرام ۱۲... ہجری ... ما حرر علی هذا القرطاس معمول
ومقبول عند الشرع علی لسان فحول الافاضل من الناس کیف لا وقد کان مولانا اسمعیل
علیه رحمة الله الجلیل مصداق القول صلی الله علیه وسلم خیر الناس وذلک ظاهر
من مؤلفاته الشریفة الدالة علی امر الدین سیما النسخة المبارکة المشهورة بین الاعیان
الموسومة بتقویة الایمان ولا ریب ان هذه النسخة الکریمة مملوة من توحید
رب الانام وسنة سید المرسلین علیه السلام ولا عبرة لمن انکر ما فیها من المسائل

التوحید واتباع السنن وترهیب عن البدعات المذموتة والرسوم الشنیعة والشرک القبیح ولا یعبأ بمن کفر مسلماً حافظاً واعظاً محدثاً مفسراً وشهیداً فی سبیل الله و حکم بضلالته بل یرجع الکفر والضلالة الیه فبقی انه هل یجوز الصلوۃ خلف من کفر مثل ذلک الفاضل ام لا والمعتمد عند الفقهاء لا کما فی غایة المعتبرات وانا الفقیر الحقیر محب العلماء العرفا بالله حمایت الله عفی عنه وعن من احبه لله آنچه در کتاب تقویة الایمان رئیس المحدثین تاج المفسرین غازی ومجاهد وحاجی وشهید فی سبیل الله جناب مولانا صاحب اسمعیل رحمة الله علیه وعلی اتباعه ارقام فرموده انه عین موافق سنت وکتابست ونصیحة المسلمین در رفع شرک وبدعت مثلها کتبه احقر العباد الراجی الی مغفرت رب العالمین شهاب الدین احمد عفی عنه [سید شهاب الدین احمد] ما کتب فی هذه الاجوبة من الفضائل لمولانا الشهید المرحوم الغازی الباذل ماله ونفسه فی سبیل الله وحقیقة تالیفه المسماة بتقویة الایمان فهو حق وحقیق بغلاف فلا یلیق کتبه مسکین نظام الدین ساکن ڈیرہ افغانان ما حررہ رئیس المحدثین وتاج المفسرین مولانا محمد اسمعیل الشهید الدهلوی رحمه الله تعالیٰ فی تقویة الایمان ومولینا مولوی خرم علی فی نصیحة المسلمین عین مذهب اهل السنة والجماعة وانی معتقد لهما اعتقاداً راسخاً جازماً وانا الفقیر المذنب المسکین سعد الدین اللاهوری عفی عنه ذنوبه وعیوبه انی قد اطلعت بعض ما فی هذه القرطاس فرایتها صحیحاً کما قال وحررها مولانا محمد صدر الدین سلمه الله تعالیٰ علی رؤس المؤمنین فقد کتبه عاجز فقیر ابراهیم عفی عنه * ثم الحمد لله الذی ذکرنی ذکراً بعد تحریر هذه التقریر وما انسانیه الا الشیطان ان اذکره وهو ذکر یوم کنت فی حضرت وقتی واستادی مولائی سیدی سندی مولانا فضل امام رحمة الله علیه وکان تذکرة فی بحث الذی فی مولینا شهید ومولائی فضل حق غفر الله ذنوبهما وستر عیوبهما فقال استادی لا ینبغی لولدی وقرة عینی فضل حق ان یبحث مع الذی هو امام محققی عصره ومدققی دهره وهو صادق فی دعواه سبحان ربک رب العزت عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد لله رب

العالمین وتمت کلمۃ ربك صدقا وعدلا لا مبدل لکلماته وهو السمیع العلیم

العبد محمد ابراہیم ساکن ٹہنڈہ ؎ ما کتبہ العلماء فی حق تقویۃ الایمان و فضیلۃ

الفاضل النحریر الاسماعیل صحیح وکذا الاشیہ فی نصیحۃ المسلمین وفی فضل مصنفہ

فقط فقیر عبد اللہ ساکن قصبہ سوڑہانی تمت تمام شد بقلم

بندہ پیارے محمد امین آبادی عفی عنہ

خاتمۃ الطبع

التماس یہ خدمت بہائی مسلمانون دیندارون کے یہہ ہے کہ اول سے آخر تک کتاب کو بنظر انصاف ملاحظہ فرماویں اور اگر کسی عبارت مین شک شبہ ہو تو اُسکو اصل کے ساتہہ مطابق کرین اگر موافق ہے تو تمسک کرکے عمل مین لاوین اور اگر بمقتضائے بشریت کہیں سہو خطا پاوین تو بعلم اصلاح درست فرماوین مگر زبردستی سے پڑہنے کے لفظ کو پران کہنی والے کی مانند تبدیل و تحریف نکرین اور فضل الہی سے اُمید قوی یہہ ہے کہ اس کتاب کو دیندار لوگ اپنے حق مین سبب نجات کا سمجہکر بسر رہونگی اللہ تعالے سب بہائی مسلمانون کو اسپر عمل کرنیکی توفیق دے اور شرک و بدعت کے عقائد سے کہ جسمین ایک جہان پہنسا ہے بچاوے آمین یارب العالمین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

تاریخ خادم العلماء شرع محمدی شیخ محی الدین تاجر مہتمم ہذا الکتاب

مقتوں کے رد مین ہے یہ کتاب ۔ خوب ہین اسکے دلائل لاجواب ۔ اسمین ہے مضمون آیات و خبر

اور روایت نقہ جو ہین معتبر ۔ جسکو ہو انکار اسکے سے بہ ملا ۔ جان تو وہ شرک مین ہے مبتلا

لینے اسکو ہے مرض جہلک لگا ۔ ہے بہت مشکل کہ ہو اسکے شفا ۔ رہنما اسکا ہے شیطان لعین

جسکے کہنے پر ہوا اسکو یقین ۔ اسکا کہنا مانتے ہین یہ خبیث ۔ منکر آیات و قرآن و حدیث

مانتے مشرک نہین تقریر سے ۔ عالمون کے پند اور تقریر سے ۔ گرچہ سمجہا وین نہین آکر رسول

پر نہین ممکن کہ مانین یہ جہول ۔ عہد پیغمبر مین جو تھے مشرکین ۔ مانتے کہنا نہ تھے اکثر لعین

انکو سمجہایا نبی نے عمر بہر ۔ پر نہ کچہہ دل مین ہوا انکے اثر ۔ معجزے ہر چند دکہلاتے رہے

راہ حق ہر چند بتلاتے رہے ۔ پر نہ دل انکا ادہر مائل ہوا ۔ گرچہ قرآن سب کا سب نازل ہوا

خلیفہ غلام اللہ لاہوری

منشی امام الدین وہوری

وہ ہی اب تو آن حدیثین ہین عیان
پر نہین ہیہ مانتے مردود ہین
ہے مبارک نام منہج المومنین

ہیہ نہین ہیہ مانتے ہین جاہلان
ختم کر اب محی الدین اپنا سخن
نافع ہر خاص و عام مسلمین

اب بہی وہ ہی حکم حق موجود ہیں
خوب سمجہ لیوے گا اس سے ذوالمنن
کاٹ سر تا دان کا ہو کامیاب

ہین ولیلین اسکے مثل آفتاب
۱۲ ۹۴

وله

چہپا جسوقت یہہ نسخہ عجیبہ
سر سنت سے دل نے کہہ دیا یہ

جبہی تاریخ کے تب فکر ہوئی
نہ مشرک جائیگا جنت مین کوئی
۱۲ ۹۴

تاریخ طبع از جامع معقول و منقول مولوی غلام العلی قصوری

مبارک اہل ایمان راکہ حاصل
طراز تختۂ عرش برین گشت
زالوان مسائل ریزہ ریزہ
بتوفیق الٰہی محے وین گشت

فراغ از طبع منہج المومنین گشت
بہ تضمین مسائل چون ثریا
شدہ مجموعہ و کچکول دین گشت
قصوری خیال سال طبعش

بیاض صفحہ از رنگ سواد شر
نشان لوح چرخ ہفتمین گشت
ز طبعش شیخ محے الدین تاجر
سحرگہ چون عرق ریزی جبین گشت

سروشش از سر صدق اینچنین گفت
کہ محی الدین منہج المومنین گشت
۱۲ ۹۴

اشتہار

واضح ہو کہ یہ کتاب منہج المومنین موجب قانون بستم ۱۸۴۷ء اور نیز بباعث اسکے کہ داخل بہی جسٹری گورنمنٹ ہوچکے ہیں بدون اجازت حقر البریہ کے کوئی صاحب اس کے چہاپنے کا قصد نفرماوی

العبد
شیخ محی الدین تاجر کتب

رسالہ تنبیہ المشرکین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہمیشہ [illegible] ایمان والا
نبی کا [illegible] والا
[illegible] جنکو [illegible] وہابے
[illegible] شرک [illegible]
[illegible] وہابے
[illegible] کا قاطع وہابے
رسول خدا پر ہیں قربان وہابے
اور آل نبی پر ہیں قربان وہابے
[illegible] وہابے
[illegible] وہابے
[illegible] مطلق
[illegible] احمق
[illegible]
[illegible]
[illegible] قاتل [illegible]
[illegible] شر لیے
[illegible] لعنت خدا کے

رہے راست پر ہے وہ قرآن والا
وہابی کا معنا ہے رحمان والا
وہی ہیں حقیقت میں [illegible]
وہابی کا معنا ہے رحمان والا
ہے شرک اور بدعت کا مانع وہابی
وہابی کا معنا ہے رحمانوالا
طریق نبی پر ہے قربان وہابی
وہابی کا معنا ہے رحمانوالا
[illegible] انکی [illegible]
وہابی کا معنا ہے رحمانوالا
کہ سنت نبی کے ہیں [illegible]
وہابی کا معنا ہے رحمانوالا
ہیں [illegible] سانپ کے [illegible]
وہابی کا معنا ہے رحمانوالا
کریں [illegible]
وہابی کا معنا ہے رحمانوالا
فرشتوں کی اور خلق ارض و سما کی

ہے لیں [illegible] وہ شیطانوالا
کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطانوالا
منافق کے جیسا نہ مذہب [illegible]
کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطانوالا
رسوم کفر کا ہے واقع وہابے
کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطانوالا
صحابہ نبی پر ہیں قربان وہابے
کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطانوالا
[illegible] شر سے [illegible]
کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطانوالا
نہیں چھوڑتا جو کہ سنی ہے صادق
کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطانوالا
[illegible] حیلے کے ہیں کرن ہار [illegible]
کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطانوالا
[illegible] تو [illegible]
کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطانوالا
[illegible] تو نے سنت سے [illegible]

کیا اور وہابی یہ ثابت خطا کے — وہابی کا معنا ہی رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطان والا
ہین چارون مذاہب کے قائل وہابی — ہین چارون طریقون کے مائل وہابی — جو حق ہی اُسیکے ہین سائل وہابے
نہین کہتے کچھ بے دلائل وہابے — وہابی کا معنا ہی رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطان والا
وہابی تو قرآن کو مانتے ہین — حدیث نبی کو بدل جانتے ہین — فقہ کے کتابونکو پہچانتے ہین
یہہ بنی مسائل بہت چھانتے ہین — وہابی کا معنا ہی رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطان والا
نہین باپ دادو کے رسمون پہ اڑتے — نہ تیمور بابر کے سندین پکڑتے — نہ پیشانے شدون کے آگے رگڑتے
نہ تابوت لکڑی کے یہ پاؤن پڑتے — وہابی کا معنا ہی رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطان والا
نہین پوجتے داول شیخ سدو — نہین مانتے تعزیہ اور علم کو — جو ہین مانتے انکو سمجھین ہین بدجو
وہابی جو ہوگا وہی ہوگا حقگو — وہابی کا معنا ہی رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطان والا
وہابی تو بندے ہین پورے خدا کے — وہ ہین خاص امت رسول خدا کے — یہ سب ہین مطیع شریعت صفا کے
ہین پیرو صحابہ رسول خدا کے — وہابی کا معنا ہی رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطان والا
حدیث اور قرآن یہ انکا عمل ہی — صحابہ کے قولون پہ انکا عمل ہی — فقہ کے کتابون پہ انکا عمل ہی
موحد جو ہو شرک سے بے خلل ہی — وہابی کا معنا ہی رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطان والا
میان بدعتی جو کہاتا ہی سنئے — غلط آپکو وہ بتاتا ہی سنئے — نذر غیر اللہ کے گہر مین گنئے
بہلا کیونکر ہو اُسکو نسبت یہ سنئے — وہابی کا معنا ہی رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطان والا
جنہین بدعتی بولتے ہین وہابے — مطیع وہ نبی ہین مطیع وہ صحابے — یہ سب بدعتی ہین ہوائی لہابے
مخالف نبی اور مخالف صحابے — وہابی کا معنا ہی رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطانو والا
وہابی کہے سنئے پاک دین کو — شفاعت کا منکر کہے مومنین کو — کہے تارک سنت اہل یقین کو
بہلا کیا کہی کوئی ایس اہل کین کو — وہابی کا معنا ہی رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطانو والا
غم و شادی جنکے ہنود ونکی مانند — عقائد ہو جنکا یہود ونکی مانند — لباس و چلن جنکا گبر ونکی مانند
کریں متہم سبکو مجنون کی مانند — وہابی کا معنا ہی رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطانو والا
یہ سب گنگنگو حاسدن کی غلط ہی — یہ شر اور غلو مفسدن کی غلط ہی — یہ تہمت شریرونکی بالکل غلط ہی
محض افترا جہوٹہ بہتان غلط ہی — وہابی کا معنا ہی رحمان والا — کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطانو والا

پہلا ہمنے مانا اے چلہ پرستو ۔ کہ یہہ بدعتی اور سنی تمہیں ہو ۔ نقل اور نتیجہ کو ثابت تو کردو
نذر غیر اللہ کو جائز بتادو ۔ وہابی کا معنا ہی رحمان والا ۔ کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا

قبر کا طواف اور عرس اور میلا ۔ یہہ مانی ہی رسمیں چھٹی و چلا ۔ کہان ہی جو کے کنگنہ و چلہ او سہرا
فقہ کے کتابون مین کس جا ہی بتلا ۔ وہابی کا معنا ہی رحمان والا ۔ کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا

نہین ہے وہابی جنہین تم یہہ کہتے ۔ وہ سب ہم کو غیر جائز ہین کہتے ۔ حدیثون سے اور فقہ سے ہین بتاتے
تو جیسے منہہ ویران ہین کرتے ۔ وہابی کا معنا ہی رحمان والا ۔ کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا

ارے منطقی کہول صغری کبرے ۔ یا توضیح و تلویح و تہذیب بتلا ۔ شرح سلم و بازغہ اور صدرا
روا ہی مسائل کسی مین یہی بتلا ۔ وہابی کا معنا ہی رحمان والا ۔ کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا

تمہارے نہین دین کا کچھہ ٹہکانہ ۔ نہین تمکو معلوم اپنا بیگانہ ۔ ہی بہکانیوالا تمہارا دیوانہ
تمہارا ہی مذہب نیا اور زمانہ ۔ وہابی کا معنا ہی رحمان والا ۔ کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا

ہمارا خدا ایک معبود برحق ۔ نہین اسکا ساجہی خدائی مین مطلق ۔ کلام اسکا قرآن نبی اسکا برحق
تمامی صحابہ نبی کے ہین برحق ۔ وہابی کا معنا ہی رحمان والا ۔ کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا

وہابی نہین پوجتے شیخ سدو ۔ بری کا طبق جانتے ہین نہ ہنڈو ۔ نہ میران کا بکرا کبہی کہاتے ہین وہ
نہین بہرتے وہ گہونٹ چالیسوین کو ۔ وہابی کا معنا ہی رحمان والا ۔ کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا

کہلاتے ہین للہ فقیر و گدا کو ۔ ثواب اسکا پہنچاتے ہین میتون کو ۔ نہین پڑہتے گلگلے پہ الحمد و قل کو
نہین مانتے تعزیہ اور علم کو ۔ وہابی کا معنا ہی رحمان والا ۔ کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا

بانصاف دیکہو تو ہی کون منکر ۔ شفاعت و سنت کا ہی کون منکر ۔ فقہ اور حدیثون کا ہی کون منکر
امامت کرامت کا ہی کون منکر ۔ وہابی کا معنا ہی رحمان والا ۔ کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا

تمہین منکر انبیا ٹہرتے ہو ۔ تمہین منکر اولیا ٹہرتے ہو ۔ تمہین منکر رہ ہدی ٹہرتے ہو
شیاطین کے تم پیشوا ٹہرتے ہو ۔ وہابی کا معنا ہی رحمان والا ۔ کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا

خدا کے نذر ہی خدا کے عبادت ۔ وہی ہی برآرندہ جملہ حاجت ۔ خلیفہ ہین چار کے حق خلافت
شہیدان حق کی ہی برحق عبادت ۔ وہابی کا معنا ہی رحمان والا ۔ کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا

نبی کے تہی حق معجزہ اور رسالت ۔ امامان حق اور برحق امامت ۔ تمامی ولی کے ہی برحق کرامات

جہنم میں ہیں جو انکی منکر کے تشت
وہابی کا معنا ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطان والا

نبی کو نبی جانتے ہیں وہابی
صحابہ کو حق جانتے ہیں وہابی
ولی کو ولی جانتے ہیں وہابی

بڑے پیر کو مانتے ہیں وہابی
وہابی کا معنا ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطان

شفاعت کرامت کا منکر ہے کافر
نبی کے طریقے کا منکر ہے کافر
بڑے پیر کو جو کہے بد ہے والا

مسلمان پہ تہمت لگاتا ہے کافر
وہابی کا معنا ہے رحمانو الا
کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطان

سمجھتا نہیں حق کو حق جو ہے مرتد
وہ بہکاتا ہے لوگو انکو جو ہے مفسد
فتنہ ڈالے اسلام میں جو والا

ابوجہل کا بھی وہ کافر ہے مرشد
وہابی کا معنا ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطان

حسن بند کر اب زبان قلم کو
کہاں تک تو سمجھا دیگا مفسدوں کو
نہیں فائدہ ہوگا کچھ بھی والا

عجب کیا زیادہ شرارت ہو انکو
وہابی کا معنا ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطان

دعا کر خدا سے کہ اے رب اکبر
تصدق محمد شفیع روز محشر
مسلمان عاجز ہیں بنا کر انوالا

رکھ انکو تو مضبوط راہ نبی پر
وہابی کا معنا ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطان

فریب اور وسوسۂ خناسیوں سے
یہی مردانیوں کے جعلسازیوں سے
[illegible] بوجہ انوالا

بچانا خدایا ہمیں ملحدوں سے
وہابی کا معنا ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطان والا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وہابی تصدق کریں جان خدا پر
تصدق شفیع الامم مصطفے پر
تصدق سب اصحاب اہل صفات

تصدق کریں آل خیر الورا پر
وہابی کا معنا ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطان والا

خدا سے وہ خوش اسسے راضی خدا ہے
خوشی کا سبب پیروی مصطفے ہے
انہوں سے ہی ہے دین روشن یا بدتر

عوض اسکا فردوس اعلی جزا ہے
وہابی کا معنا ہے رحمانو الا
کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطانو الا

سنو دل لگا اعتقاد وہابی
یہ پیرو نبی ہیں یہ پیرو صحابے
کریں قتل یا قید انکو [illegible]

نہ پوجینگے حق کے سوا یہ وہابی
وہابی کا معنا ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطانو الا

دعا کے یہ حضرت نے کی ہے میری شفا
ند کریو مری قبر کو بت تو زنہار
کہ تا اسکو پوجیں نہ آکر کے بدبخت

جو پوجے وہ کافر ہے بدکار مردار
وہابی کا معنا ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطانو الا

مزار اور صنم پوجنے میں ہے یکسان
پیغمبر کے یا غیر کے ہو ہو لاکھ
جو پوجیں مزار حق میں صنم [illegible]

نہیں وہ صنم فی الحقیقت میں
وہ لے کا معنا ہے رحمانوالا
کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطانوالا

بہت ہند کے لوگ ہیں اہل اسلام
صر سچا نہیں یو جتنی بت کسی کی
مگر پوچتے ہیں یہ قبروں کو شیطان

وہ ہیں قبر بت انکی جن میں ہے باز
وہ لے کا معنا ہے رحمانوالا
کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطانوالا

سمجھ لو دعا جیسے کہ ہے دستور
وہ یہ اولیا ہے راضی ہوں گے سو
مسلمان کریں عقل و دانش سے کچھ تو

یہ دراست یا ہے یہ نار ہست بادر
وہ لے کا معنا ہے رحمانوالا
کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطانوالا

مقابر پہ مردوں کو جانا ہے سجدہ
نہیں انکا منکر کوئی مسلمان ہے
وہ نے مگر پوچنے سے بری ہے

جو بوتے وہ مردود شرک کرتے ہیں
وہ لے کا معنا ہے رحمانوالا
کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطانوالا

مزار اک ولی متقی کا ہے مشہور
لقب شیخ ... نظام مرحوم مغفور
وہاں مرد اور عورتیں نگاہ ہے دستور

کریں سجدہ اسکو نزدیک اور دور
وہ لے کا معنا ہے رحمانوالا
کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطانوالا

طواف اور سر کو عہ اسکا کرتے ہیں پھول
چڑھاتے ہیں مٹھائی و مالیدہ پھول
نہیں ماند بکرا تھا ہے یہ قبول

ہمیں تو اولاد دیں گے مست دول
وہ لے کا معنا ہے رحمانوالا
کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطانوالا

سبھی بدعتی جا کے پوجتے ہیں اسکو
نذر اسکے مانیں یہ شام سحر کو
فقط نام لیتے نہیں اسکا خدا کو

ملا ساتھ داتا لگا رہیں سیہ رو
وہ لے کا معنا ہے رحمانوالا
کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطانوالا

شکار اپنا کر کسبیاں لے جاویں
نذر انکی مانی ہوئی جا چڑھاویں
مجاور سبھی یہ عرض اپنی کراویں

تو نگر کوئی ہم کو دلا ملا دیں
وہ لے کا معنا ہے رحمانوالا
کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطانوالا

جمعرات کو نانگا انکے جاتے
رکابی پایوں کے اوپر چڑھاتے
فرازنگا وہ جو ملکر سر جھکاتے

نذر پانچ پیسوں کے اوپر کہا ہے
وہ لے کا معنا ہے رحمانوالا
کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطانوالا

کہیں پاند بکرا تھا مردار بدکار
کہ تو جی تمہاری ہے مدت سے تیار
ملا دو اسی عقل کا کو زردار

چڑھاؤ نکی تم بر علاوہ ایک سجدہ
وہ لے کا معنا ہے رحمانوالا
کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطانوالا

سوا اسکے اک دیگ لاکر چڑھاؤ
سر فراز لونڈی کی جسر دو رباؤں
تمہاری مجاور سبھو نکو کہلاؤ

نذری نعمت کی تم یہ چادر چڑھاؤ
وہ لے کا معنا ہے رحمانوالا
کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطانوالا

جمعرات آئے کو مجرا کرا دو
تماشا طرح رنگ ڈھنگ کا دکھاؤ
سبھی شہر کے کسبیوں کو بلاؤ

لگا دو ہمیں نذر دو نکا درگاہ پہ آؤ
وہ لے کا معنا ہے رحمانوالا
کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطانوالا

تمہارے ہی مین لوٹ تدبیر نہی کہیا ہون
تمہارا یہ در چھوڑ کس پہ جاؤن
تمہین چھوڑ کر کسکے لونڈی ہی سیدا ون

مرادین سبھی کس سے پوری کراؤن
وہانلے کا معنا ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطان والا

تمہین میرے داتا تمہین ہین کار ہے
سبھے جیتو تم سے مطالب سنوارے
نذر صدقہ لیے جو تیری گذاری

وہ درگاہ والا ہی مطلب سے وہار ہے
وہانلے کا معنا ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطان والا

بکین ایسے بدذات داہی تباہے
مزار اس ولی پر کرین بیجا ہے
نہین خوف عقبیٰ کہ ہو روسیاہی

لگاتے ہین تہمت ولیون پہ وا ہے
وہانلے کا معنا ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطان والا

سر سر یہ تہمت ہے انکے ولی پر
کرین نوجیونکی یہ نسبت نہ کر
خدا کے یہ منکر ہین منکر پیغمبر

ولی متقی سب ہین بیزار انسے
وہانلے کا معنا ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطان والا

نہین ہمین کچھ اختیار اس لیے کا
صنم کیطرح پوجتے ہین جو صد ہا
نہین زندگے مین کہا اسنے یہ تہا

میری قبر کو پوجنا تم یہان آ
وہانلے کا معنا ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطان والا

یہ سب مشرکین منکرین اولیا ہین
مزار انکا پوجین یہ دشمن خدا ہین
بہت عورتین فاحشہ بیجا ہین

وہان جاکے یارو نہی ملتی سند ہین
وہانلے کا معنا ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطان والا

کہین خصم دیوث کو یہ بد انجام
زیارت کو جائینگے ہم تو سحر شام
نکل گھر سے یار کو زشت فرجام

کرین شت رہ انسے بد فعل بدکام
وہانلے کا معنا ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطان والا

نہین مقبرونکی مجاور مسلمان
پھرے ہین پیغمبر سے جہلا ہے نادان
ہوا حکم حاکم کا جو ہم کو فرمان

نہین بانتی نام کے یہ مسلمان
وہانلے کا معنا ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطان والا

مکلف بنا مقبرے قبر اوپر
کرین عرس و میلا ہر سال انپر
مخالف نبی ہین جو بدعات بدتر

یہ کرتے ہین دشمن خدا اور پیغمبر
وہانلے کا معنا ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطان والا

بھلا کوئی پوچھے ان مسخرونکو
کہ قبرونکی چادر چڑھاتے جو تم ہو
بتاؤ تو کس نے سکھایا ہے تمکو

کہ لگتا ہے جاڑا دیا گرمے انکو
وہانلے کا معنا ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطان والا

نہین باز آتے جو زینت ہے انکے
بتائین ہمین وہ کہ امت ہین کسکے
مسلمان مومن ہیں ہم امت ہین جسکے

حرام انکے نزدیک نیت ہے انکی
وہانلے کا معنا ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطان والا

سنو ہے یہ فرمان سن جیتو اکا
خدا کے نبی خاتم الانبیا کا
جو قبرون پہ جا کر دیتی ہے جلا تا

[illegible] | [illegible] | کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطا نوالا

[illegible] | [illegible] | [illegible] سجا

[illegible] | وہابی کا منشا ہے رہتا نوالا | کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطا نوالا

[illegible] | [illegible] | مطالب [illegible] کرتے ہیں [illegible]

[illegible] | وہابی کا منشا ہے رہتا نوالا | کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطا نوالا

[illegible] مثال [illegible] | وہاں [illegible] | حضیض [illegible] سب [illegible]

[illegible] | وہابی کا منشا ہے رہتا نوالا | کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطا نوالا

[illegible] | [illegible] | [illegible]

[illegible] | وہابی کا منشا ہے رہتا نوالا | کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطا نوالا

[illegible] | [illegible] طوائف [illegible] | [illegible] آیا نہ اخلاق

[illegible] | وہابی کا منشا ہے رہتا نوالا | کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطا نوالا

[illegible] | [illegible] | کریں [illegible] واہی تباہی

[illegible] | وہابی کا منشا ہے رہتا نوالا | کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطا نوالا

[illegible] | نہ [illegible] نہ غیر خدا کو | نہ [illegible] تعزیہ کو

[illegible] | وہابی کا منشا ہے رہتا نوالا | کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطا نوالا

[illegible] | [illegible] | [illegible] سب ہے جو ظاہر نہاں ہیں

[illegible] | وہابی کا منشا ہے رہتا نوالا | کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطا نوالا

[illegible] مردود | [illegible] معبود | [illegible] دنیا کے معبود

[illegible] | وہابی کا منشا ہے رہتا نوالا | کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطا نوالا

پٹن پاک جا دین گروہ صد گروہا | کرین عرس میلا وہاں خوب [illegible] | بہشتے بنایا ہے دروازہ [illegible] سجا

بہشتے کہیں [illegible] گذرا | وہابی کا منشا ہے رہتا نوالا | کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطا نوالا

بہشتے نہیں یہ بدعتی ہیں یہ مردار | بہشتے نہو بدعتی اے خبردار | عمر بھر میں توبہ نہ کی [illegible]

عقائد خبیثہ سے ہوگا وہ فی النار | وہابی کا منشا ہے رہتا نوالا | کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطا نوالا

بہت عورتین ہندکی ہین خبیثات
پہرین رات دن مقبرونپر ہی ہیہات
طواف اور سجدہ کرین مقبرونکو
چڑہاوا تمہارا ہین لاؤنکی خوشی سے
اگر اتفاقاً یہ قدرت خدا ہو
رفیق اسکی جو ہین وہ بہکا وہی سب
چڑہاتے ہین ہندو بتونپر نکوڑی
چڑہاوین یہ قبرون پہ بیا و کوڑی
یہ ہندو ہر کہین بودیان سب نیر
یہ پہناوین لڑکو نکو بد ہی ستمگر
یہ ہندو بتون پاس گاوین بجاوین
یہ بعضے کترتے ہین بعضے چڑہاوین
یہ ہندو سنا مورتین پوجتی ہین
مسانے و گگے کو یہ پوجتے ہین
یہ ہندو جیپین رام و رادہا کو سناسے
مسلمان بناوین اماموںکی باڑی
یہ ہندو جگن ناتہ کاشی کو جاوین
یہ پیرونکی قسمین کرین اور کراوین
یہ ہندو بلا رستار ہی بجاوین
محرم مین یہ پیٹ کر منہ سجاوین
دیوالے مین ہندو چراغان جلائین
سحر شام قبرون پہ یہ سر جھکائین
یہ ہندو جپا و تسمین گاوین بجاوین

خصم انکی پڑہکر کے ہین انسی فدات
وہابے کا معنا ہی رحما نوالا
چڑہاوے ہول مانگین دعا انسے بدخو
وہابے کا معنا ہی رحما نوالا
انہین کی قسمین ہو حل اس مشکل کو
وہابے کا معنا ہی رحما نوالا
مسلمان چڑہاوین ہین قبرون پہ جوڑے
وہابے کا معنا ہی رحما نوالا
مسلمان کہین چوٹیان سر پہ اکثر
وہابے کا معنا ہی رحما نوالا
مسلمان قبرون پہ مجرا کراوین
وہابے کا معنا ہی رحما نوالا
تصور سی یہ صورتین پوجتی ہین
وہابے کا معنا ہی رحما نوالا
مسلمان جپین پیر اکہے مارے
وہابے کا معنا ہی رحما نوالا
مسلمان گنگا نہیں و اجمیر جاوین
وہابے کا معنا ہی رحما نوالا
مسلمان طنبورا و ڈہولک بجاوین
وہابے کا معنا ہی رحما نوالا
یہ ہر دن چراغونسی قبرین سجائین
وہابے کا معنا ہی رحما نوالا
مسلمان محفل مین ہو کر گناوین

نہین انکو کرتے منع از زیارات
کچھہ اور ہی سمجھا ہی شیطا نوالا
اجی قبر والے مجھے بیٹا گر دو
کچھہ اور ہی سمجھا ہی شیطا نوالا
بھلا کر کے حق پوجے غیر اللہ کو
کچھہ اور ہی سمجھا ہی شیطا نوالا
چڑہاوین وہ ویلوے یہ پوری کچوڑی
کچھہ اور ہی سمجھا ہی شیطا نوالا
گلو مین وہ زنار پہنتی ہین بدتر
کچھہ اور ہی سمجھا ہی شیطا نوالا
وہ داڑہی منڈا کر کے مونچھین بڑہاوین
کچھہ اور ہی سمجھا ہی شیطا نوالا
مہادیو کا لنگ وہ پوجتی ہین
کچھہ اور ہی سمجھا ہی شیطا نوالا
بناتے ہین وہ لوگ ٹہاکر دوارے
کچھہ اور ہی سمجھا ہی شیطا نوالا
وہ گنگا و جمنا کی قسمین کہاوین
کچھہ اور ہی سمجھا ہی شیطا نوالا
وہ ہولی مین بھڑوا کہین کہا گرین
کچھہ اور ہی سمجھا ہی شیطا نوالا
وہ صنمونکو جا سیس ہر دن نوائین
کچھہ اور ہی سمجھا ہی شیطا نوالا
وہ ہر سال پیچھے سرا پہ کراوین

لڑیں گیارہویں پھر ماہ کھلائیں ۔ وہابے کا معنا ہی رہنما نو والا ۔ کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطان نو والا

یہ عبد و در کہیں پیر شمس و قمر کا ۔ مسلمان بندہ رکھیں پیر پھر کا ۔ رکھیں ذات ہوہ کا یا نبی صد چند کا

یہ روزہ رکھیں شاہ علی شیر نر کا ۔ وہابے کا معنا ہی رہنما نو والا ۔ کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطان نو والا

یہ عبد و بتوں پر چڑھاتے ابٹن ۔ مسلمان مزاروں پہ مالیدہ ووٹنا ۔ بتوں پاس ہاتھوں کو مارے [illegible]

نقارہ بجایا و بتی قبروں پہ ترو ۔ وہابے کا معنا ہی رہنما نو والا ۔ کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطان نو والا

جو بندہ بت سوتے سمجھا بند قبر ہیں ۔ مسلمان ان کو نبی ہی بند قبر ہیں ۔ و دختر پیرا پایا ہے مسیح جانتے ہیں

رہا خود یہ ہیں نہیں مانتے ہیں ۔ وہابے کا معنا ہی رہنما نو والا ۔ کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطان نو والا

یہ عبد و کہیں پیر و ثلث خدا ہیں ۔ مسلمان نام جو تین کہے سب ہیں ۔ کہیں آخر لوٹ ٹلو چیا جیت رو ہیں

یہ ہردو مشرک سمجھے بجا ہیں ۔ وہابے کا معنا ہی رہنما نو والا ۔ کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطان نو والا

نہیں فرق ان کافروں مشرکوں کا ۔ قدم بر قدم عبد تکی ہیں یہ سب جا ۔ نہیں فرق ایک بال کا انکا

خشت مشرکوں کافروں کا ہو یکجا ۔ وہابے کا معنا ہی رہنما نو والا ۔ کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطان نو والا

کہیں مشرکیں سنیوں کو وہابے ۔ وہابے پہ چڑھے ہیں مشرک نشانے ۔ تو خود بھی دین میں مشرکوں سے فروا

نہیں چھوڑتے شرک مطلق کہا ہے ۔ وہابے کا معنا ہی رہنما نو والا ۔ کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطان نو والا

صحیفہ نبی جو شفیع و وسیلہ ہے ۔ تمازونکی حق میں یہ اسنی کہا ہے ۔ جو عہد اہو تارک وہ کافر ہوا ہے

یہی ترجمہ قول خیرالورا ہے ۔ وہابے کا معنا ہی رہنما نو والا ۔ کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطان نو والا

غرض طعن خلقت سے ہمکو نہیں ہے ۔ غرض کچھ مخالف سے ہمکو نہیں ہے ۔ غرض انکی عزت کی ہمکو نہیں ہے

غرض جبر وہابے کے ہمکو نہیں ہے ۔ وہابے کا معنا ہی رہنما نو والا ۔ کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطان نو والا

وہابے کا معنا جو الٹا بتا دیں ۔ ذرا پوچھو ان سے لغت میں دکھا دیں ۔ سزا انکا دیں لعنت اللہ ہی یاد ہیں

یہ قرآن میں ہی کہو تو دکھا دیں ۔ وہابے کا معنا ہی رہنما نو والا ۔ کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطان نو والا

رہیں مسجدوں کیسو نہیں یہ ملان ۔ نہیں پہ پڑھے ہیں کہا کہا کے ملان ۔ غنیم و دین و نیا سے فارغ ہیں ملان

صریح دیکھ مردار کھاتے ہیں ملان ۔ وہابے کا معنا ہی رہنما نو والا ۔ کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطان نو والا

یہ ظالم نہیں انپر خدا کا غضب ہے ۔ غضب ہے تمہیں انکی بدعات سب ہے ۔ خصوصا جو دسواں چالیسواں ہو

یتیموں کا سب مال کھاتے ہیں جو ۔ وہابے کا معنا ہی رہنما نو والا ۔ کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطان نو والا

نہین انکو ایمان اسئے برابر
نمازین اگر فوت ہون کچھ نہو ڈر
کہ جاہی بخشے وہ مالک ہے غفار
تو پھر دوزخی ہی نہو کوئی بدکار
غضب ہی کہ ملاؤن نے دین کہو یا
کہین حکم اقدام کا انسے ہویا
یہ ہی گفتگو حق مین سب مشرکین کے
نہ اہل شریعت کسی اہل دین کے
یہ ہل گفتگو حق مین حق گرین ہی
بحق مشرکین بلکہ سب ملحدین ہی
بڑی بہائی ملو کہے ہین پیر زادات
جبر جبیثون سے لیتے ہین بدذات
برس پیچہے لین سالیانہ مقرر
نہین انکا ایمان کچھ ورا جبر
مرید انکی جو ہین کہین انکو باہم
ہم ہی ہونگی مختار جنت کے اسم
نہین گھر مین پہ وہ ورا پیر سے
نہین کرتا الفت مرا مرد مجھ سے
وظیفہ پڑھین پیر پیر و علے کا
نہین سنتے اور دیکھتے ہین یہ سب جا
فراغت یہ جب پا بہہ ہی جا بیٹھین
جو بہائی زمین کو ہی اسو وہ بہیا گئین
تبہر انکو آنے مین باہر سے آوے

کفن چور کہلانے مین ہین شہر یار
وہابی کا معنا ہی رحمانوالا
زمین مین مالکا وہی ہیگا مختار
وہابی کا معنا ہی رحمانوالا
غضب انکے فتوی سی شیطان ہویا
وہابی کا معنا ہی رحمانوالا
نہ حقانیون کے نزدیک یقین کے
وہابی کا معنا ہی رحمانوالا
بحق دین اسلام کے منکرین ہی
وہابی کا معنا ہی رحمانوالا
طوائف مرید انکی ہوتے ہین بنات
وہابی کا معنا ہی رحمانوالا
مریدون پلیدون سی بدذات بد تر
وہابی کا معنا ہی رحمانوالا
تمہاری گناہ بخشوائینگے سب ہم
وہابی کا معنا ہی رحمانوالا
بہو بیٹیو نکو نہین شرم انسے
وہابی کا معنا ہی رحمانوالا
خدا کے سوا شیخ پیر و ولی کا
وہابی کا معنا ہی رحمانوالا
مریدونکو حکم گدہی بچھائین
وہابی کا معنا ہی رحمانوالا
کہ منشی کے گھر مین لگا ہی بلاؤ

بلاؤ متنجن کو دوڑین بہادر
کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا
مگر جبکہ ملان کی بخشش ہی یار
کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا
سمجھ شیخ جیلان یہ تہمت ہی گویا
کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا
نہ علما ہی فخر اول آخرین کے
کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا
بحق پیر ملاؤن احداث دین ہی
کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا
نیاز انکی ڈنڈہی کہلائی ہی سات
کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا
نہین شرم انکو نہین ننگ لے کر
کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا
نہین قبر اور حشر کا تمکو کچھ غم
کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا
کہین شیخ پیر و جو تعویذ لیسے
کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا
شغل بندون نام جہمن جتی کا
کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا
کہنا کٹ ملے کی تسبیح کے وہ دام لائیگا
کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا
سنی جب خوشی سی نہ تن مین سماوے

تو ساتھ جا وہ وہاں جلد جا تو
وہاں لے کا مقام ہو رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

تکلف وہاں فرش و بالین تکیے ہوں
محلے کے عورات سب منتظر ہوں
اسے دیکھ کر سب کے سب خوش کھڑے ہوں

کوئی پاؤں پر گر پڑے کچھ جھکے ہوں
وہاں لے کا مقام ہو رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

کہیں بعد اس کے ہو ایک بدذات
مدت رہی تھی دہار دشمنی ہو گیا حالات
نہیں ہوں جانتا مجھکو بتلا دے یہ بات

بیٹی ہو گئی دختر و پائیں نیک ذات
وہاں لے کا مقام ہو رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

اسی وقت وہ ڈالنا مہ مشکا کر
نہیں اسکی جانو نہیں نکلی کہاں کہاں
کہیں پیر چھوا اسکو لیے بٹھا کر

تیرے سنے پیسہ ہو نذر گندان لاکر
وہاں لے کا مقام ہو رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

اسے سطح سب از اپنا بیتا دین
کہ دی جبر تجسم کوئی تھا دشمنا رہیں
غرض سبکو سب کچھ کہیں اور ریکا دین

سلام کہتے یہ رشتہ کہا دین
وہاں لے کا مقام ہو رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

اگر نشہ جو ہو کہے کوئی یہ بات
ہوئی ہو راشدنشی کو گندہ رد و برس سات
نہیں فکر و غم اسکا رہتا ہے دن رات

نکاح اسکا کرو تو ہو یہ بڑی بات
وہاں لے کا مقام ہو رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

اٹھا نال تیرا رہی جبر ناصیہ
کہیں نشی جب اسکو گستاخ ہو
نہیں بات پھر ایسی کہنا سمجھ کر

نکاح ثانی کر کمینے ہیں اکثر
وہاں لے کا مقام ہو رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

وہ یہ ہر گز کرے نشی جیسی یہ ظاہر
نہ کلمے کفر کا کرو صاف اقرار
نہ ظالم بنو تا نہ ہو تم یہ گنہگار

بلا ریب سنت کا منکر ہو فی النار
وہاں لے کا مقام ہو رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

نہیں منشی جو ہم نہیں سید شیاری
نہیں رسم ثانی نکاح کی ہمارے
نہیں شیخ ہم بلکہ شرفا ہیں ہمارے

ہمارے ہی نہیں عقل تم جیسی ہمارے
وہاں لے کا مقام ہو رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

غرض یہ کہیں لیے اہی تباہی
مغل سید و شیخ و افغان و تاہے
نہیں حشر کا غم کہ ہو رد و سیاہے

کرے ہیں وہ ترک حسن سنت یہ واہ
وہاں لے کا مقام ہو رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

رسول خدا کا مراتب ہے برتر
بشر سے بل غرض سبھوں سے ہے برتر
حسب نسب کے شیخ و سید یہ بنکر

زیادہ بہر صورت شرافت کا اثر
وہاں لے کا مقام ہو رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

نکاح دختران رسول خدا کا
رقیہ و کلثوم ہر دو صفا کا
ہوا بار ثانی ہیں ان پیشوا کا

شرف انسی نکر ہے دشمن خدا کا
وہاں لے کا مقام ہو رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

نوا بیٹی بیبی خدا مصطفے کے
پڑہے اسکے منکر پہ لعنت خدا کے
سوا اسکے اصحاب کے تہی یہی راہ
جگہ انکی ہی اسفل السافلین واہ
مسلمان یہ ہین اچہوتونکی بہاہی
نکاح عیب جانے گو منہ کے بہائی
صریحا یہ بنتی ہین حضرت نبی اشرف
شیاطین کے پیر کا دعوی ہی سب لاف
صریح ترک سنت سی انکو ہی نقصان
دل وجان انکی شہوت پہ قربان
شب وروز بدکاریان یہ کراوین
نہ کرنے نکاح کا یہی ثمرہ پاوین
وظیفہ پڑہین شیخ کا شیئا لله
پڑہین یا علی یا علی ورد واہ
پہرین سنگلیان تہ مین لٹکے جوگے
جو قائل ہین انکی وہ کافر ہین گے
وہ لے کہین بی نمازی کو مردود
مخالف شریعت نبی سبکو مردود
نہین شرک سی شرم ان کافرونکو
نہین کم یہ فرعون کافر سی بدخو
بہلا کیون طوائف جہان ہین بدنام
طوائف سی بڑہکر وہ گاوین سحر شام
تعجب آتا ہی لوگونسی ہم کو

جگر پارہ فاطمہ رہنما کے
وہ لے کا معنا ہی رحما نوالا
کسیکو نہ انکار تہا اسمی ذرہ
وہ لے کا معنا ہی رحما نوالا
شریعت ہی گہر کے انہونے بنائے
وہ لے کا معنا ہی رحما نوالا
جہنم کے جا ٹیکے کرتے ہین صاف
وہ لے کا معنا ہی رحما نوالا
حرام انکی آنکہ دنسی ہوتا ہی ہرآن
وہ لے کا معنا ہی رحما نوالا
اگر حمل ٹہرے تو کچہ گراوین
وہ لے کا معنا ہی رحما نوالا
کرین گیارہوین خالص انکی نذر لله
وہ لے کا معنا ہی رحما نوالا
پہرین دربدر تخم شیطان سے گے
وہ لے کا معنا ہی رحما نوالا
رباخوار زانی شرابی کو مردود
وہ لے کا معنا ہی رحما نوالا
نہین غم قیامت کا ان مشرکونکو
وہ لے کا معنا ہی رحما نوالا
وہ گاوین بجاوین کرین فحش ہر کام
وہ لے کا معنا ہی رحما نوالا
طوائف مین مسہر ہین گانے مین تو

ہو جو شادی ارشادی تہی راس عنقا کی
کچہ اور ہی سمجہتا ہی شیطا نوالا
مخالف نبی کا ہی ہو شیخ گمراہ
کچہ اور ہی سمجہتا ہی شیطا نوالا
پرہیا کو کرتے ہین انکی سپاہی
کچہ اور ہی سمجہتا ہی شیطا نوالا
یہ فرما دو ظالم ہی ہین بے انصاف
کچہ اور ہی سمجہتا ہی شیطا نوالا
برا جو دیکہتے ہین یہ آنکہونسی شیطان
کچہ اور ہی سمجہتا ہی شیطا نوالا
ہین انکے دلایت شرفا کہاوین
کچہ اور ہی سمجہتا ہی شیطا نوالا
کہین المدد شیخ ہی ما سوی الله
کچہ اور ہی سمجہتا ہی شیطا نوالا
کہین غیب یہ بات ہو یہ نہوگے
کچہ اور ہی سمجہتا ہی شیطا نوالا
نجومی شگونے رمالی کو مردود
کچہ اور ہی سمجہتا ہی شیطا نوالا
سمجہ غیب دانی کا دعوی ہی انکو
کچہ اور ہی سمجہتا ہی شیطا نوالا
مگر عورتین انکی جو ہین بد انجام
کچہ اور ہی سمجہتا ہی شیطا نوالا
نہ یاد طوائف سی فحشین پکین گو

مسلمان ہیں بہت خاصے پیر و مرشد | وہابی کا معنا ہے رحمان والا | کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطان والا

عبث انکا الزام ہے کسبیوں پر | یہ سب انکے گھر کے ہیں کسبی سے بدتر | تیتہاوین مرد انکو دیوث اکثر

نکلتے ہیں انکھوں کو دیکھو اور سمجھکر | وہابی کا معنا ہے رحمان والا | کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطان والا

کہیں مشرک اور بدعتی ہیں یہ آن | علامت وہابی کے دو ہیں ال مانو | اول شملہ دوم ازار اونچی پہچان

شفاعت کا منکر کہیں ہمکو چھوڑ | وہابی کا معنا ہے رحمان والا | کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطان والا

شفاعت سے منکر وہابی نہیں ہیں | کرامت سے منکر وہابی نہیں ہیں | ولیوں سے منکر وہابی نہیں ہیں

اماموں سے منکر وہابی نہیں ہیں | وہابی کا معنا ہے رحمان والا | کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطان والا

کلام خدا قول و فعل پیغمبر | صحابہ کا اجماع قیاس صحیح تر | عمل کرنا ہے واجب لازم اوپر

جو منکر ہوا ان چار سے ہے وہ بدتر | وہابی کا معنا ہے رحمان والا | کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطان والا

حدیثیں صحیح غیر منسوخ اثبات | صحاح میں ہیں یا غیر میں یا مشکوٰۃ | لم جیتلک انسے ملے کے ہر بات

ستم ہیں چلیں غیر سے یہ بہتان | وہابی کا معنا ہے رحمان والا | کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطان والا

بیان اسکا تفصیل سے سن تو آگے | مخالف خدا یا نبی یا صحابے | جو ہیں مانتے انکو ہے بس خرابے

نہیں مانتے اسکو مطلق وہابی | وہابی کا معنا ہے رحمان والا | کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطان والا

خلاف اسکے جو کچھ ہے سو واہیات ہے | نہیں مانتے یہ موحد سپاہی | تو ہی بیجا ئی کرے ہے و سنیا ہے

کسیکے نہ مانینگے ہم بات اہر | وہابی کا معنا ہے رحمان والا | کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطان والا

کرو اب محی الدین اختتام سخن کو | کہاں تک ملامت کریگا تو انکو | جسے چاہے اللہ ہدایت اسے ہو

سوا اسکے ہادی نہیں ہے سمجھ تو | وہابی کا معنا ہے رحمان والا | کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطان والا

دعا کر خدا سے کہ اے میرے ستار | ہمیشہ رہوں شرک و بدعت سے بیزار | سوا تیرے کوئی نہیں بخشنے ہار

مجھے بخش دے تو میرے رب غفار | وہابی کا معنا ہے رحمان والا | کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطان والا

تمت

اشتہار

کوئی صاحب بدون اجازت احقر البریہ کے قصد طبع کا نفرماوین